

یادداشت

از حمزه تنویر

تصویرگری
EDITGRAPHY



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ عشق

از حمنہ تنویر

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔)

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین



جلدی سے اٹھک بیٹھک کرو۔۔ وہ انگلی سے اشارہ کرتی ہوئی بولی۔۔

ملازم سر جھکائے کرنے لگا۔۔

سیاہ سلکی بال کمر پر کسی آبخار کی مانند گرے ہوئے تھے۔۔

دائین یہ کیا۔۔ زبیر رنداوہا اندر آتے ہی بولے۔۔

دائین کی پشت ان کی جانب تھی۔۔

اس نے چہرہ موڑا جہاں خفگی دکھائی دے رہی تھی۔۔

مہتاب جیسا روشن چہرہ سرمی بڑی بڑی آنکھیں، پنکھڑی جیسے گلابی لب
آپس میں مبسوط تھے وہ ساڑھے پانچ فٹ کی سلم سی لڑکی انہیں دیکھ کر
واپس سے چہرہ موڑ گئی۔۔

میری جان کے چہرے پر صبح صبح ناراضگی خیر تو ہے۔۔ وہ اس کے شانوں

پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔۔

میرا رجسٹر گم کر دیا اس نے میرے نوٹس تھے اب مجھے شدید غصہ آرہا

ہے۔۔ وہ آنکھیں چھوٹی کیے بولی۔۔

او وہ اچھا چلیں مل جائے گا آپ بریک فاسٹ تو کر لیں۔۔
 تم کیوں رک گئی جلدی سے کرتے جاؤ۔۔ داینین اسے ساکن کھڑا دیکھ کر
 بولی۔۔

آئیں ہمارے ساتھ۔۔ وہ داینین کو کندھے سے تھامتے ہوئے لے گئے۔۔
 ابھی مجھے اور سزا دینی تھی اسے۔۔ وہ منہ بناتی چیمیر کھینچ کر بیٹھ گی۔۔
 ڈیڈ نیو ایئر ریمیمبر میرا گفٹ۔۔ وہ پلکوں کی باڑ اٹھا کر انہیں دیکھنے لگی۔۔
 بس ریمیمبر آپ ٹینشن نہ لیں۔۔

بس پاپا میں یونی جا رہی ہوں۔۔
 لیکن آج۔۔ وہ حیران ہوئے۔۔

مجھے کچھ کام ہے اس لیے جانا ہے۔۔ وہ کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔۔
 اور ہاتھ ہلاتی نکل گی۔۔

اس محل نما گھر سے داینین زبیر نکلتی دکھائی دی تو گارڈز اور ڈرائیور

الرٹ ہو گئے۔۔

دائین کے لیے دروازہ کھولا اور تابعداری سے استفسار کرنے لگا۔۔

میڈم چلاؤں۔۔

ہاں۔۔ دائین موبائل پر انگلیاں چلاتی مصروف سے انداز میں بولی۔۔



وہ آئینے کے سامنے کھڑا سٹڈ لگا رہا تھا عقب میں دروازے کے وسط میں ملازم سر جھکائے کھڑا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کسرتی وجود، دودھیا رنگت پر بڑھی ہوئی شیو، سیاہ مہوت کردینے والی آنکھیں، عنابی لب، مغرور کھڑی ناک اور گال پر پڑتا گڑھا اسے مزید قاتلانہ بنا دیتا، دراز قد، کشادہ سینہ، سیاہ گھنے بالوں کو جیل لگا کر کھڑے کر رکھا تھا وہ اپنی شخصیت کے سحر سے مقابل کو چاروں شانے چت کر دینے کی بھرپور صلاحیت رکھتا تھا۔۔

سر آج آپ کی میٹنگ ہے۔۔

ہممم۔۔ کس کے ساتھ۔۔

سر آپ کے دوست ہمدانی صاحب کے ساتھ۔۔

اس کو کینسل کر دو۔۔

جی سر۔۔

آج مجھے کچھ اور کام ہے۔۔ بولتے ہوئے اس کے گال پر گڑھا پڑ گیا۔۔

سر ناشتہ ریڈی ہے۔۔ وہ تابعداری سے سر ہلاتا باہر نکل گیا۔۔

وہ ایک آخری نظر خود پر ڈالتا موبائل سنبھالتا اس خواب گاہ سے باہر

نکل آیا۔۔

ہیلو ہاں رفیق۔۔ وہ فون کان سے لگائے بولا۔۔

کام بالکل پرفیکٹ ہونا چاہیے تم جانتے ہو مجھے غلطیاں پسند نہیں نہ ہی

میں معاف کرتا ہوں۔۔ بولتے بولتے اس کے چہرے پر سختی در آئی۔۔

اچھا میں تم سے بیس منٹ بعد بات کرتا ہوں۔۔ زینے اترتے ہوئے

اس نے فون بند کر دیا۔۔

آہل نے بلیو ٹوتھ کان کو لگا لی اور ناشتہ کرنے لگا۔

ہاں رفیق۔۔ وہ الرٹ ہو گیا۔

ٹھیک ہے تم نظر رکھو میں بس نکل رہا ہوں۔۔ کہتے ہوئے وہ کھڑا ہو گیا۔

ملازم نے ہاتھ میں پکڑا اس کا کوٹ آگے کیا۔

آہل کوٹ پہنتا باہر نکل گیا۔

گارڈز اس کی تقلید کر رہے تھے۔

آہل کی گاڑی کے آگے اور پیچھے گارڈز کی گاڑیاں تھیں۔

روشن پیشانی پر شکنیں ابھریں وہ نگاہیں موبائل اسکرین پر مرکوز کیے

ہوئے تھا۔



دانین چلتی ہوئی جارہی تھی گردن تنی ہوئی تھی وہ مغرور سی لڑکی ناک

چڑھائے آس پاس دیکھ رہی تھی۔

ہائے میشو۔۔ داین اس کے گلے لگ گئی۔۔

آؤ لائبریری چلتے ہیں پہلے۔۔ وہ چلتی ہوئی بولی۔۔

داین صراحی دار بے داغ گردن کو ہلاتی چلنے لگی۔۔

وہاں بیٹھتے ہیں۔۔ داین نے ہاتھ سے اشارہ کیا لیکن عین اسی لمحے کوئی

اور سٹوڈنٹ وہاں آ بیٹھی۔

وہاں تو۔۔۔

ڈونٹ وری میشو ہم وہیں بیٹھیں گے۔۔ وہ دانت پیستی ہوئی بولی۔۔

تم وہ ناول لے آؤ میں جا کر بیٹھتی ہوں۔۔

وہ یونی میں ایسے چلتی مانو یہ بھی اس کے باپ کی ملکیت ہو۔۔

یہاں سے اٹھو۔۔

وہ اپنا ملائی جیسا نازک ہاتھ ٹیبل پر زور سے مارتی ہوئی بولی۔۔

ایکسیوز می لیکن کیوں۔۔

کیونکہ مجھے یہاں بیٹھنا ہے گیٹ اپ۔۔ وہ اشارہ کرتی ہوئی بولی۔۔

آپ کہیں اور بیٹھ جائیں۔۔

تم مجھے جانتی ہو میں کون ہوں دانیل زبیر مجھے لگتا ہے تم ایسے نہیں مانو

گی۔۔ بولتے بولتے دانیل کی آواز بلند ہو گی۔۔

جو سٹوڈنٹس بیٹھے تھے ناگواری سے انہیں دیکھنے لگے۔۔

میم آپ پلیز بیٹھ جائیں باقی بھی ڈسٹرب ہو رہے ہیں۔ لائبریرین شور سن

کر آگیا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے یہیں بیٹھنا ہے شی ہیو ٹو گو۔۔ وہ سینے پر بازو لپیٹتی ہوئی بولی۔۔

وہ جانتی تھی سامنے دانیل زبیر ہے جس کے سامنے کسی کی نہیں چلتی

سو خاموشی سے اٹھ گی۔۔

دانیل فاتحانہ مسکراہٹ لیے بیٹھ گی۔۔

تم آج کیوں آ گی۔۔

میشو اس کے سامنے بیٹھتی ہوئی بولی۔۔

یار گھر میں بور ہوتی ہوں میں اس لیے آگے۔۔ وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔۔

ارحم نہیں آیا۔۔ میٹھو بک کھول کر بیٹھ گئی۔۔

آئے گا تو پوچھوں گی میں کتنا ٹائم ہو گیا لیکن ابھی تک نہیں آیا۔۔ وہ

اپنی بائیں کلائی پر بندھی گھڑی پر نظر ڈالتی ہوئی بولی۔۔

یہ وہی انگلش ناول ہے نہ جو تم کہہ رہی تھی۔۔ دانیل صفحے الٹ پلٹ

کر دیکھنے لگی۔۔

ہاں وہی ہے جو میں نے تمہیں بتایا تھا پڑھ لو بہت مزے کا ہے۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانیل اثبات میں سر ہلاتی پڑھنے لگی۔۔



انعم۔۔

مام کیا مسئلہ ہے کیوں صبح تنگ کر رہیں ہیں۔۔ وہ لحاف منہ پر لیتی

ہوئی بولی۔۔

دانیل تیار ہو کر یونی بھی چلی گئی ہے اور تمہاری ابھی تک صبح نہیں ہوئی

ٹائم دیکھو ذرا۔۔

مام کام بولیں کام۔۔ وہ جھنجھلا کر بولی۔۔

تمہارے ماموں کا نمبر مجھ سے ڈیلیٹ ہو گیا ہے اپنے فون سے دیکھ کر
بتاؤ۔۔

اچھا آپ جائیں میں ٹیکسٹ کر دیتی ہوں۔۔

کر دینا یہ نہ ہو کہ مجھے پھر سے آنا پڑے۔۔

جی جی کر دیتی ہوں۔۔ وہ موبائل اٹھاتی ہوئی بولی۔۔

رحیم کا نام دیکھ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔۔

کسی کو بھول مت جانا ثانیہ۔۔۔

ہاں میں بھی یہی سوچ رہی تھی آپ بھی اپنے سب دوست احباب کے

نام ڈائری پر لکھ دیتے ورنہ بھول جاؤں گی میں۔۔ وہ فون پکڑے نمبر

ملاتی ہوئیں بولیں۔۔

اچھا میں لکھ دیتا ہوں پہلے ارسلان سے پارٹی کے انتظامات کی تفصیل

لے لوں۔۔ وہ فکر مندی سے کہتے چلے گئے۔۔

شکر ہے بھیج دیا نمبر ورنہ مجھے تو لگ رہا تھا دوبارہ کمرے میں جانا پڑے گا۔۔ وہ میسج دیکھتی ہوئی بولی۔۔



میری بات سنو مرتضیٰ پارٹی کے سارے کام تمہارے ذمے ہیں۔۔ وہ فون کان سے لگائے ہوئے تھا۔۔

میں آج بہت ضروری کام سر انجام دینے جا رہا ہوں اس لیے کسی بھی چیز کو دیکھ نہیں سکوں گا مہمانوں سے لے کر کھانے تک ہر چیز اور ایسی شاندار پارٹی ہونے چاہیے کہ بس دیکھنے والے دیکھتے رہ جائیں۔۔

ہاں خیر ہی ہے آج تو ایک خاص مہمان بھی ہمارے بیچ ہوں گے۔۔ وہ دھیرے سے مسکراتا ہوا بولا۔۔

ہاں تم گھر آ جاؤ باہر گارڈن میں ہی ارنیج کروانا سب۔۔

ٹھیک ہے پھر جب ضرورت پڑے کال کر لینا۔۔ آہل نے کہہ کر فون

رکھ دیا۔۔

بس یہیں روک دو اور میرے پیچھے کوئی نہ آئے۔ وہ یونی سے کچھ
مسافت پر اتر گیا۔۔

چہرے پر رومال باندھ لیا اور دھیمی چال چلتا اندر آ گیا۔۔

ہاں رفیق کہاں ہے وہ۔۔

واش روم میں سر۔۔

وہ چہرے سے رومال ہٹاتا واش روم کی جانب چلنے لگا۔۔

یونی میں زیادہ سٹوڈنٹس نہیں تھے اکا دکا دکھائی دے رہے تھے۔۔

آہل مطمئن انداز میں چلتا ہوا واش روم میں آ گیا۔۔

دائین پوری آنکھیں کھولے شیشے میں اسے دیکھنے لگی۔۔

یہ جو منہ پر آنکھیں لگیں ہے کام کرنے سے قاصر ہیں کیا۔۔

بلکل بھی نہیں۔۔ وہ سینے پر بازو باندھے دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا

تھا۔۔

تو پھر نظر نہیں آتا یہ گرلز واش روم ہے۔ وہ چہرہ موڑ کر اسے گھورنے لگی۔۔

بلکل بھی نہیں مجھے واش روم سے کیا گرلز ہو یا بوائز۔۔

میں تمہیں ابھی کے ابھی یونی سے آؤٹ کروا سکتی ہوں جانتے بھی ہو میں کون ہوں۔۔

محترمہ جب آپ کو خود نہیں پتہ آپ کون ہیں تو پھر میں کیسے جان سکتا ہوں۔۔ وہ سادگی سے کہتا دانیل کے سامنے آ رکا۔۔

جیب میں ہاتھ ڈالا اور رومال باہر نکالا۔۔

ایک منٹ تمہیں ابھی بتاتی ہوں۔ دانیل موبائل پر نمبر ڈائل کرنے لگی۔

آہل نے موقع کو غنیمت جانا اور دانیل کے منہ پر رومال رکھ دیا۔۔

دانیل پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی وہ ہاتھ مار کر اس کا ہاتھ

ہٹانے کی سعی کر رہی تھی لیکن اس کے فولادی ہاتھ کو ہٹانہ سکی اور

چند پلے لگے، داینین آہل کی بانہوں میں جھول گی۔۔

آہل کے چہرے کا ڈمپل نمایاں ہوا داینین کو بازوؤں میں اٹھاتا باہر نکل آیا گاڑی پچھلے گیٹ کے عین سامنے کھڑی تھی اور آہل حیات کو کون روک سکتا تھا وہ طمانیت سے چلتا ہوا گاڑی تک آیا اور داینین کو عقبی سیٹ پر لٹا کر خود آگے آ گیا۔۔

چلو اب۔۔ آنکھوں پر گاگلز لگاتا ہوا تحکمانہ انداز میں بولا۔۔

ڈرائیور زن سے گاڑی بھگا لے گیا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل بیک مرر میں داینین کو دیکھنے لگا اس لمحے اس کے چہرے پر بلا کی معصومیت تھی ورنہ اس لڑکی کا معصومیت سے دور دور تک کوئی ناطہ نہیں۔۔ وہ مسکراتا ہوا بولا۔۔

آہل باہر نکلا اور داینین کو اٹھا کر اندر کی جانب چلنے لگا۔۔

ایک چئیر پر داینین کو بٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا۔۔

جنگلی بلی کسی بھی لمحے ہوش میں آ سکتی ہے۔۔ خیال رکھنا جیسے ہوش میں

آئے مجھے بتا دینا۔ آہل کہ کر اس کمرے سے باہر نکل گیا۔
 زیر رنداوہا اب تمہیں معلوم ہوگا جب کوئی اپنی عزیز چیز کو چھین لے
 تو کیسا محسوس ہوتا ہے۔ آہل کی آنکھوں میں نفرت چھلک رہی تھی۔
 سر جھٹکتا وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔



کہاں ہے تمہارا باس بلاؤ اسے۔ دانیل کے چلانے کی آوازیں سنائی دینے
 لگیں آہل مسکراتا ہوا اندر آ گیا۔
 تو ہماری مہمان ہوش میں آگئی۔ آہل اسے دیکھ کر محظوظ ہوا۔
 میں تمہیں جان سے مار دوں گی تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے یہاں لا کر
 باندھنے کی۔ وہ طیش میں پاگل ہو رہی تھی۔

ریلیکس ڈیر۔ آہل اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہوا بولا۔
 دانیل ہاتھ ہلا کر کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اس طرح صرف تمہیں تکلیف ہوگی یہ کھلیں گیں پھر بھی نہیں۔ وہ

بھرپور اطمینان سے بولا۔۔

کیا مصیبت ہے تمہیں مجھے کھولو۔۔ داین کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔

کھول دوں گا جب میرا کام ہو جائے گا ابھی تو شام ہوئی ہے نیو ایر کا گفٹ مجھ سے نہیں لو گی۔۔

تمہیں کیسے معلوم۔۔ وہ آبرو اچکا کر بولی۔۔

اگر تم تھوڑی سی دلچسپی سیاست میں لیتیں تو آج مجھے پہچان لیتی۔۔

اووہ آہل۔۔ وہ غور سے دیکھتی ہوئی بولی۔۔

تم اور تمہارے سیاسی کیڑے بھاڑ میں جائیں مجھے کھولو ابھی کے ابھی سیریلی میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔۔

اتنا غصہ اچھا نہیں ہوتا۔۔ وہ داین کا منہ تھپتھپاتا ہوا بولا۔

ہوں۔۔ داین نے سر جھٹکا۔۔

ٹیپ۔۔ آہل نے ہاتھ آگے کیا۔۔

کیا کرنے لگے ہو تم۔۔

یار ایک تو تم بولتی بہت ہو۔۔ آہل نے کہتے ہوئے دانین کے نازک
لبوں پر ٹیپ لگا دی۔۔

وہ کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی۔۔

ابھی کچھ دیر میں تم دانین زبیر سے دانین حیات بن جاؤ گی اور میری
بات سن لو غور سے نکاح خاموشی سے کر لینا۔۔ وہ منہ تھپتھپاتا ہوا باہر

نکل گیا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانین بولنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ٹیپ کے باعث گھور کر رہ گئی۔

ہاں رفیق مولوی صاحب اور گواہ آگئے ہیں۔۔

رفیق اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔

جی سر وہ ڈرائینگ روم میں بیٹھے ہیں۔۔

اچھا پھر مولوی صاحب کو بولو دس منٹ رکیں میں دلہن کو تیار کر لوں

کیونکہ اسکی کوئی سہیلی نہیں ہے یہاں سو۔۔ آہل نے مسکرا کر بات

ادھوری چھوڑ دی۔۔

رفیق بھی ہلکا سا مسکرا دیا۔۔

آہل موبائل پر کچھ ٹائپ کرتا پھر سے اندر آ گیا بائیں ہاتھ میں گن پکڑ رکھی تھی۔۔

سو میری جنگلی بلی ٹائم آچکا ہے زیادہ کچھ نہیں بس تین لفظ بولنے ہیں۔
وہ دانیں کے منہ سے ٹیپ اتارتا ہوا بولا۔۔

کتے، کینے، بے غیرت۔۔ ہو گئے تین لفظ اب مجھے کھولو اور اپنی شکل غائب کر لینا کیونکہ اگر تم نے نہیں کی تو میں کروا دوں گی۔ دانیں کی آنکھیں
شعلے اگل رہیں تھیں۔۔

ویری بیڈ۔۔ وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا۔۔

دانیں کو گن پوائنٹ پر رکھا اور لب کھولے۔۔

نکاح پڑھو ورنہ گولی چلا دوں گا۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں اس کھلونے سے ڈر جاؤں گی نہیں پڑھتی چلا کر

دکھاؤ مجھ پر گولی۔۔

ٹھیک ہے۔۔ کہہ کر اس نے گولی چلا دی۔۔

آہ۔۔ وہ کراہ کر اسے دیکھنے لگی۔۔

گولی اس کی بازو کو چھو کر گزری تھی۔۔

ابھی صرف چھو کر گزری ہے اگلی سیدھا دل میں اتاروں گا۔۔ وہ شعلہ

بار نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔

آئیں مولوی صاحب نکاح پڑھوائیں۔۔

وہ مسکرایا تو گال کا ڈمپل نمایاں ہوا۔۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔؟

وہ اس کی بازو پر ہاتھ رکھے خون کو بہنے سے روکے ہوئے تھا۔۔

قبول ہے۔۔ اس ظالم کو گھورتی ہوئی بولی۔۔

یہ تمہارا نیو ایئر کا گفٹ۔۔

وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا بولا۔۔

مولوی صاحب دعا مانگ کر گواہوں سمیت باہر نکل گئے۔۔

کس خوشی میں مجھ سے نکاح کیا ہے تم نے۔۔ وہ دھاڑی۔۔

نیو ایئر کی خوشی میں۔۔ میں نے سوچا کچھ نیا ہونا چاہیے زبردست ہے

نہ۔۔ وہ شرارت سے بولا۔۔

میرا بازو۔۔ وہ ناک چڑھاتی ہوئی بولی۔۔

اووہ فکر مت کرو میں ہی پٹی کروں گا کیونکہ زخم بھی میں نے دیا ہے

لیکن اگر تم تمیزداری کا مظاہرہ کرو گی تبھی تمہیں لے کر جاؤں گا باہر

ورنہ بے ہوش کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگتا۔۔

ہاں ساری زندگی بے ہوش کر کے یہیں رکھ لینا مجھے۔۔ وہ تپ کر بولی۔

چلو آؤ۔۔ وہ داینین کا بازو پکڑے چلنے لگا۔

داینین اس کمرے سے باہر نکلی تو دائیں بائیں دیکھنے لگی۔۔

گھر ہے۔۔ نا جانے کس کے گھر میں اٹھا لایا ہے۔ وہ منہ بسورتی ہوئی

بولی۔

کچھ ہی وقت میں گاڑی آہل کے گھر کے سامنے آ رکی۔۔

اب کیا مصیبت ہے مجھے کہاں لے آئے ہو۔۔ گاڑی پورچ میں آ کر
رک گی۔

تمہارے سسرال لایا ہوں اتنا بھی نہیں معلوم نکاح کے بعد لڑکیاں
سسرال جاتی ہیں۔۔ کہہ کر وہ گاڑی سے باہر نکل گیا۔۔

دائین سینے پر ہاتھ باندھ کر بیٹھ گی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آؤ باہر۔۔ وہ اس کی جانب کا دروازے کھولے جھانکتا ہوا بولا۔۔

دائین کا چہرہ ایسے تھا مانو سنا ہی نہیں۔۔

میڈم باہر آ جاؤ اب ورنہ سارا خون نکل جائے گا۔۔

نہیں آ رہی میں جو کرنا ہے کر لو۔۔

آہ۔۔ آہل کے گال کا ڈمپل نمایاں ہوا۔۔

کچھ دیر قبل کا واقعہ شاید تم فراموش کر گئی جب میں زبان سے بات کروں تو مان لیا کرو ورنہ پھر میں اس سے بات کرتا ہوں۔۔ وہ جیب سے گن نکالتا ہوا بولا۔

دائین پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگی۔۔

تم دوبارہ سے مارو گے مجھے۔۔

بلکل اگر تم باہر نہ نکلی۔۔ ویسے ایک اور طریقہ بھی ہے تمہیں اٹھا کر لے جا سکتا ہوں۔۔ وہ مسکراتا ہوا بولا۔۔

دائین جل کر اسے دیکھنے لگی۔۔

چوائس تمہاری دو منٹ ہیں سوچ لو۔۔

بہت زیادہ نہیں دو منٹ۔۔

دائین گاڑی سے باہر نکلتی ہوئی بولی۔۔

دو منٹ میں چار پانچ لوگ آرام سے مارے جا سکتے ہیں۔۔ وہ پرسکون

انداز میں بولا۔۔

یا اللہ یہ انسان مجھے وزیر اعلیٰ کم اور دہشت گرد زیادہ لگتا ہے۔۔ داینین اپنا دائیاں ہاتھ بائیں بازو پر رکھتی ہوئی بولی۔۔

اندر داخل ہوتے ہی ملازم دکھائی دیئے لائٹس نے ہر شے کو منور کر رکھا تھا۔۔

وسیع سے لاؤنج کے وسط میں بڑا سا فانوس لٹک رہا تھا جس سے روشنی پھوٹ رہی تھی۔۔

آہل نے داینین کا بازو پکڑتا اور تیز تیز قدم اٹھاتا زینے چڑھنے لگا۔۔
 تم کسی ریس میں نہیں کھڑے۔۔ داینین اسکے ساتھ کھینچی چلی جا رہی تھی۔

آہل مسکراتا ہوا سپیڈ گھٹا گیا۔۔

راہداری عبور کر کے آہل نے دروازہ کھولا۔۔

بیڈ پر بیٹھ جاؤ۔۔

کیوں۔۔ داینین اچھل پڑی۔۔

سرمئی آنکھوں میں حیرت سموئے اسے دیکھنے لگی۔۔

کچھ نہیں کرتا ڈاکٹر کو بلانے لگا ہوں۔۔ کہہ کر اس نے فون کان سے لگا لیا۔۔

مرتضیٰ ڈاکٹر کو میرے کمرے میں بھیجو ابھی۔۔

دائین کوفت سے آہل کو دیکھنے لگی۔۔

مطلب حد ہوگئی مجھے اٹھا لایا پھر نکاح بھی کر لیا۔۔ وہ منہ میں بڑبڑا رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں حد ہی ہے سچ میں نہ۔۔ وہ دائین کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

تمہارے کان ہیں یا پھر کچھ فٹ کروا رکھا ہے ان میں۔۔ وہاں بیٹھے بھی

سب سن لیا۔۔ دائین دانت پیستی ہوئی بولی۔۔

ڈاکٹر اندر آیا آہل کو دیکھتا ہوا اپنا کام کرنے لگا۔۔

دائین کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔۔

کیڑے پڑیں تمہیں اللہ کرے۔۔

آہل لب دبائے مسکرانے لگا۔

ہاں کچھ دیر بعد بھیج دینا ابھی بڑی ہوں۔ آہل فون کان سے لگائے بول
رہا تھا۔



ایسے کیسے غائب ہوگی دانیں۔۔ تم لوگوں کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا یونی
سے کہاں جا سکتی ہے وہ۔۔ زیر طیش میں گارڈز پر چلا رہے تھے۔

سر ہم انتظار کرتے رہے لیکن وہ باہر نہیں نکلیں۔۔ گارڈ سر جھکائے بولا۔
تمہیں پیسے میں دانیں کی حفاظت کے لیے دیتا ہوں یہ بہانے بنانے کے
لیے نہیں۔۔ وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے ٹہلنے لگے۔

فون بھی بند جا رہا ہے کہاں ڈھونڈیں دانیں کو۔۔ وہ کوفت سے بولے۔۔
ثانیہ فکر مندی سے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔

آپکو کیا لگتا ہے یہ کس کا کام ہے۔۔

معلوم نہیں دانیں سے کسی کی کیا دشمنی۔۔

دائین سے نہیں آپ سے تو بہت لوگوں کی ہے نہ۔۔ وہ افسوس سے نفی
میں سر ہلاتی ہوئی بولیں۔۔

سیاست میں ایک نہیں ہزاروں لوگوں سے دشمنیاں ہوتیں ہیں یہ گارڈز
کس لیے رکھے تھے میں نے۔۔ معلوم نہیں کس کا دماغ گھوما ہے جو
دائین کو اٹھا لیا۔۔

ایک سوچ پر دوسری سوچ حاوی ہو رہی تھی دماغ سوچ سوچ کر مفلوج
ہو رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
ابھی تک کسی نے فون بھی نہیں کیا۔۔

زیر موبائل پر نمبر ڈائل کرنے لگی۔۔

ہاں سنو دائین کی لوکیشن ٹریس کروانی ہے۔۔

سر نمبر آن ہوگا تو لوکیشن بھی ٹریس کر سکیں گے۔۔

لعنت ہو۔۔ وہ فون بند کرتے جھنجھلا کر بولے۔۔

دائین ٹھیک تو ہو گی نہ۔۔ ثانیہ پھر سے گویا ہوئی۔

ٹھیک ہوگی اتنا تو میں جانتا ہوں۔۔ آسم کو بھیجو۔۔ وہ سٹڈی کی جانب
بڑھتے ہوئے بولے۔۔

ثانیہ سانس خارج کرتیں انہیں جاتا دیکھنے لگی۔۔



یہ تمہارا آج کا ڈریس۔۔ ملازم رائل بلیو کلر کی میکسی لیے کھڑا تھا جب
آہل نے لب کھولے۔۔

دائین ناپسندیدگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔

مجھے گھر جانا ہے۔۔ وہ اس کی بات نظر انداز کرتی ہوئی بولی۔۔

چلی جانا۔۔ ساری زندگی وہیں رہی ہو اب کچھ دن میرے پاس رہ لو۔۔
وہ ملازم کو اشارہ کر کے بولا۔۔

ملازم الماری کے ساتھ پینگ کرتا باہر نکل گیا۔۔

تمہاری دشمنی ڈیڈ سے ہے تو مجھ سے کیوں نکاح کیا۔۔

سوئٹ ہارٹ اب میں تمہارے ڈیڈ سے تو نکاح کرنے سے رہا۔۔ ویسے تم

نے شاید سنا ہو جیسے بادشاہ کی جان طوطے میں ویسے ہی تمہارے باپ
کی جان داین میں رائٹ۔۔ وہ داین کی تیکھی ناک دباتا ہوا بولا۔۔
ہوں۔۔ داین اس کا ہاتھ جھٹکتی ہوئی بولی۔۔

تمہارا یہ جو منہ ہے نہ میں توڑ کر پھینک دوں گی۔۔
نو اپنے شوہر کے بارے میں ایسا نہیں بولتے۔۔ ویسے بھی میرا ڈبل فائدہ
ہو گیا تمہارے باپ سے بھی کام نکلو لوں گا اور تم بھی میری۔۔
مائی فٹ۔۔ داین اسے پرے دھکیلتی ہوئی بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنا غصہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا۔۔

داین بھی تمہاری صحت کے لیے ٹھیک نہیں آئی سیور تمہیں گولی
میرے ہاتھوں ہی لگے گی۔۔ دانت کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ گیا۔۔
اچھا باقی باتیں بعد میں تم تیار ہو جاؤ آج کی پارٹی کی خاص مہمان تم ہی
ہو۔۔

کوئی نہیں۔۔ داین بیڈ پر بیٹھ گی۔۔

میرا نشانہ بہت اچھا ہے چوتکتا بلکل نہیں۔۔ وہ چلتا ہوا بولا۔۔

دائین مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔۔

اچھی مصیبت ہے ڈیڈ کے چکر میں مجھے اس حیوان نے پکڑ لیا ہے جو
بات کرتا ہے تو صرف گولی کی نوک پر یہ کیا بات ہوئی بھلا۔۔ دائین
کوفت سے بولی۔۔

ڈیڈ آپ سے تو میں بات نہیں کروں گی اپنے دشمنوں کو میرے سر
پھینک دیا، اب یہاں سے نکلوں کیسے۔۔ وہ کمرے کی تلاشی لینے لگی۔۔
کھڑکی تو تھی لیکن نیچے اس کی فوج کھڑی تھی۔۔

سیکیورٹی تو ایسے ہے جیسے کوہے نور لے کر بیٹھا ہے۔۔

دائین کی بازو بیڈ کی پشت سے ٹکرا گئی۔۔

آہ۔۔ دائین تکلیف سے کراہنے لگی۔۔

مجھے لگا تھا صرف دھمکی دے رہا ہے لیکن اس کمینے نے تو سیدھا گولی

ہی مار دی۔۔

اتنے وقت میں داینین کو اس بات کا تو اندازہ ہو گیا کہ وہ زبان سے بات کرنے والا انسان نہیں۔۔

اتنے میں دروازہ کھلا اور ایک لڑکی نمودار ہوئی۔۔ داینین پیشانی پر بل ڈالے اسے دیکھنے لگی۔

ہیلو میم۔۔ وہ پیشہ وارانہ مسکراہٹ لیے بولی۔۔

کون ہو تم اور کس کیے آئی ہو۔۔ داینین بنا کسی لحاظ کے بولی۔۔

وہ میم سر نے مجھے بھیجا ہے آپ کے میک اپ کے لیے اور وہ پوچھ رہے تھے آپ کی بائیں بازو ٹھیک ہے نہ۔۔ وہ گھبرا کر بولی۔۔

بائیں بازو۔۔ داینین حیرت سے دیکھنے لگی۔۔

اووہ سمجھ گی دھمکی۔۔ یہ انسان تو مجھے چند گھنٹوں میں پاگل کر دے گا۔۔

چینج کر کے آتی ہوں۔۔ داینین منہ بسورتی ڈریس لے کر واش روم میں چلی گئی۔۔



آسم ابھی تک داین کی کوئی خبر کیوں نہیں ملی معلوم کیوں نہیں ہوا تمہیں۔۔ زیر ضبط کرتے ہوئے بولے۔۔

سر یونی میں اکا دکا سٹوڈنٹس تھے اور گارڈز تو گیٹ کے باہر ہی کھڑے تھے یقیناً وہ عقبی گیٹ سے گئے ہوں گے،، میں کوشش کر رہا ہوں لیکن بنا کسی دھمکی کے سیدھا اٹھا کر لے گئے تھوڑا مشکل ہے سر۔۔ کسی سٹوڈنٹ نے بھی نہیں دیکھا ورنہ آسان ہو جاتا۔۔

جو لے کر گیا ہے وہ بھی کوئی مطالبہ نہیں کر رہا آخر ہے کون۔۔ وہ کوفت سے بولے۔۔

سر آپ ریلیکس رہیں میں کوشش کرتا ہوں کچھ وقت تک معلوم ہو جائے آپ پارٹی کی تیاری کریں مہمان آنا شروع ہو گئے ہیں۔۔



پارٹی میں سب لوگوں نے چہرے پر ماسک لگا رکھے تھے۔۔

آہل ماسک ہاتھ میں پکڑے کمرے میں آیا۔۔

وہ اس وقت بلیو فور پیس پہنے ہوئے تھا بال ہمیشہ کی طرح جیل لگا کر
کھڑے کر رکھے تھے بے داغ چہرہ جگمگا رہا تھا۔

دائین کی پشت دکھائی دے رہی تھی۔

آہل نے بیوٹیشن کو اشارہ کیا تو وہ باہر نکل گئی۔

دائین نے چہرہ موڑ کر عقب میں دیکھا۔

آہل اس کی سرمی آنکھوں میں ڈوب گیا، وہ غضب ڈھا رہی تھی راتل
بلیو کلر میں اس کا رنگ مزید چمکنے لگا تھا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سیاہ ریشمی بال کمر پر گرے ہوئے تھے گہری گلابی رنگ کی لپ اسٹک
اسے مزید پرکشش بنا رہی تھی دائین گھنی پلکوں کی باڑ اٹھائے اسے دیکھ
رہی تھی۔

سرمی آنکھوں میں خفگی تھی۔

آہل لب دبائے دائین کے سامنے آ رکا۔

پرفیکٹ۔۔ وہ ستائش سے بولا۔

آہل نے ہاتھ بڑھا کر داین کے گال کو چھونا چاہا جسے داین نے جھٹک
 دیا۔۔

ویری بیڈ بلکل جنگلی بلی ہو۔۔ وہ جیب میں ہاتھ ڈالے بولا۔
 اور تم چلتی پھرتی غنڈہ گردی۔۔

میں میل ہوں جینڈر کا تو دھیان رکھو۔۔

مجھے تو کوئی اور ہی مخلوق لگتے ہو۔۔ وہ ناگواری سے بولی۔
 چہرے پر اکتاہٹ واضح تھی۔۔

آہل کی نظر اس کی کلائی سے ہوتی ڈرینگ پر گئی۔۔

ایک تو تم چاہتی ہو تمہیں ہر بات پر دھمکی دی جائے۔۔ وہ بولتا ہوا
 ڈرینگ ٹیبل سے سونے کی باریک، نفیس سی چوڑیاں اٹھانے لگا۔
 داین کی کلائی پکڑی۔۔ داین نے ہاتھ چھڑوا کے پیچھے کر لیے۔۔

تمہارا بازو لے کر بھاگ نہیں جاؤں گا۔۔

تمہارا کیا بھروسہ اپنی مشق کرنے کے لیے لے جاؤ۔۔

اگر لے کر گیا بھی تو تمہیں لے کر جاؤں گا اس بازو کا کیا کروں گا
میں۔۔ وہ آگے جھک کر داینین کی بازو پکڑتا ہوا بولا اور داینین کی دودھیا
نازک سی کلائی میں چوڑیاں پہنانے لگا۔

اب ٹھیک ہے۔ یہ تمہارا ماسک اور میں پارٹی میں کوئی بدمزگی نہ دیکھوں
ورنہ نقصان صرف اور صرف دانی کا ہوگا۔۔ وہ کہہ کر مڑ گیا۔۔

دانی کون۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
میری جان تم۔۔

صرف شکل سے ہی نہیں اندر سے بھی لوفر ہو۔۔ داینین جل کر بولی۔۔
داینین کافی لمبا ہو جاتا ہے اتنے وقت میں انسان ایک کام کر سکتا ہے۔۔
بلکل تم جیسا انسان ایک بندہ مار سکتا ہے اتنے وقت میں۔۔

آاا کتنی جلدی تم مجھے جان گئی ہو ویسے اچھا ہے جتنی جلدی سمجھ جاؤ
گی۔۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر باہر نکل گیا۔۔

تمہاری جان بھی میں ہی لوں گی، یہ گن کہاں رکھتا ہے۔۔ دانی سوچتی
ہوئی بیڈ کے دراز چیک کرنے لگی۔۔

کمینہ ہے ایک نمبر کا یہاں کیوں رکھے گا۔۔ وہ کوفت سے بولی۔۔



بارہ بجے آہل دانی کا ہاتھ تھامے باہر آیا۔۔

تمام لائٹس آف تھیں ایک لائٹ انہیں فوکس کر رہی تھی ساتھ ہی

آسمان جگمگانے لگا۔۔

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

آتش بازی کا حسین نظارہ تھا۔۔ فلک ایک لمحے کی تاخیر کیے بنا مختلف

روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔۔

لوگ ہاتھوں میں گلاس لیے کھڑے تھے سب کے چہرے ماسک سے

مخفی تھے، لوگ آہل کے پہلو میں کھڑی اس لڑکی کو دیکھنے کے لیے

پر تجسس دکھائی دے رہے تھے۔۔

ہیپی نیو ایئر۔۔ آہل نے گلاس اوپر کر کے کہا۔۔

سب نے مسکراتے ہوئے اپنا گلاس بلند کیا۔۔

تم کچھ نہیں پیوں گی جنگلی بلی۔۔

تمہارا خون پیوں گی۔۔ دانی تپ کر بولی۔۔

وہ تو ویپ پیتے ہیں تم تو میری پیاری سی بیوی ہو اور انسان بھی۔۔

دانی نے رخ موڑ لیا۔۔

موسیقی کی دھن سنائی دینے لگی۔ سب خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔

ہیو اے ڈانس و دیو۔۔ آہل اس کے سامنے ہتھیلی پھیلاتا ہوا بولا۔۔

مرنا پسند کروں گی میں اس سے بہتر۔۔

آہل کے چہرہ پر گڑھا پڑا۔۔

سوچ لو میں گن ہمیشہ اپنے پاس رکھتا ہوں۔۔ وہ دانی کے کان میں

سرگوشی کرنے لگا۔۔

ہیلو مسٹر فہیم۔۔ آہل سامنے موجود نفس کو دیکھ کر بولا۔۔

واہ بھی نیو ایئر پر آپ نے سوچا کچھ نیا کرتے ہیں۔۔ وہ دانی کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا۔

بلکل سال گیا تو پرانے لوگ بھی گئے نیا سال نئے لوگ۔۔ وہ چہک کر بولا۔۔

دانی جی بھر کر بدمزہ ہوئی۔۔

اسکے بعد آہل لوگوں سے ملنے لگا دانی مجبوراً منہ بسورتی اسکے ساتھ کھڑی رہی۔۔
 آئی ایم سو سوری کیا کروں لوگوں سے بھی ملنا پڑتا ہے۔۔

میری بلا سے ملتے رہو مجھے کیا۔۔

اب چپ چاپ میرے ساتھ ڈانس کرو۔۔ وہ دانی کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا۔۔
 آہل اب کی بار میں تمہیں گولی ماروں گی۔ وہ دانی کا ہاتھ پکڑے سٹیج پر لے آیا۔۔

شوق سے مار لینا تمہارے ہاتھوں سے مرنے کا اپنا ہی لطف ہوگا۔۔

دانی اسے گھور کر رہ گئی۔۔

ڈھیٹ انسان۔۔

شکریہ لیکن میں پہلے سے جانتا ہوں۔۔ کہتے ہوئے اس نے دانی کی کمر پر ہاتھ رکھا اور اسے خود سے قریب کر لیا۔۔

دانی اس کے ساتھ آگئی۔۔

تم سمجھتے کیا ہو آخر خود کو۔۔ وہ خفگی سے بولی۔۔

تمہارا شوہر۔۔ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا معصومیت سے بولا۔۔

شوہر مائی فٹ۔۔

شش۔۔ میں نے کیا کہا تھا تمیزداری کا مظاہرہ کرنا ورنہ میں جس چیز کا مظاہرہ کروں گا پھر تمہاری آواز نہیں نکلتی۔۔ وہ سرمئی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔۔

دانی نے اپنی ہیل اس کے پاؤں پر رکھ دی۔۔

مجھ سے زیادہ ظالم تو تم ہو۔۔ وہ محظوظ ہوتا ہوا بولا۔۔

آہل نے اس کی انگلی پکڑی اور گھمانے لگا۔

نظر چاہتی ہے دیدار کرنا

یہ دل چاہتا ہے تمہیں پیار کرنا

تمہارے خیالوں میں ڈوبے رہے ہم

ہے کیا حال دل کا یہ کیسے کہیں ہم

مہکنے لگے گا بدن یہ تمہارا

ہم آنکھوں سے ایسی شرارت کریں گے

تمہارے سواء کچھ نہ چاہت کریں گے

کہ جب تک جنیں گے محبت کریں گے

موسیقی کی دھن پر وہ دونوں رقص کر رہے تھے۔

کچھ ستائش سے اور کچھ حسد سے انہیں دیکھ رہے تھے اس لڑکی کو

جاننے کے لیے سب کے اندر تجسس بیدار ہو رہا تھا جو آہل کے ہمراہ

تھی۔۔

گانا بند ہوا تو تالیوں کا شور سنائی دیا۔۔

آہل مسکراتا ہوا سب کو دیکھ رہا تھا۔۔

دانی اکتا کر سامنے موجود نفوس کو دیکھ رہی تھی۔۔



دائین کہاں ہے ثانیہ۔۔

وہ دائین اپنی دوستوں کے ساتھ ہے۔۔ انہوں نے بہانہ بنایا۔۔

پہلے تو ہمیشہ سب کے ساتھ مناتی تھی۔۔

ہاں بس اس بار فرینڈز کا کچھ پلان تھا تو ان کے ساتھ چلی گی۔۔

اوووہ اچھا۔۔ وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔

سر آہل حیات کے ساتھ کوئی لڑکی ہے بہت چالاک ہے وہ اس کی پارٹی

کی تھیم ماسک ہے اس لیے پورا یقین نہیں کہ وہ لڑکی دائین میم ہی

ہیں یا نہیں۔۔

ہوں۔۔ اس آہل کو کیا مصیبت آن پڑی وہ تو کچھ بھی نہیں جانتا۔۔ وہ سر جھٹکتے ہوئے بولے۔۔

جی سر میں بھی حیران ہوں اسے کسی بات کا علم نہیں پھر وہ کیوں دانی میم کو اغوا کرے گا۔۔ وہ الجھ کر بولا۔۔

صبح جاتا ہوں میں اس کی طرف، اسکے سیکڑی سے رابطہ کرو کہ میٹینگ رکھے میری آہل کے ساتھ۔۔ وہ سیگٹ سلگاتے ہوئے بولے۔۔

جی سر میں ابھی کوشش کرتا ہوں رابطہ کرنے کی پارٹی کے باعث دقت ہو گی اس وقت بات ہونے میں لیکن میں دیکھتا ہوں۔۔ وہ کہتا ہوا چل دیا۔۔

آہل کس لیے تم دانین کو لے گئے ہو، کیسے معلوم ہو سکتا ہے اسے نہیں یہ ممکن ہی نہیں ہے وہ یہاں نہیں تھا اتنا وقت ہو گیا وہ خاموش رہنے والا انسان نہیں ہے پھر کیا وجہ ہو سکتی ہے۔۔ وہ جتنا سوچتے اتنا الجھ جاتے۔



ہاں رفیق بولو۔۔ آہل بلیو ٹوتھ پر ہاتھ رکھتا ایک سائیڈ پر آ گیا۔۔
 ڈیمٹ۔۔ وہ کیسے نکل سکتے ہیں۔۔ آہل کے چہرے پر اکتاہٹ واضح تھی۔
 خیر تم نظر کرو جلد بازی میں وہ کوئی نہ کوئی غلطی ضرور کریں گے مجھے
 جلد از جلد جاننا ہے وہ کہاں لے کر گئے ہیں انہیں سمجھ رہے ہو نہ
 تم۔۔ آخر میں وہ درشتی سے بولا۔۔

آہل جو نہی مڑا دانی اس کے عقب میں کھڑی تھی۔۔
 کیا ہوا دل نہیں لگ رہا تھا میرے بنا۔۔ آہل نے پل بھر میں موڈ بدلا۔
 نہیں میں سوچ رہی تھی میرے سر سے منحوسیت کہاں غائب ہوگی
 کیونکہ تم تو پیچھا چھوڑتے نظر نہیں آ رہے۔۔

ہاہاہاہا جسے تم منحوسیت کہہ رہی ہو تمہاری خوش نصیبی ہے آہل حیات ہر
 کسی کو اپنے ساتھ نہیں رکھتا۔۔

مجھے کیا رکھو یا نہ رکھو مجھے گھر جانا ہے۔۔

فلحال تو ایسا کچھ نہیں ہوگا سو خاموشی سے اچھے بچوں کی طرح پارٹی

انجوائے کرو۔۔ وہ دانی کا منہ تھپتھپاتا ہوا بولا۔۔

مانا کہ تم بڑھے ہو گئے ہو اسکا مطلب یہ نہیں کہ میں بچی ہوں۔۔ دانی
جل کر بولی۔۔

اچھا اب تم کھانا کھاؤ میرا دماغ نہیں چلو۔ وہ دانی کو اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا
بولا۔۔

پتہ نہیں ایسے لوگ مرتے کیوں نہیں ہیں۔۔ دانی کوفت سے بولی۔

کیوں بھری جوانی میں بیوہ ہونا چاہتی ہو۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہاری بیوی ہونے سے اچھا بندہ بیوہ ہو جائے جو بات کرتا ہے تو صرف
گن سے۔۔ دانی کو غصہ آنے لگا تھا۔

اتنا غصہ مت کیا کرو میں نے کوئی شرارت کر دی تو پھر منہ پھلا کر بیٹھ
جاؤ گی۔۔

حد ہے یہاں بندہ اس سے ٹائم ٹیبل لکھوائے کہ کب کیسا رد عمل دینا
ہے اور کب کیسا۔۔ دانی دانت پیستی ہوئی بولی۔۔

آہل مسکراتا ہوا اسے دیکھ رہا تھا۔



دانی ٹراؤزر پر ٹی شرٹ پہن کر واش روم سے نکلی بیڈ پر لیڈر کی جیکٹ
پڑی تھی دانی نے اٹھا کر پہن لی۔

اچھا ٹھیک ہے مجھے انفارم کرتے رہنا تم، ہاں اس کو بول دو آنے کا۔
آہل بولتا ہوا کمرے میں آ گیا۔

دانی ناگواری سے اسے دیکھنے لگی۔
کپڑے نکالتا وہ واش روم میں چلا گیا۔

آ گیا جلاو۔۔ دانی بیڈ پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔

آہل تولیے سے چہرہ خشک کرتا باہر نکلا۔

سو کیسی لگی پارٹی میری جنگلی بلی کو۔۔ وہ مسکراتا ہوا دانی کے سامنے
آ بیٹھا۔

تمہاری طرح زہر۔۔ دانی بدمزہ ہوئی۔۔

آہل قہقہ لگاتا اسے دیکھنے لگا۔

تم یہاں کیوں بیٹھے ہو۔۔ دانی تیکھے تیور لیے بولی پیشانی پر بل پڑ گئے۔۔

کیا مطلب۔۔ آہل الجھ گیا۔۔

یہاں میں نے سونا ہے اٹھو۔۔ دانی ہاتھ سے اشارہ کرتی ہوئی بولی۔۔

یہ میرا بیڈ ہے میں کیوں جاؤں۔۔ وہ بیڈ پر ہاتھ مارتا ہوا بولا۔۔

یہ تمہارا نہیں فوم کا بیڈ ہے۔۔ دانی بیڈ پر انگلی رکھتی ہوئی بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Urdu | Poetry | News

آہل مسکرانے لگا تو ڈمپل نمایاں ہوا۔۔

دانی اس کے ڈمپل کو دیکھنے لگی۔۔

یہ اپنے ڈمپل کی نمائش کم ہی کیا کرو تم۔۔

اچھا اب اتار کر پھینک دو اسے۔۔ وہ تعجب سے بولا۔۔

بلکل، فضول میں اوور ہوتے ہو۔۔ دانی جل کر بولی۔۔

تم بھی تو ہر وقت اپنی گرے آنکھوں کی نمائش کرتی ہو میں نے تمہیں

کہا کہ ان کی کھڑکی بند کر کے رکھا کرو۔۔ وہ آنکھیں چھوٹے کیے بولا۔

کہہ لو مجھے کیا۔۔ دانی شانے اچکاتی ہوئی بولی۔

اچھا بیگم جی میں بہت تھک گیا ہوں صبح بہت کام ہیں اب سو جاؤ۔۔ وہ

تکیہ درست کرتا ہوا۔۔

مجھے ایک بات بتاؤ باقی گھر تم نے رینٹ پر دیا ہے۔۔

نہیں کیوں۔۔ وہ حیران ہوا۔۔

تو پھر کسی اور کمرے میں سو جاؤ ایک ہی کمرہ ہے کیا۔۔

مطلب مجھے میرے کمرے سے نکال رہی ہو چپ کر کے سو جاؤ اب یہیں

ورنہ تمہیں معلوم ہے میں دھمکی دینے میں وقت کا ضائع نہیں کرتا۔۔

مجھے لگتا ہے تم مجھے پاگل کر دو گے دھمکیاں دے دے کر۔۔ دانی رونے

والی شکل بناتی ہوئی لیٹ گئی۔۔

بیچ میں اس نے تکیہ رکھ دیا۔۔

یہ باؤنڈری ہے اگر تم نے بارڈر پار کیا تو۔۔۔۔۔

تو۔۔ دانی بول رہی تھی جب وہ بیچ میں بول پڑا۔۔

تو میں تمہیں تب بتاؤں گی۔۔ دانی کو کچھ سمجھ نہ آیا۔۔

آہل مسکراتا ہوا لیٹ گیا۔۔

مجھے کوئی باؤنڈری لائن نہیں روک سکتی سمجھی۔۔ وہ کہتا ہوا لائٹ آف

کر گیا۔۔

ہاں تم جیسے دہشت گرد کو کون روک سکتا ہے۔۔ دانی کروٹ لیتی ہوئی

بڑبڑائی۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل سن چکا تھا اور اب دھیرے سے مسکرا رہا تھا۔۔



انعم تم نے اپنے ڈیڈ سے بات نہیں کی۔۔ رحیم فکر مندی سے بولا۔۔

کی تھی۔۔ انعم اداسی سے بولی۔۔

پھر۔۔ اس کے لہجے میں بے چینی تھی۔۔

پھر کیا وہی جواب۔۔ نہیں۔۔ پتہ نہیں ڈیڈ اتنے میٹر لسٹک کیوں ہیں پیسہ

ہی سب کچھ نہیں ہوتا نہ ہی پیسے ہی ہم خوشیاں خرید سکتے۔۔ وہ اکتا کر
بولی۔۔

تم ٹھیک کہہ رہی ہو لیکن انہیں کون سمجھائے یہ بات۔۔
دائین مل جائے تو میں دوبارہ بات کروں گی ان سے۔۔
دائین کہاں گی۔۔ وہ حیرت سے بولا۔۔

کسی نے اغوا کر لیا ہے اسے اور ظاہر سی بات ہے ڈیڈ سے دشمنی کے
عوض دائین کو اٹھا لیا۔۔
تو معلوم نہیں ہوا۔۔

ابھی تک تو نہیں ڈیڈ بتا رہے تھے آہل حیات شاید ملوث ہے اس سب
میں کل صبح معلوم ہوگا یہ سچ ہے یا نہیں۔۔

اچھا پھر کب مل رہی ہو تم مجھ سے۔۔

ویک اینڈ پر تمہارا آف بھی ہوگا۔۔

ہاں ویک اینڈ ٹھیک ہے۔۔ انعم کال آرہی ہے میں تمہیں دوبارہ کال کرتا

ہوں۔۔ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔۔

انعم نے موبائل تکیے کے نیچے رکھا اور آنکھیں موند لیں۔۔



دانی آج مجھے بہت کام ہیں سو تمہاری جانب سے کوئی شکایت موصول نہ ہو مجھے۔۔ وہ کف بند کرتا ہوا بولا۔۔

دانی جو بیڈ پر بیٹھی جمائی لے رہی تھی منہ بسورتی نیچے اتر آئی۔۔

نہ میرے پاس موبائل ہے نہ میگی، زندگی اجیرن کر دی ہے تم نے۔۔
دانی اس کے عقب میں کھڑی ہو گی۔۔

آہل آئینے میں اسے دیکھنے لگا۔۔

ٹھیک ہے دونوں چیزیں مل جائیں گیں اور کچھ۔۔ وہ ٹائی کی ناٹ ٹائٹ کرتا ہوا بولا۔۔

دانی لب دبائے سوچنے لگی۔۔

اووہ میں تو بھول گیا۔۔ آہل کی نظر دانی کی گردن پر پڑی تو بولا۔۔

ڈریسنگ ٹیبل کا دراز کھولا تو وہ سامنے پڑا تھا۔

کیا۔۔ دانی آبرو چکا کر بولی۔۔

آہل نے ہاتھ میں اٹھایا اور دانی کے قریب آ گیا۔

کیا مصیبت ہے اب۔۔ دانی اسے قریب پا کر بولی۔

آہل نے مسکراتے ہوئے لاکٹ دانی کی شفاف گردن کی زینت بنا دیا۔

یہ معمولی سا لاکٹ اب قیمتی ہو گیا ہے۔۔ وہ ستائش سے دیکھتا ہوا بولا۔

دانی نے آئینے میں دیکھا تو لاکٹ پر دانی لکھا تھا جس کے اندر چھوٹے

چھوٹے ہیرے مبسوط تھے۔۔

یہ کس خوشی میں۔۔ وہ ہاتھ میں پکڑتی ہوئی بولی۔۔

منہ دکھائی سمجھ لو لیکن میں نے ویسے ہی لیا تھا بہت پہلے۔۔ اور ہاں

دانی اگر یہ مجھے تمہاری گردن میں دکھائی نہ دیا تو تمہاری خیر نہیں۔۔

کہہ کر وہ کوٹ اٹھا کر چلنے لگا۔

رفیق آئے گا کپڑے بدل لو ان کپڑوں میں تم باہر نہ نکلنا۔

مجھے کیوں یہاں رکھا ہوا ہے۔۔ دانی اس کے سامنے آگئی۔
 دانی مجھے بہت سے کام کرنے ہیں رات میں بات کرتے ہیں۔۔ وہ دانی کو
 بازو سے پکڑ کر سائیڈ پر کرتا ہوا بولا۔۔

آہ۔۔ ظالم۔۔ دانی کراہ کر اپنی بازو دیکھنے لگی۔۔

آہل کا ہاتھ ناب پر تھا جب دانی کی آواز سنی۔۔ وہ ہاتھ اٹھاتا واپس آیا۔۔
 کیا ہوا۔۔ وہ فکر مندی سے بولا۔۔

لوہے جیسا تمہارا ہاتھ ہے کس نے کہا تھا یہاں سے پکڑنے کو۔۔ دانی نم
 آنکھوں سے اسے دیکھتی ہوئی چلائی۔۔

آئم سوری مجھے خیال نہیں رہا۔۔ آہل کہہ کر کب بورڈ سے فسٹ ایڈ
 باکس نکال لایا۔۔

جیکٹ اتارو۔۔ وہ باکس کھولتا عجلت میں بولا۔

کیوں۔۔ دانی پیچھے کو ہو گئی۔۔

احتم لڑکی بینڈ تاج کروں گا اب خود اتارو گی یا میں اتاروں۔۔ وہ ماتھے پر

بل ڈالتا ہوا بولا۔۔

دانی منہ بناتی جیکٹ اتارنے لگی۔۔

دکھاؤ مجھے۔۔ وہ دانی کی بازو پکڑتا ہوا بولا لیکن اب نیچے سے پکڑی تھی۔

پٹی سرخ ہوگی تھی مطلب اس نے زیادہ ہی زور سے پکڑا تھا۔۔

آہل افسوس سے پٹی کھولنے لگا۔۔

آتم سوری میں نے جان بوجھ کر نہیں پکڑا تھا۔۔ آہل بہتے خون کو صاف کرتا ہوا بولا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تکلیف سے دانی کی آنکھوں سے پانی نکلنے لگا۔۔ دانی خاموش تھی۔۔

میں تمہیں گولی نہیں مارنا چاہتا تھا۔۔

تم نے مجھے گولی ماری ہے۔۔ دانی زور دے کر بولی۔۔

آئی نو کیونکہ میں دانی کو جانتا ہوں اس لیے تم کبھی نکاح کے لیے

راضی نہ ہوتی مجھے معلوم تھا۔۔

اور اگر میری جان چلی جاتی پھر۔۔

میں پرانا کھلاڑی ہوں میرا نشانہ کبھی نہیں چوکتا صرف چھوٹا سا زخم دینا
تھاتا کہ تم ڈر جاؤ اور ایسا ہی ہوا۔۔ وہ پیٹی کرتا ہوا بولا۔۔

تم انتہائی گھٹیا انسان ہو۔۔ دانی حقارت سے بولی۔۔

آئی نو۔۔ وہ دانی کا منہ تھپتھپاتا ہوا بولا۔

دانی تلملا کر اسے دیکھنے لگی جو ڈھیٹ بنا ہوا تھا۔۔

اب میں جا رہا ہوں تنگ مت کرنا مجھے۔۔ کہہ کر وہ تیزی سے باہر نکل
گیا۔۔



ہاں رفیق بولو آ گیا زبیر ٹھیک میں بھی آ رہا ہوں۔۔

آہل راہداری سے چلتا ہوا زینے اترنے لگا۔۔

زبیر رنداوہا لاؤنج میں ہی کھڑا تھا۔۔

آہل مصافحہ کرتا بیٹھنے کا اشارہ کرتا خود ٹانگ پے ٹانگ چڑھا کر بیٹھ

گیا۔۔

بولو زبیر رنداوہا کیسے آنا ہوا۔۔ آہل جان بوجھ کر انجان بنا۔۔

دائین تمہارے پاس ہے۔۔ کیوں۔۔ وہ ضبط کرتے ہوئے بولے۔۔

تمہارے پاس کوئی ثبوت تم یونہی آ کر مجھ پر الزام نہیں لگا سکتے میں
کوئی معمولی انسان نہیں ہوں اگر یاد ہو تو وزیر اعلیٰ ہوں۔۔ وہ تفاخر سے
بولے۔۔

جانتا ہوں اچھے سے اور یہ بھی جانتا ہوں میری بیٹی تمہارے پاس ہے
اب اپنا مطالبہ کرو اور میری بیٹی کو میرے حوالے کرو۔۔

ٹھیک ہے یہ چوہے بلی کا کھیل ختم کرتے ہیں دانی میرے پاس ہے اور
اب وہ یہیں رہے گی۔۔

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔۔ وہ کھڑے ہو گئے۔۔

کول ڈاؤن، میں نے نکاح کیا ہے اس سے یونہی نہیں رکھ رہا اپنے
ساتھ۔۔ آہل مطمئن سا بولا۔۔

زبیر کو آسمان گھومتا ہوا محسوس ہوا۔۔

اگر نکاح کر لیا ہے تو ہم خلع لیں گے میری بیٹی کو میرے حوالے کر
دو آہل ورنہ۔۔ ان کی آواز بلند ہو گی۔۔

ورنہ کیا۔۔ آہل چلا کر کھڑا ہو گیا۔۔

رفیق کو اشارہ کیا۔۔

ورنہ جو میں کروں گا تم یاد کرو گے۔۔

فلحال تو تم کچھ بھی کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہو۔۔ آہل پر سکون انداز
میں بولا۔۔

اگلے لمحے رفیق دانی پر گن تانے اسے لے آیا۔۔

دائین۔۔ زبیر اسے دیکھ کر تڑپ اٹھے۔۔

جہاں کھڑے ہو وہیں کھڑے رہنا یہ گولی چلانے سے پہلے پوچھے گا
نہیں۔۔

آہل میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔ وہ غصہ سے آگ بگولہ ہو گئے۔۔

تم بھول رہے ہو کہ میرے گھر میں کھڑے ہو اپنی اوقات میں رہو۔۔
آہل دھاڑا۔۔

زیر لب بھینچے اسے دیکھنے لگے۔۔

دانی دم سادھے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

کیا کہہ رہے تھے خلع لوگے جاؤ میں بھی دیکھتا ہوں کیسے خلع لوگے کیا
ثبوت ہے ہمارے نکاح کا تمہارے پاس بولو۔۔

تمہیں جو چاہیے بولو۔۔ وہ مفاہمت پر آئے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی تو مجھے کچھ نہیں چاہیے لیکن بعد میں بتاؤں گا دانی میرے پاس ہے
تم جا سکتے ہو جب میرا دل کرے گا تمہارے سامنے اپنا مطالبہ رکھ دوں
گا۔۔

آہل میں پولیس کو لے آؤں گا۔۔ تم میری بیٹی کے بارے میں بات کر
رہے ہو۔۔ وہ مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولے۔۔

شوق سے لے آؤ پہلی بات کہ مجھ پر ہاتھ کون ڈالے گا دوسری بات

اگر تم مجھ پر اغوا کا الزام لگاؤ گے تو میں نکاح نامہ دکھا دوں گا ہر صورت میں تمہارے ہاتھ خالی رہیں گے سو خاموشی سے واپس چلے جاؤ میرا فون تمہیں آ جائے گا۔

دانی تم آ جاؤ میرے ساتھ یہ کچھ نہیں کرے گا۔ وہ دانی کا ہاتھ پکڑ کر بولے۔

ڈیڈ آر یو میڈ۔۔ وہ مجھ پر آلریڈی ایک گولی چلا چکا ہے آپ مجھے مروانا چاہتے ہیں کیا مجھے اپنی زندگی بہت عزیز ہے پھر چاہے کچھ دن اس گھٹی۔۔

دانی۔۔ آہل نے گھور کر اسے دیکھا۔

دانی نے لب وہیں مبسوط کر دیئے۔۔

آہل حیات تم اچھا نہیں کر رہے۔۔

ویل کیسا محسوس کر رہے ہو اپنی عزیز جان کو کسی اور کے پاس دیکھ کر۔۔

تمہیں میں بعد میں بتاؤں گا کیسا محسوس کر رہا ہوں۔۔ وہ دانت پیستے ہوئے بولے۔۔

وہ باہر کا راستہ ہے میرا پہلے ہی بہت وقت برباد کر چکے ہو تم۔۔ وہ سختی سے بولا۔۔

زیر ہنکار بھرتے چلے گئے۔۔

آہل نے آبرو اچکا کر رفیق کو اشارہ کیا وہ گن جیب میں ڈالتا نکل گیا۔۔
دانی ابھی تک خوف کے زیر اثر تھی چہرے کا رنگ فق ہو گیا تھا دانی نے کپڑے چینج کیے تھے لیکن بال بکھرے ہوئے تھے۔۔

آہل نے ہاتھ بڑھا کر دانی کے چہرے پر آئی شرارتی لٹوں کو کان کے پیچھے کیا۔

کمرے میں جاؤ ناشتہ وہیں آ جائے گا۔۔ وہ اس کا منہ تھپتھپاتا باہر کی جانب چل دیا۔۔

ملازم دانی کے سامنے سر جھکائے کھڑا تھا۔۔

پتہ نہیں کیا چاہتا ہے یہ شخص۔۔ دانی کوفت سے کہتی زینے چڑھنے لگی۔

سر آپ نے چیف سیکریٹری کو طلب کیا تھا۔۔ رفیق کی آواز ابھری۔۔

ہاں آ گیا ہے وہ۔۔ آہل نے کان میں بلیو ٹوٹھ لگا رکھی تھی۔۔

ٹھیک ہے اسے بھیجیو۔۔ آہل سٹڈی روم میں ٹہل رہا تھا۔۔

چند ساعتوں بعد چیف سیکریٹری نمودار ہوا۔۔

شہر میں چوری، ڈکیتی کی وارداتیں بڑھتی جا رہیں ہیں تم نے آگاہ کیا تھا

تو سد باب کیوں نہیں کر رہے۔۔ آہل صوفے پر بیٹھا تھا وہ آہل کے

عین سامنے براجمان تھا۔۔

سر میں نے محکمہ کے افسروں کو ہدایات جاری کر دیں تھیں لیکن کوئی

خاطر خواہ پیش رفت دکھائی نہیں دے رہی۔۔

خیال رہے اب حکومت ختم ہونے والی ہے اگر اس طرح کے حالات

رہے تو عوام ووٹ نہیں دے گی۔۔

جی میں آج پھر سے طلب کرتا ہوں افسروں کو اور ڈیڈ لائن دیتا ہوں

اور سر جو پراجیکٹس چل رہے ہیں وہ تو الیکشن تک تمام نہیں ہوں گے ان کا کیا کریں ختم کر دیں۔۔

نہیں ختم مت کرو ابھی سلو ڈاؤن کر دو کیونکہ اگلی جو بھی حکومت ہو گی وہ پرانے منصوبے ختم کر کے نئے بنائے گی۔۔

ٹھیک ہے سر اور کل محکمہ خدمات و عمومہ انتظامات کے سربراہ کے ساتھ میٹنگ تھی سرکاری ملازمین کو کچھ زیادہ ہی مراعات دی گئی ہیں اس میں کچھ ترمیم کر دی جائے۔۔ وہ کہہ کر آہل کو دیکھنے لگا۔۔

ہر ادارے کے سرکاری ملازمین کو رہائش مت دو چند مخصوص ادارے کے لیے مختص کر دو جن کا کام اہمیت کا حامل ہو۔۔

ہسپتال اور عوام کو تحفظ ان دونوں چیزوں پر فوکس کرو۔۔ آہل فائل دیکھتا ہوا بولا۔۔

ٹھیک ہے سر میں آج ہی میٹنگ رکھتا ہوں۔۔ کہہ کر وہ کھڑا ہوا اور مصافحہ کرتا نکل گیا۔۔

سر دانیں میم کمرے سے باہر نکل گئیں ہیں۔۔ آہل کا ہاتھ بلیو ٹوتھ پر
تھا۔۔

تم اس کے ساتھ رہو میں آتا ہوں۔۔ وہ کہتا ہوا کھڑا ہو گیا۔۔

یہ لڑکی سکون سے نہیں بیٹھے گی۔۔

میم آپ یہاں۔۔ ملازم اسے حیرت سے دیکھتا ہوا بولا۔۔

کیوں یہ تمہاری ملکیت ہے جو میں یہاں نہیں آسکتی۔۔ دانی غصے سے
بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں میم میرا مطلب آپ کو کسی چیز کی طلب تھی تو مجھے کہ دیتیں
میں لے آتا۔۔ وہ سر جھکائے بول رہا تھا۔۔

اپنا کام کرو تم مجھے جو چاہیے ہو گا میں خود لے لوں گی۔۔ دانی منہ
بسورتی کیبنز کھولنے لگا۔۔

کک کے ہاتھ کانپنے لگے۔۔ اس کے لیے کام کرنا دو بھر ہو گیا تھا۔۔

اگر کہیں کچھ نقص نکال گئیں تو میری تو خیر نہیں آہل سر سے۔۔ وہ

تشویش سے بولا۔۔

آہاں۔۔ دانی کو مطلوبہ شے مل گئی۔۔

وہ پینٹ کی جیب میں رکھتی باہر نکل گئی۔۔

دانی کو جاتا دیکھ کر وہ سانس خارج کرتا اپنا کام کرنے لگا۔۔

کہاں ہے دانی۔۔ آہل کمرے کے باہر کھڑا تھا۔۔

دانی اس کے عقب سے چلتی ہوئی آ رہی تھی۔۔

پاؤں کی آہٹ سن کر آہل نے چہرہ موڑا اور خفگی سے دانی کو دیکھنے

لگا۔۔

جنگلی بلی تمہیں منع کیا تھا نہ مجھے تنگ مت کرنا۔۔ وہ دانی کی جانب

چلتا ہوا بولا۔۔

گارڈز ایک منٹ سے پہلے غائب ہو گئے۔۔

نہ مجھے فون ملا ہے نہ ہی مسیگی آئی ہے۔۔

آہل انگلی سے پیشانی مسلتا اسے دیکھنے لگا۔

یار اتنے کام ہوتے ہیں میں بھول گیا اچھا میں ابھی فون کرتا ہوں۔ آہل
موبائل نکال کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔

ہاں رفیق سب سے پہلے ایک موبائل لے کر آؤ اور جس طرح بھی
ممکن ہو دانی کی میگی لے آؤ اس کے گھر سے۔

دانی خاموش کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

بس کچھ ہی دیر میں تمہاری مطلوبہ چیزیں مل جائیں گیں اب مجھے تنگ
مت کرنا میں کسی کام سے جا رہا ہوں رات سے پہلے واپس نہیں آسکوں
گا۔ آہل نرمی سے بول رہا تھا۔

مجھے باہر جانا ہے۔۔ دانی اس کی بات کو نظر انداز کرتی ہوئی بولی۔

آہل مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔

باہر تو تم میرے ساتھ ہی جا سکتی ہو اور ابھی میرے پاس ٹائم نہیں
بلکل بھی۔۔ وہ جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔

دانی نے بال ٹیل پونی میں مقید کر رکھے تھے پنکھڑی جیسے ہونٹوں پر
پنک کلر کی لپ اسٹک لگا رکھی تھی۔۔

اگر تم مجھے باہر نہ لے کر گئے تو پھر دیکھنا میں کیا کرتی ہوں تمہیں پھر
سے واپس آنا پڑے گا سو بہتر ہے پہلے مجھے باہر لے جاؤ پھر جہاں جانا
ہو چلے جانا۔۔ دانی دھمکاتی ہوئی بولی۔۔

آہل نے ایک نظر ہاتھ پر بندھی گھڑی پر ڈالی۔۔ بارہ بج رہے تھے۔۔
اچھا ٹھیک ہے چلو لیکن جانا کہاں ہے۔۔ آہل اس کے ہمقدم ہوتا ہوا
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
بولے۔۔

واک پر۔۔ دانی خوش ہوتی ہوئی بولی۔۔

واک تم گارڈن میں بھی کر سکتی ہو میرا نہیں خیال کہ وہ چھوٹا ہے
واک کے لیے۔۔

مجھے باہر نکلنا ہے کل سے مجھے قید کر رکھا ہے ایسا لگ رہا ہے کسی نے
جیل میں ڈال دیا ہے مجھے۔۔

آہل محظوظ ہوتا گارڈز کو اشارہ کرتا باہر نکل آیا۔۔

گارڈز ان کی تقلید کرنے لگے لیکن کچھ فاصلے پر تھے۔۔

وہ گھر سے باہر نکل آئے تھے۔۔

کالونی بالکل ویران تھی۔۔

آہل جیب میں ہاتھ ڈالے چل رہا تھا۔۔

تم مجھے گھر میں بند کر کے رکھو گے۔۔ دانی جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے
چل رہی تھی۔

ظاہر ہے تمہیں چھوڑا تو بھاگ جاؤ گی۔۔

لیکن میری یونی میرا لاسٹ ایئر ہے اور تمہاری وجہ سے میں اپنا ایئر
ویسٹ نہیں کروں گی۔۔

کوئی مسئلہ نہیں تمہارے لیے پروفیسر گھر آجائیں گے پھر جا کر ایگزام
دے دینا۔۔ وہ حل نکالتا ہوا بولا۔۔

مجھے اس گندے سے گھر میں نہیں پڑھنا۔۔ دانی منہ بسورتی ہوئی بولی۔۔

تمہیں پسند نہیں آیا میرا گھر۔۔

بلکل بھی نہیں۔۔ دانی کھل کر بولی۔۔

ایک منٹ دانی۔۔ آہل کا فون رنگ کر رہا تھا۔۔

ہاں رفیق بولو۔۔

ہاں میں بس نکلنے والا تھا کچھ کام پڑ گیا تم ایسا کرو میرا انتظار کرو ہاں

اور انہیں بولو جانا مت میں کچھ دیر میں آتا ہوں۔۔ آہل رخ موڑے

بات کر رہا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانی نے پینٹ کی جیب سے سرخ مرچ والا شاپر نکالا اور مٹھی بھر لی۔۔

جو نہی آہل دانی کی جانب مڑا دانی نے سرخ مرچ اس کی آنکھوں میں

پھینک دی اور دوڑ لگا دی۔۔

دانی۔۔ وہ آنکھیں مسلتا ہوا چلایا۔۔

دانی پیچھے مڑے بنا اپنی تمام تر توانائی صرف کرتی سرپیر دوڑ رہی تھی۔۔

گارڈز اس کے پیچھے لپکے۔۔

یا اللہ میں نکل جاؤں بس یہاں سے۔۔ دانی کالونی کا گیٹ دیکھ کر بولی۔

لیکن ایک جگہ پر اس کا پاؤں اڑ گیا اور دانی منہ کے بل جا گری۔۔

آہ۔۔ آہ۔۔ دانی زمین بوس ہوئی کراہنے لگی۔۔

ایک گارڈ پانی سے آہل کا منہ دھلوا رہا تھا۔

گارڈز دانی کے سر پر پہنچ چکے تھے۔۔

بس بہت ہے۔۔ آہل سرخ آنکھیں لیے تیز تیز قدم اٹھانے لگا۔۔ گارڈز

دانی کے گرد گن لیے کھڑے تھے۔

دانی منہ بناتی آہل کو اپنی جانب آتا دیکھ رہی تھی۔۔

اٹھو۔۔ وہ دانی کی بازو پکڑ کر دھاڑا۔۔

دانی کسی معصوم پنچھی کی مانند اس کے ساتھ چلنے لگی۔۔

نیچے گرنے کے باعث پینٹ بھی پھٹ چکی تھی۔۔

ڈاکٹر کو فون کر دو۔۔ آہل نے چہرہ موڑے بنا کہا۔

کمرے میں آ کر دانی کی بازو اپنی گرفت سے آزاد کی۔۔
 دانی میں اگر تمہیں نرمی سے ڈیل کر رہا ہوں تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ
 تم ایسی حرکتیں کرو ایک بات اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں بٹھا لو
 میری مرضی کے بنا تم یہاں سے باہر ایک قدم بھی نہیں نکال سکتیں۔۔
 وہ ضبط کرتا ہوا بولا۔۔

دانی لب بھینچے اس کی انگارہ بنی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی۔
 اب اگر تم نے کچھ الٹا سیدھا کیا تو میں بھی گن رکھ کر بات کروں گا
 یاد رکھنا۔۔ کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا۔۔
 Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

میرے کپڑے لے کر آؤ۔۔ وہ ملازم کو دیکھ کر بولا۔۔
 آہل منہ دھو کر کپڑے چینج کر کے نکل گیا، دانی پر سیکورٹی پہلے سے
 زیادہ سخت کر دی۔۔



رفیق تم الیکشن کی تیاری بھی ساتھ میں شروع کر دو اور ہاں خیال رہے

کوئی بد نظمی نہ ہو۔۔

ٹھیک ہے سر۔۔

اور معلوم ہوا ہے وہ کہیں نہیں گئے صرف ہمیں دھوکہ دینے کے لیے ایسے ظاہر کیا جیسے انہیں کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا ہے لیکن وہ وہیں پر تھے۔۔ رفیق خبری کی بتائی معلومات فراہم کرنے لگا۔

وہ وہاں تھے تو تمہاری نظروں سے کیسے اوجھل ہو گئے بتاؤ مجھے رفیق تمہاری نظر انہیں کیوں نہ دیکھ پائی۔۔ آہل غصے سے چلا رہا تھا۔۔

سر معلوم نہیں ہم نے پورے گھر کا چپہ چپہ چھان مارا تھا لیکن وہاں

کوئی ذی روح نہیں ملا شاید کوئی ایسی جگہ بنائی ہو انہوں نے جہاں انہیں چھپا دیا ہو تاکہ ہم تلاشی کے کر اس جگہ سے مطمئن ہو جائیں۔۔

ہممم دیکھتا ہوں کتنے دن چھپا کر رکھتے ہیں لیکن یاد رہے حکومت کی میعاد پوری ہونے سے پہلے یہ کام ہو جائے ورنہ مشکل ہو گی۔۔ آہل

فکر مندی سے بولا۔۔

جی سر ٹھیک ہے میں کام تیز تر کر دیتا ہوں اور سر الیکشنز کے لیے
بینرز بنوائے شروع کر دوں پھر۔۔۔

ہاں کر دو اور اس دفعہ ان جگہوں پر جلسے منعقد کرنا جہاں سے ہمیں کم
ووٹ ملے ہوں۔۔۔

جی سر اور ایک لڑکی آئی تھی۔۔۔

وہی والا کیس۔۔۔ آہل ہاتھ مسلتا ہوا بولا۔۔۔

جی سر۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے میں دیکھ لوں گا خود ویسے بھی ہاتھوں پر کھجلی ہو رہی ہے۔۔۔
وہ آہستہ سے مسکرایا۔۔۔

رفیق اس کی بات کا مفہوم سمجھ کر مسکرا دیا۔۔۔

سر یہ دانیل میڈم کا فون اور میگی کو لانا مشکل ہے دھمکی دینی پڑے گی
زبیر کو پھر شاید دے کیونکہ گھر میں داخل ہونا اب بچوں کا کھیل
نہیں۔۔۔

ہاں ایک دو دھمکیاں دے دو، خود دینے آئے گا مہنگی کو۔ آہل سوچتا ہوا
 بولا۔۔

تم باقی سب دیکھ لینا مجھے آرمی چیف سے ملنا تھا۔ آہل کھڑا ہوتا ہوا بولا۔
 جی سر۔۔ وہ تابعداری سے بولا۔۔

آہل موبائل پر انگلیاں چلاتا باہر نکل گیا۔۔

آہل کو دیکھ کر گارڈز بھی گاڑیوں کی جانب آئے۔۔

آہل اپنی لینڈ کروزر میں بیٹھ گیا۔۔

آگے پیچھے گارڈز کی گاڑیاں تھیں۔۔

چلو۔۔ آہل بلیو ٹوٹھ کا بٹن دباتا ہوا بولا۔۔



آہل گیارہ بجے گھر میں داخل ہوا۔۔

دانی منہ بسوری بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔

آہل کمرے میں آیا اور کوٹ کا بٹن کھولتا آنکھوں میں ناراضگی لیے بیٹھی
دانی کو دیکھنے لگا۔

میری جنگلی بلی ناراض ہے۔۔ وہ ناٹ ڈھیلی کرتا ہوا بولا۔

دانی نے گھورنے پر اکتفا کیا۔

میں چیخ کر لوں پھر تم جنگ کا محاذ کھولنا۔ آہل مسکراتا ہوا چل دیا۔

جاہل انسان خود سارا دن گھر سے غائب اور مجھے یہاں نظر بند کر رکھا
ہے ہائے مسیگی بھی نہیں آئی ابھی تک۔ دانی دکھ سے بولی۔

آہل ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے باہر نکلا۔

ہاں کھانا بھیج دو کمرے میں۔

وہ کہتا ہوا دانی کے سامنے آ بیٹھا۔

چوٹ کیسی ہے اب۔ کھانا کھایا تم نے؟ وہ فکر مندی سے بولا۔

تمہاری وجہ سے لگی ہے مجھے چوٹ۔ دانی تقریباً چلائی۔

واہ الٹا چور کو تو ال کو ڈانٹے۔۔ آہل محظوظ ہوتا ہوا بولا۔۔

تم ہو چور میں نہیں سمجھے۔۔ دانی خفگی سے بولی۔۔

اچھا چپ کھانا آ رہا ہے پھر بات کرتے ہیں۔۔ آہل آہٹ سن کر بولا۔۔

اس لڑکے کے کان نا جانے کس چیز کے بنے ہیں۔۔ دانی بڑبڑائی۔۔

ملازم ٹرے ان کے سامنے رکھتا باہر نکل گیا۔۔

تم نے کھانا کھایا۔۔ آہل اسے دیکھتا ہوا بولا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Articles
ہاں کھا لیا تھا۔۔

جھوٹ بول رہی ہو تم صبح سے کمرے سے باہر نہیں نکلی تو کھانا کب

کھایا۔۔

تم اپنے کام سے گئے تھے یا مجھ پر نظر رکھ رہے تھے۔۔

آہل کا ڈمپل پھر سے عود آیا۔۔

تم پر ہمیشہ نظر ہوتی ہے فکر مت کرو اب کھاؤ جلدی سے۔۔

کیوں تمہارے پیچھے کتے لگے ہیں۔۔

تم بولتی بہت ہو۔۔ وہ جیب سے گن نکال کر سامنے رکھتا ہوا بولا۔۔

دانی دانت پیستی کھانا ڈالنے لگی۔۔

آہل مسکراتے ہوئے کھانے لگا۔۔

تمہاری آزادی کے لیے میرے پاس ایک ڈیل ہے۔۔

آہل اس کی جانب چہرہ موڑتا ہوا بولا۔۔

تم جیسے انسان سے ڈیل کی توقع ہی کی جا سکتی ہے۔۔ دانی اکتا کر بولی۔۔

اب بولو بتاؤں یا نہیں۔۔ وہ آبرو اچکا کر بولا۔

نہیں میں کسی سے اچھے دن کا پوچھتی ہوں پھر میں کارڈز چھپواتی ہوں

تمہیں بھیجوں گی کہ آہل مجھے اپنی ڈیل بتا دو پھر تم بتانا۔۔ دانی بد مزہ

ہوئی۔۔

آہل مسکراہٹ دباتا اسے دیکھنے لگا۔۔

ڈیل یہ ہے کہ تم پانچ مہینے میرے ساتھ رہو گی۔۔

کس خوشی میں۔۔ دانی نے اسے ٹوکا۔۔

ہماری شادی کی خوشی میں۔۔

ہوں۔۔۔ شادی گولی مار کر کون شادی کرتا ہے۔۔

آہل حیات۔۔ وہ تفاخر سے بولا۔۔

آہل کم اور جاہل زیادہ لگتے ہو مجھے۔۔ دانی تپ کر بولی۔۔

آگے سنو اب۔۔ یہ پانچ مہینے جب میرا دل کرے گا تمہیں کہیں بھی

لے جاؤں گا میری اجازت ہوگی تو تم اپنے گھر جاؤ گی ورنہ یہیں میرے

ساتھ رہو گی پورے پانچ مہینے۔۔ آہل ہاتھ کی پانچوں انگلیاں دکھاتا ہوا

بولا۔۔

اور ہاں ایک ایگریمنٹ ہوگا جس پر ہم دونوں کے سائن ہوں گے اگر

تم اس ڈیل سے پیچھے ہٹی تو نتیجہ کی ذمہ دار خود ہو گی۔۔

اور اس سب بکواس میں میرا کیا فائدہ۔۔

آہ۔۔ تمہارا فائدہ تمہاری آزادی پھر تم گھوم پھر سکوگی اپنے باپ کے پاس
بھی جا سکوگی کیا اتنا فائدہ کافی نہیں۔۔ وہ آبرو اچکا کر بولا۔۔

ہممم ہے تو فائدے میں۔۔ دانی سوچتی ہوئی بولی۔۔

اب جلدی بتاؤ اتنا ٹائم نہیں ہے سوچنے۔۔

کیوں کسی کو مارنے کا ٹائم دے کر آئے ہو۔۔ دانی دانت پیستی بولی۔۔

خیر صبح تک مجھے بتا دینا جو بھی فیصلہ کرو۔۔ کہہ کر آہل لیٹ گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
دانی منہ بناتی لیٹ گئی۔۔

ایسے بھی تو ساتھ ہی رکھا ہے اس نے۔۔ تو ڈیل کرنے میں فائدہ ہے کم
سے کم باہر تو نکلوں گی۔۔ دانی سوچ بچار کرنے لگی۔۔



آسم میں کیسے ہاتھ پے ہاتھ رکھ کے بیٹھ جاؤں۔۔ زبیر غصے میں چلائے۔

ابھی تک میں نے ثانیہ کو نہیں بتایا کہ اس کمینے نے دانی سے نکاح کر

لیا ہے۔۔ وہ مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولے۔۔

سر بات تو وہ ٹھیک کر رہا ہے ہم سچ میں اس پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے کیونکہ کوئی بھی تیار نہیں ہوگا وہ بھی اس صورت میں جب اسکی حکومت چل رہی ہے۔۔ وہ سوچتا ہوا بولا۔۔

ایک تو اس کمینے کے آگے پیچھے کوئی نہیں ہے ورنہ اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھتا تو دیکھتے کیسے خود داینن کو چھوڑ کر جاتا یہاں۔۔

سر مجھے نہیں لگتا وہ کچھ جانتا ہے کہ دس سال پہلے کیا ہوا تھا شاید وہ صرف عاقب حیات کی تلاش میں ہے کیونکہ اگر جانتا تو کچھ اور کرتا یہ سب نہیں ہو سکتا ہے اسے داینن میڈم پسند آگئیں ہوں اور آپ جانتے ہیں وہ کتنا شدت پسند آدمی ہے۔۔ آسم نے اپنا تجزیہ دیا۔

ہاں معلوم تو مجھے بھی یہی ہوتا ہے وہ خاصا پرسکون ہے ورنہ طیش میں ہوتا۔۔ وہ سوچتے ہوئے بولے۔۔

فلحال سر ہمیں نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی کال کا انتظار کرنا ہے کہ وہ اپنا مطالبہ ظاہر کرے تاکہ وجہ معلوم ہو سکے۔۔

ہمم ٹھیک ہے تم جاؤ پھر کل صبح سوچیں گے اس کے بارے میں۔۔
 زیر کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔۔



آہل تیار ہو رہا تھا جب اسکی نظر بے خبر سوتی ہوئی دانی پر پڑی۔۔ وہ
 مسکراتا ہوا دانی کے پاس آیا۔ سرمی آنکھیں اس وقت پردے میں تھیں۔

خود میڈم سو رہی ہے۔۔ وہ دانی کی بازو دیکھتا ہوا بولا۔۔

دانی اس کے چھونے پر آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔

نہیں مجھے بتا دو اب تم مجھے سونے بھی نہیں دو گے۔۔ دانی اٹھ کر بیٹھ
 گی۔۔

میری نیندیں حرام کر کے تم سکون سے سو رہی ہو۔۔ وہ جیب میں ہاتھ
 ڈالتا ہوا بولا۔

حرام کی۔۔ میں تمہارے کان میں ڈیک چلا دیتی ہوں رات میں یا پھر
 تمہارے سونے کے بعد کانٹے چبھاتی ہوں جو تمہاری نیند حرام ہو گی

ہے۔۔

ساری جگہ تم لے لیتی ہو۔۔ وہ شرارت سے بولا۔۔

تو بہ کتنا جھوٹا انسان ہے ایسے ایسے جھوٹ بولتے ہو کوئی یقین بھی نہ کرے۔۔

اچھا تم مجھے اپنا فیصلہ بتاؤ۔۔

یہ پوچھنے کے لیے تم نے میری نیند خراب کی۔۔ دانی سرمی آنکھوں کو پورا کھولے بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلکل۔۔ وہ سائیڈ ٹیبل پر بیٹھتا ہوا بولا۔۔

اب تو نہیں بتا رہی میں۔۔ دانی منہ بسورتی لیٹ گی۔۔

اسے تو بتا دو گی پھر تم۔۔ آہل گن نکال کر گولیاں چیک کرنے لگا۔۔

دانی رونے والی شکل بناتی پھر سے اٹھ بیٹھی۔۔

مطلب حد کی بھی حد ہی ہوگی تم کیا چیز ہو آخر۔۔

تمہارا آہل۔۔ وہ نرم مسکراہٹ لیے بولا۔۔

کتے پڑے ایسے آہل کو۔۔ دانی پیشانی پر بل ڈالتی ہوئی بولی۔

بعد میں تم ہی سوگ مناؤ گی۔۔

میں یہاں پارٹی رکھوں گی تم سوگ کی بات کرتے ہو۔۔

دانی تم میرا ٹائم بہت ویسٹ کرتی ہو جلدی بتاؤ نہیں تو میری گن ترس
رہی ہے چلنے کے لیے۔۔

یہ معذور ہے چل نہیں سکتی دیکھو کہاں ہے اس کے پیر۔۔ دانی آگے
ہو کر بولی۔۔

جب چلاؤں گا پھر اچھے سے معلوم ہو جائے گا کہ پیر ہیں یا نہیں۔۔

آہل اس کی پیشانی پر گن کی نوک رکھتا ہوا بولا۔۔

دانی کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔

منظور ہے مجھے ڈیل۔۔ دانی فوراً بولی۔۔

گڈ گرل۔۔ اپنے باپ کو فون کر کے بتا دو۔۔

سم تو دی نہیں فون تمہارے سر سے کروں۔۔ گن ہٹتے ہی دانی پھر سے شروع ہو گی۔۔

آہل نے فون ان لاک کیا اور دانی کو پکڑا دیا۔۔

دانی مبہوت زدہ سی دیکھنے لگی وال پیپر پر اس کی تصویر لگی تھی۔۔

پہلے کال کر لو تصویر بعد میں دیکھ لینا۔ وہ بالوں میں برش چلاتا ہوا بولا۔۔

یا اللہ یہ انسان ہے یا جن سو میل پر بھی سب معلوم ہو جاتا۔۔ دانی بڑبڑاتی ہوئی نمبر ڈائل کرنے لگی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فکر مت کرو انسان ہی ہوں میں۔۔ وہ مسکرا کر بولا۔۔

میں دس منٹ بعد اندر آؤں گا اس دس منٹ میں ساری بات کر لینا

اور مسیگی کا مطالبہ بھی کر لینا ورنہ مجھے اسے بھی گولی کی نوک پر لانا

پڑے گا۔۔ وہ کہتا ہوا دروازے کی جانب چل دیا۔۔

مجھے تو لگتا ہے تم بھی گولی کی نوک پر آئے ہو۔۔ دانی فون کان سے

لگائے بڑبڑائی۔۔

آہل مسکراتا ہوا باہر نکل گیا۔۔



سر۔۔ آسم پریشان سا ان کے پاس آیا۔۔

انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے بولنے سے باز رکھا۔۔

لیکن دانی پانچ مہینے کیسے اس گھٹیا انسان کے ساتھ۔۔

آپ مجھے آج ہی لے جا سکتے ہیں بتائیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیر خاموش ہو گئے۔۔

پاپا وہ زبان سے نہیں گن سے بات کرتا ہے آپ چند گھنٹے یہاں رہ کر

دیکھیں معلوم ہو جائے گا میں کس طرح رہ رہی ہوں یہاں۔۔ وہ دکھ

سے بولی۔۔

اچھا ٹھیک ہے آپ سائن کر کے گھر آجاؤ پھر دیکھ لیں گے کیا کرتا ہے۔

ٹھیک ہے۔۔ کہہ کر دانی نے فون بند کر دیا۔۔

ہاں بولو آسم۔۔ وہ فون جیب میں ڈالتے ہوئے بولے۔۔

سر بہت بڑا مسئلہ ہو گیا۔۔

کیا ہوا۔۔ وہ حیرت سے بولے۔۔

عاقب حیات بھاگ گیا نا جانے راتوں رات کیسے فرار ہو گیا وہ۔۔

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا وہ واحد گواہ ہے اور اگر وہ آہل کے

ہاتھ لگ گیا تو۔۔ تم جانتے ہو اس سب کا مطلب کیا ہے۔۔ وہ پیشانی

مسلتے یہاں سے وہاں ٹھلنے لگے۔۔

سر پتہ ہی نہیں چلا وہ کیسے نکل گیا اور ایک بات وہ اپنا لیپ ٹاپ بھی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساتھ لے گیا ہے۔۔

اسکے لیپ ٹاپ میں کچھ ہوگا ضرور۔۔ زیر فکر مندی سے بولے۔۔

تمہیں میں کہتا تھا وہ پاگل نہیں ہے اس کے لیپ ٹاپ میں کچھ ہوگا

تبھی اسے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا ہے دیکھو اب ساتھ لے گیا نا جانے کون

ساثبوت رکھا ہو گا اس نے کچھ بھی کرو عاقب حیات مجھے چاہیے زندہ یا

مردہ اور اس کا لیپ ٹاپ بھی۔۔ وہ درشتی سے کہتے باہر نکل گئے۔۔

آسم فون کان سے لگائے ان کے پیچھے نکل آیا۔۔



آٹھ منٹ کی کال کی تھی دانی نے۔۔ وہ کال بند کر کے فون چیک کرنے لگی۔۔

سب جگہ پاسورڈ لگے تھے۔۔

ہوں۔۔ ایسے پاسورڈ لگا رکھے ہیں جیسے خزانہ رکھا ہوا ہے اندر۔۔ دانی سر

جھپکتی ہوئی بولی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل اندر آیا تو دانی نے ساری ایپس ریموو کر دیں۔۔

اس میں تمہارے مطلب کا کچھ نہیں۔۔ وہ دانی کے تیور سے بھانپ گیا۔

ویل جنگلی بلی تم نے اچھا فیصلہ لیا اگر نہ بھی لیتی تو میری مرضی کے

بغیر تم باہر نہیں جا سکتی تھی۔۔

وہ دانی کے سامنے بیٹھتا ہوا بولا۔۔

جانتی ہوں تم جیسے کمینے کو گولی مارنے، اغوا کرنے، زبردستی کے علاوہ اور

آتا ہی کیا ہے۔۔

تم سے محبت کرنا۔۔ وہ دانی کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔۔

وہ مسکرا رہا تھا اور ڈمپل مزید گہرا ہوتا جا رہا تھا۔۔

دانی ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

تم سے نکاح کرنے کی دو وجوہات ہیں پہلی جاننا تمہارے لیے ضروری نہیں جو اہم ہے وہ بتا دیتا ہوں کہ آہل حیات تم سے محبت کرتا ہے۔۔

یہ کیسی محبت ہے کہ اس بندے کو گولی مار دو۔۔

آہل چہرہ نیچے کرتا دھیرے سے مسکرا دیا۔۔

یہ جنون ہوتا ہے آہل حیات جو بھی کام کرتا ہے جنون سے کرتا ہے پوری شدت سے پھر بات تمہاری تھی ہر گز جانے نہیں دے سکتا تھا۔۔

عجیب پاگل انسان ہو تم۔۔

جنگلی بلی ریڈی رہنا آج میں جلدی آجاؤں گا تمہیں بوکسنگ سکھاؤں گا۔۔

مجھے تمہارے جیسا دہشت گرد نہیں بننا۔۔ وہ منہ بسورتی ہوئی بولی۔۔
تمہیں بھی عادت ہے شاید۔۔ گولی کی آواز سن لو گی تو سارے نخرے
ختم ہو جائیں گے۔۔ وہ کہتا ہوا کھڑا ہو گیا۔۔

کھانے میں بھی تم گولی اور بارود یہی سب کھاتے ہو گے۔۔

دانی تم۔۔۔۔

لیکن یہ تو تم ایکسٹرا ڈوز لیتے ہو گے نہ۔۔

اچھا دانی ڈیر میرا میٹینگ کا ٹائم ہو گیا اور آج کوئی الٹی سیدھی حرکت
نہیں مہنگی بھی آئے گی مجھے آنا نہ پڑے گھر ورنہ۔۔۔ وہ دانی کا منہ
تھپتھپاتا ہوا مڑ گیا۔۔

ورنہ کیا۔۔ دانی سر اونچا لیے بولی۔۔

ورنہ تم صرف گن سے بات سمجھتی ہوں اور آ کر میں کچھ بولنے میں
وقت کا ضیاع بالکل نہیں کروں گا یاد رکھنا۔۔ وہ تشبیہ کرتا باہر نکل گیا۔
وقت کا ضیاع تمہارے جیسے بچے رو رہے ہیں نہ وقت کا ضیاع ہوگا۔۔

دانی منہ بسورتی لحاف اوڑھ کر لیٹ گی۔۔



بس تم خود نظر رکھنا رفیق کسی دوسرے پر مت چھوڑنا مجھے بھروسہ نہیں
کسی پر۔۔ آہل بولتا ہوا آرہا تھا، کان میں بلیو ٹوتھ لگی تھی۔۔ دانی اسے
گارڈن میں ہی نظر آ گی۔۔

مبگی کو اٹھائے پیار کر رہی تھی۔۔ آہل ناگواری سے اسے دیکھنے لگا۔۔

دانی کمرے میں چلو۔۔ وہ تحکم سے کہتا چلنے لگا۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
مبگی تم یہیں بیٹھی رہو میں آتی ہوں وہ پاگل آ گیا ہے۔۔ دانی منہ بناتی
چل دی۔۔

سفید رنگ کی بلی گھاس پر چلنے لگی۔۔

دانی جیکٹ کی زپ بند کرتی اس کے پیچھے چلنے لگی۔۔

اب کیا مصیبت ہے تمہیں۔۔ کمرے میں آ کر دانی بولی۔۔

آہل کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔

دانی اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی تھی۔۔

آہل نے اس کی جیکٹ پکڑی اور اپنی جانب کھینچا۔۔

مجھے تم کسی کے ساتھ نظر نہ آؤ۔۔

میں کس کے ساتھ تھی۔۔ وہ حیرت سے بولی۔۔

مبگی کے ساتھ۔۔

آہل وہ بلی ہے کوئی انسان نہیں۔۔ دانی پھٹی پھٹی آنکھوں سے بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Ghazals|Short Stories|Screenplays|E-books|E-magazines|E-journals|E-newspapers|E-comics|E-games|E-music|E-video|E-audio|E-photos|E-illustrations|E-cartoons|E-comics|E-games|E-music|E-video|E-audio|E-photos|E-illustrations|E-cartoons

مجھے تمہاری ذہنی حالت پر شبہ ہو رہا ہے چھوڑو میری جیکٹ۔۔ دانی اس کا

ہاتھ جھٹکتی ہوئی بولی جو بند کی ہوئی زپ پر تھا۔۔

اچھا چلو پھر تھوڑی سی مشق ہو جائے۔۔ وہ مسکراتا ہوا دانی کا ہاتھ پکڑے

کمرے سے باہر نکل آیا۔

ایک تو اس جاہل کا پتہ نہیں چلتا کب کیا ہو جائے۔ دانی کوفت سے بولی۔

کمرے میں نیم تاریکی تھی۔۔

آہل نے اسے دستانے پہنائے۔۔

میرے چھوٹے سے ہاتھوں میں یہ کیا اتنے بڑے بڑے پہنا دیئے۔۔

دانی منہ بناتی ہوئی بولی۔۔

جتنا ہارڈ یہ ہے نہ تمہارا ہاتھ ٹوٹ جائے گا۔ آہل دستانے پہنتا ہوا بولا۔

مارو اب اس پر۔۔ وہ ہوا میں معلق اس گول سے پتھر کی مانند سخت بلڈر

کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانی نے لبوں پر زبان پھیری اور مکہ بنا کر اس پر جھڑ دیا وہ صرف دو

انچ اپنی جگہ سے ہلا۔ آہل مسکرانے لگا۔۔

یہ دیکھو ایسے مارتے ہیں۔۔ کہہ کر اس نے ایک مکہ مارا وہ وہ دور جا ہوا

پھر سے واپس آیا تو آہل نے پکڑ لیا۔۔

اب تم مارو پوری طاقت کے ساتھ۔۔

تم مجھے اپنے جیسا باڈی بلڈر کیوں بنانا چاہتے ہو۔۔

سیلف ڈیفینس۔۔ کبھی تمہیں ضرورت پڑ سکتی ہے۔۔

دانی نے پھر سے مارا تو اب کچھ دور ہوا لیکن آہل جتنا دور نہیں گیا۔۔
پھر سے مارو اور زور سے۔۔

میری ساری ایز جی یہی صرف کر دینا تم۔۔ کہہ کر دانی نے پوری شدت سے مکا مارا۔۔

وہ کافی دور تک گیا، دانی مسکراتی ہوئی آہل کو دیکھنے لگی۔۔
آہل بھی جواباً مسکرانے لگا لیکن جونہی وہ واپس آیا سیدھا دانی کے منہ پر
آ لگا اس سے پہلے کہ دانی زمین بوس ہوتی آہل نے آگے ہو کر اسے
پکڑ لیا۔۔

اُوچ۔۔ آہ۔۔ دانی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔

احمق لڑکی تمہیں نہیں معلوم وہ واپس بھی آئے گا۔۔ وہ دانی کو گھورتا
ہوا بولا۔۔

ایک تو میری ناک ٹوٹ گئی ہے اوپر سے تم بول رہے ہو۔۔ دانی خفگی

سے بولتی سیدھی ہوئی۔۔

آج کے لیے بس اتنا بہت ہے۔۔ وہ دانی کو اشارہ کرتا چلنے لگا۔

دانی ناک مسلتی اس کے ساتھ چلنے لگی۔۔

زیادہ تو نہیں لگی۔۔ دانی آئینے میں دیکھ رہی تھی جب آہل بولا۔

نہیں بچ گئی ہوں۔۔ وہ ناک پر انگلی پھیرتی ہوئی بولی۔

دانی منہ بناتی بیڈ پر لیٹ گئی۔

آہل صوفے پر بیٹھ لپٹا ٹاپ کھولے اپنا کام کر رہا تھا۔



آہل کی آنکھ کھلی تو بستر کی دوسری سائیڈ خالی نظر آئی۔

دانی کہاں چلی گئی۔۔ وہ متفکر سا اٹھ بیٹھا۔

آہل نے کمبل پرے کیا اور سلپیر پہنتا باہر نکل آیا۔

صبح صبح کہاں جا سکتی ہے۔۔ وہ بولتا ہوا چلنے لگا۔

دانی کہاں ہے۔۔ وہ گارڈ کے سر پر کھڑا ہوتا ہوا بولا۔۔

سر وہ پچھلے گارڈن میں۔۔

آہل مطمئن ہوتا عقبی گارڈن کی جانب چلنے لگا۔۔

بچاؤ۔۔ دانی بھاگتی ہوئی چلا رہی تھی۔۔

آہل۔۔ اسے سامنے دیکھتی دانی نے سپیڈ مزید بڑھا دی۔۔

دانی کے پیچھے کتا بھاگ رہا تھا۔۔

آہل بچاؤ مجھے۔۔ وہ کہتی ہوئی اس کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔۔

سٹاپ۔۔ آہل کتے کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

آہل کو دیکھ کر وہ رک گیا۔۔

دانی نے مضبوطی سے آہل کی شرٹ کو تھام رکھا تھا۔۔ تنفس تیز ہو گیا

تھا۔۔

چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئیں تھیں۔۔

کتا آہل کے پیچھے جانے کی کوشش کرنے لگا۔

ٹومی یہ اس گھر کی فرد ہے۔۔ آہل پنچوں کے بل بیٹھتا اسکے بال سہلاتا
ہوا بولا۔۔

اپنے جیسے جانور پال رکھے ہیں۔۔ دانی پھولے سانس سے بولی۔۔
یکدم آہل کے چہرے سے نرمی غائب ہوئی جس کی جگہ سختی نے لے
لی۔۔

گو بیک۔۔ آہل کھڑا ہوتا ہوا بولا اور ٹومی واپس چل دیا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانی کی بازو پکڑی اور تیز تیز چلنے لگا۔۔

یا اللہ ایک تو یہ بندہ پتہ نہیں پیڑول پیتا ہے شاید جو اتنا تیز چلتا ہے۔۔

دانی اس کے ساتھ تیز تیز چلتی ہوئی بولی۔۔

آہل نے کمرے میں لا کر اسے چھوڑا۔۔

بازو پر اسکی انگلیوں کے نشان رہ گئے تھے۔۔

ہائے۔۔ دانی آہ بھرتی اپنی بازو دیکھنے لگی۔۔

ایک بات میں تمہیں کلیئر کر دوں یہ صرف تم ہو دانی جو مجھے کچھ بھی کہہ لیتی ہو اور میں ہنس کر ٹال دیتا ہوں تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک بولتے کے قابل نہ رہتا۔۔ وہ چبا چبا کر بولا۔۔

دانی تھوک نکلتی اسے دیکھنے لگی۔۔

تمہیں اگر میں کچھ بھی بولنے کی اجازت دے رہا ہوں تو اسکا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ تم سب کے سامنے بھی یونہی بولو اور میں ایک بات دہرانے کا عادی نہیں اگلی بار میری گولی بولتی ہے صرف تمہارے کیس میں ورنہ میں پہلی بار بھی نہیں بولتا۔۔ وہ شعلہ بار نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔

اچھا مجھے پتہ چل گیا اب نہیں بولتی کچھ۔۔ دانی نے بات ماننے میں عافیت جانی۔۔

رفیق ذرا میری میٹینگ کرواؤ اسکے ساتھ، دانی نے دماغ خراب کر دیا ہے اس پر ہاتھ صاف کروں میں۔۔ وہ غصہ میں بول رہا تھا۔۔

اور میری اجازت کے بغیر تم باہر نہ نکلو۔۔

دانی اچھا کہ کر بیٹھ گی۔۔



انعم تم آج پھر اس بھکاری کے ساتھ تھی۔ زبیر اسے آتا دیکھ کر چلائے۔

وہ بھکاری نہیں ہے سمجھے آپ۔۔ انعم بھی انہی کے انداز میں بولی۔۔

تمہاری شادی میجر احد سے ہونی ہے پھر کیوں اسکے ساتھ گھومتی پھرتی

ہو مجھے ذلیل کروانے کا شوق ہے کیا۔۔ وہ کوفت سے بولے۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور میں بھی آپکو ہزار بار بول چکی ہوں کہ میں رحیم سے ہی شادی کروں گی بلکہ کروں گی نہیں کر چکی ہوں۔۔ وہ انکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔۔

زبیر رنداوہا بے یقینی سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔ ایک کے ساتھ اس آہل

نے زبردستی نکاح کر لیا دوسری اپنی مرضی سے کر آئی ہے آخر اس گھر

میں ہو کیا رہا ہے۔۔

ثانیہ ان کی آوازیں سنتی گھبرا کر وہاں آئی۔۔

کیا ہو گیا آپ دونوں ایسے کیوں چلا رہے ہیں۔۔

اپنی نواب زادی سے پوچھیں نکاح کر کے آئی ہیں اس دو ٹکے کے لڑکے
کے ساتھ۔۔

ڈیڈ آئی ٹولڈ یو۔۔

اووہ شٹ اپ۔۔ تماشہ بنا رکھا ہے ہر چیز کو۔۔ وہ انعم کی بات کاٹتے
ہوئے بولے۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انعم یہ کیا فضول حرکت ہے تم کیسے نکاح کر سکتی ہو۔۔

جیسے آپ لوگ زبردستی میری منگنی کر سکتے ہیں۔۔

میری جان کلاس دیکھنی پڑتی ہے سٹیٹس دیکھنا پڑتا ہے یونہی نہیں منہ اٹھا
کر کسی کے ساتھ بھی شادی نہیں کر سکتے۔۔

آپکی کلاس آپکو ہی مبارک ہو، لائف میری ہے اور میں اسکے ساتھ رہ
لوں گی یہ آپ کا مسئلہ نہیں۔۔

لیکن میرا مسئلہ ہے سب لوگوں میں ہماری ناک کٹ جائے گی کہ زبیر
رنداوہا آئل ریفائنری کا مالک اپنی بیٹی دی تو کیسے یتیم خانے میں تھو تھو
کریں گے سب۔۔

مجھے فرق نہیں پڑتا آپکے لوگوں سے مجھے جس سے پیار ہے میں اسی کے
ساتھ زندگی گزاروں گی۔۔ کہہ کر وہ واک آؤٹ کر گئی۔۔
زبیر تلملا کر رہ گئے۔۔

سمجھاؤ اسے ورنہ میں خود اپنے طریقے سے ہینڈل کروں گا۔۔ وہ ثانیہ کو
قہر برساتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولے۔۔

آپ خود ہینڈل کریں وہ نہیں سنتی میری اور مجھے ڈنر پر جانا ہے ٹائم بھی
نہیں ہے۔۔ وہ ٹائم دیکھتی چلی گئیں۔۔

یہ ہیں ہمارے دولت کے نشے میں چور لوگ جو غریب آدمی کو انسان
ہی نہیں سمجھتے انہیں اپنے ساتھ بٹھانا اپنی توہین سمجھتے ہیں انہیں حقارت
سے دیکھتے ہیں صرف اسی لیے کیونکہ انکے پاس دولت نہیں آج ہمارا

معاشرہ دولت سے چل رہا ہے لوگ سٹیٹس دیکھ کر ملتے ہیں جنکا سٹیٹس
میچ نہیں کرتا ان سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں۔۔

آج کی تلخ اور کڑوی حقیقت۔۔



لے آئے ہو اسے۔۔ آہل شرٹ کے آستین اوپر کرتا ہوا بولا۔۔

جی سر اندر ہے۔۔

کچھ پوچھا تم نے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی میں نے پوچھا تو بلا جھجک اقرار کر لیا کہ اس لڑکی کے ساتھ زبردستی
میں نے کی تھی۔۔ سر یہ تیسری لڑکی ہے جسے اس نے نشانہ بنایا۔۔

آہل کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔۔

اس کی طبیعت میں صاف کرتا ہوں۔۔ وہ طیش میں بولتا اندر آ گیا جہاں
اسے باندھ کر رکھا ہوا تھے۔۔

اپنے کتوں سے کہو مجھے کھولیں۔۔ آہل کو دیکھ کر وہ چلایا۔۔

آہل نے رفیق کو اشارہ کیا۔۔ وہ رسیاں کھول کر سائیڈ پر ہو گیا۔۔
 کیا لگتی ہے وہ تمہاری جو مجھے اٹھالائے ہو بتاؤ۔۔ وہ آہل کے سامنے آتا
 ہوا بولا۔۔

ایک جیتی جاگتی انسان جسے تم نے مردہ لاش بنا دیا ہے۔۔ آہل اس کے
 منہ پر گھونسہ جھڑتا ہوا بولا۔۔

وہ منہ پر ہاتھ رکھتا ہونٹ سے نکلنے والے خون کو صاف کرنے لگا۔۔
 بھولو مت میرے ڈیڈ نے تمہیں ووٹ دلوائے تھے۔۔ کہہ کر اس نے
 آہل کے منہ پر مکہ مارنا چاہا لیکن آہل نے اپنا ہاتھ آگے کر کے روک
 لیا۔۔

مجھے سب یاد ہے اور یہ بھی یہ کہ تیسری لڑکی ہے جسے تم نے موت
 کے گھاٹ اتارا ہے۔۔ آہل نے اس کے پیٹ میں مکہ مارا۔۔
 تمہیں اتنی تکلیف ہے تو اگلی بار تمہیں بھی بلا لوں گا اب یہ سب بند
 کرو۔۔ وہ پیٹ پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔۔

تمہارے نزدیک کوئی اہمیت ہی نہیں ہے کہ جس لڑکی کے لیے اس کی عزت ہی سب کچھ تھی تم نے وہی چھین لی۔۔ غریب کے پاس صرف عزت ہی تو ہوتی ہے تم نے وہ بھی نہ رہنے دی اس کے پاس۔۔ آہل بولتا ہوا اس کے منہ پر پانچ دس مکے رسید کر چکا تھا ایک ہاتھ سے اس کا کالر پکڑ رکھا تھا۔۔

وہ کمزور سا لڑکا آدھ موا ہو گیا آہل کے فولادی ہاتھ کھا کر۔۔

آہل نے اسے جھٹکے سے پیچھے پھینکا۔۔
 آہل ڈیڈ تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔۔ وہ تیز تیز سانس لیتا ہوا بولا۔۔

آہل نے جیب سے گن نکالی اور اس کی ٹانگ پر مار دی۔۔

تمہیں میں نے وارنگ دی تھی کہ شاید تم سدھر جاؤ لیکن نہیں۔۔ کہہ کر اس نے دوسری ٹانگ پر بھی گولی چلا دی۔۔ وہ لڑکھڑا کر نیچے گر گیا۔۔

آہ۔۔ وہ کراہتا ہوا آہل کو دیکھنے لگا۔۔

بس کرو میں مر جاؤں گا۔۔

وہ چیخ رہا تھا چلا رہا تھا۔۔

اور ڈیڈ تمہارے مجھے تب مارے گے جب تم انہیں بتاؤ گے۔۔

کیا مطلب۔۔ وہ خوف سے دیکھتا ہوا بولا۔۔

رفیق اس کی زبان بند کرنا اور ہاتھ تڑوانا تمہارا کام ہے اس کے بعد گھر

والوں کو یہ تحفہ بھیج دینا۔۔ وہ گن جیب میں ڈالتا ہاتھ جھاڑتا ہوا بولا۔۔

رفیق نے کیمرہ بند کر کے موبائل جیب میں ڈال لیا۔۔

یہ شاہی درندے جو غریبوں کی عصمتوں کو نیلام کرتے ہیں ایک ایک کر

کے ان درندوں کو سزا دوں گا۔۔ آہل طیش میں بولتا باہر نکل گیا۔۔

نہیں پلیز میں کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کروں گا مجھے چھوڑ دو۔۔ میں

ڈیڈ کو بھی نہیں بتاؤں گا۔۔

رفیق نے اس کے منہ پر جھانپڑ مارا۔۔

پہلے نہیں معلوم تھا تمہیں اب کوئی فائدہ نہیں۔۔ کہہ کر رفیق نے اسکی

گردن میں انجیکشن لگا دیا۔۔

آہل آستین نیچے کرتا کوٹ پہننے لگا۔

موبائل کی بیپ سنائی دی تو دانی کا نام جگمگا رہا تھا۔

تو میڈم کو اب میری یاد بھی آنے لگی ہے۔۔ وہ مسکراتا ہوا موبائل جیب میں ڈالے چلنے لگا۔

ہاا۔۔ میرا فون نہیں اٹھایا۔

دانی منہ کھولے موبائل کو دیکھنے لگی۔

آنے دو پوچھتی ہوں اسے۔۔ دانی دانت پیستی ہوئی بولی۔

آہل اندر آیا تو کوٹ کا بٹن کھول کر اتارنے لگا۔

کہاں تھے تم۔۔ دانی کڑے تیور لیے بولی۔

پہلی بار بالکل بیوی لگ رہی ہو۔۔ وہ دانی کی ناک دباتا ہوا بولا۔

میرا فون کیوں نہیں اٹھایا۔۔ دانی نے سوال بدلا۔

تمہارا شوہر کوئی معمولی انسان نہیں ہزار کام ہوتے ہیں مجھے۔۔

ہاں ہاں مجھے پتہ ہے تمہیں جو کام ہیں اب چپ کر کے بتاؤ میری مسیگی
کہاں ہے۔۔

میری مت کہا کرو۔۔ آہل خفگی سے بولا۔۔

کیوں۔۔

غصہ آتا ہے۔۔

آئی کانٹ بیلیو تم ایک بلی سے جل رہے ہو۔۔ دانی آنکھیں چھوٹی کیے
بولی۔۔

بلکل۔۔ آہل کے فون پر بیل سنائی دی۔۔

ایک منٹ۔۔ دانی کو اشارہ کرتا سائیڈ پر ہو گیا۔۔ ہاں رفیق۔۔

سر اس کا کام ہو گیا نہ وہ بول سکتا ہے نہ ہی لکھ سکتا صرف سن سکتا
ہے اور اشاروں سے سمجھانا اتنا آسان نہیں۔۔

گڈ اسکا حال معلوم کرنے والوں میں پہلا نام میرا ہونا چاہیے خیال رکھنا۔

جی سر میں آپ کو انفارم کر دوں گا۔۔

دانی آگے کو ہوتی سننے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

کیا سمجھ آیا۔۔

وہ ایک دم سے مڑا۔۔

دانی گھبرا کر پیچھے ہو گئی۔۔

کچھ بھی سنائی نہیں دیا اتنی آہستہ بول رہے تھے مجھے لگتا ہے اسے بھی
کچھ سمجھ نہیں آیا ہوگا۔۔ دانی منہ بناتی ہوئی بولی۔۔

تم جو خود سے بات کرتی ہو مجھے تو وہ بھی سنائی دے جاتا ہے۔۔ آہل
محظوظ ہوتا ہوا بولا۔۔

تم نے تو مائیکروفون فٹ کر رکھے ہیں۔۔ دانی منہ بسورتی ہوئی بولی۔۔
مسبگی کہاں ہے۔۔

مسبگی اللہ کو پیاری ہوگی۔۔ وہ بھرپور اطمینان سے بولتا صوفے پر بیٹھ گیا۔

دانی صدمے سے اسے دیکھنے لگی۔۔

تم نے میگی کو مار دیا۔۔ دانی کے رخسار پر ایک موتی آگرا۔۔

میں نے نہیں مارا کسی اور نے۔۔ وہ دانی کو دیکھے بنا بولا۔۔

تم جانتے ہو وہ کب سے میرے ساتھ تھی تم نے میری میگی کو۔۔ دانی

باقائدہ رونے لگی تھی۔۔

آہل نے فون سے نظر ہٹا کر ساتھ بیٹھی دانی کو دیکھا جس کے رخسار پر

ایک کے بعد دوسرا آنسو گر رہا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل نے اس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔

تمہاری آنکھ سے کسی اور کے لیے آنسو نکلے مجھے برداشت نہیں ہوگا۔۔

آہل کے چہرے پر سختی تھی۔۔

تم۔۔

میں جانتا ہوں وہ پچھلے دو سال سے تمہارے ساتھ تھی لیکن تمہیں کوئی

اور چھوئے آہل حیات کو یہ گوارا نہیں۔۔

تمہیں صرف اپنی من مرضی کرنا گوارا ہے باقی ساری دنیا جائے بھاڑ
میں۔۔ دانی حلق کے بل چلائی۔۔

تم پوچھ رہی تھی نہ کہاں سے آیا ہوں یہ دیکھو اب سوچ سمجھ کر بات
کیا کرنا مجھ سے۔۔ وہ ویڈیو پلے کرتا ہوا بولا۔۔

دانی حقہ بقہ سی ویڈیو دیکھنے لگی جس میں آہل ایک کمزور سے لڑکے کو
پیٹ رہا تھا پھر آہل نے گولی چلا دی۔۔

دانی منہ پر ہاتھ رکھے حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیا تھا۔۔ وہ بامشکل بول پائی۔۔

تم نے دماغ خراب کر دیا تھا سوچا ہاتھ صاف کر لوں۔۔

دانی مسگی کا دکھ بھول گئی۔۔

ہاتھ ٹیشو سے صاف کرتے ہیں جاہل انسان۔۔ لوگوں سے نہیں۔۔

آہل خفگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔

دانی تھوک نگلتی پیچھے ہو گئی۔۔

نہیں میرا مطلب ایسے کون مارتا ہے۔۔ دانی سنبھل کر بولی۔

آہل کا ڈمپل پھر سے نمایاں ہوا۔۔

دانی اس کے ڈمپل کو پسندیدگی سے دیکھنے لگی۔۔

تمہارا شوہر۔۔ آہل نرمی سے بولا۔۔

اچھا پھر میں جا کر سوتی ہوں۔۔ دانی کی آنکھوں میں خوف تیر رہا تھا۔۔

وہ کھڑی ہوئی تو آہل نے اس کی کلائی تھام لی۔۔

اللہ۔۔ اب یہ مجھے نہ گولی مار دے۔۔ دانی بڑبڑاتی ہوئی واپس بیٹھ گئی۔۔

میں کھا نہیں جاؤں گا تمہیں۔۔ وہ گھورتا ہوا بولا۔

تمہارا کیا بھروسہ جو انسانوں سے ہاتھ صاف کرتا ہے وہ مجھ جیسی کو کھا

بھی تو سکتا ہے نہ۔۔

تمہیں کھانے کے لیے نہیں لایا میں۔۔

پھر۔۔ دانی جھٹ سے بولی۔۔

آہل نے دانی کے چہرے سے بال ہٹائے۔۔

کل شکار پر چلیں گے۔۔

کس کے شکار پر۔۔ دانی حونق زدہ رہ گئی۔۔

فکر مت کرو انسانوں کا شکار نہیں۔۔ آہل مسکراتا ہوا بولا۔

یہ ڈمپل تم نے کہاں سے لیا۔۔

دانی دلچسپی سے بولی۔۔

تم نے یہ آنکھیں کہاں سے لیں ہیں۔۔ آہل نے الٹا سوال داغا۔۔

دانی منہ بناتی اسے دیکھنے لگی۔۔

میری نیچرل ہیں۔۔

تو میرا کیا آرٹی فیشل ہے۔۔ وہ گھور کر بولا۔۔

تمہارا کیا بھروسہ کچھ بھی کر سکتے ہو۔۔

کچھ کر کے دکھاؤں پھر تمہیں۔۔ وہ دانی کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتا

ہوا بولا۔۔

نہیں میں جانتی ہوں تمہیں ثابت کرنے کی ضرورت نہیں۔۔ دانی اپنا
ہاتھ چھڑواتی تیزی سے نکل گی۔۔

آہل قہقہہ لگاتا ہوا کھڑا ہو گیا۔۔

سو جاؤ تم مجھے کام ہے لائٹ آن رہے گی۔۔ وہ کپڑے نکالتا ہوا بولا۔

دانی نے چہرہ کسبل میں چھپا لیا۔۔

ہائے میگی میں تو تمہارا حساب بھی نہیں مانگ سکتی اس جاہل سے۔۔ دانی
دکھ سے بولی۔

مجھے پتہ ہوتا تو تمہیں گھر ہی رہنے دیتی یہاں بلا کر تمہیں بھی۔۔ آہل

اف۔۔ دانی نے جھر جھری لی۔۔



سر عاقب حیات کی لاش ہوٹل میں سے ملی ہے۔۔ آسم اس کے سامنے

آتا ہوا بولا۔۔

اور اس کا لیپ ٹاپ۔۔

جی سر وہ ہمارے پاس ہے آپ بے فکر رہیں اب۔۔

لیکن بظاہر اس نے خودکشی کی ہے اگر پولیس کو شک پڑ گیا تو کون مجرم ثابت ہو گا۔۔

سر ایک ویٹر کو میں نے پھنسا دیا ہے اور اسے بھی معلوم نہیں کہ بہت جلد قتل کیس میں وہ اندر ہو جائے گا۔۔

بہت اچھے اب مجھے ذرا اس رحیم سے ملوؤں جس نے ایک اور مصیبت ڈال رکھی ہے۔۔ وہ کوفت سے بولے۔۔

سر اسے بھی میں نے آنے کا بول دیا ہے بس آنے ہی والا ہو گا آئیں چلتے ہیں۔۔ وہ آگے کو اشارہ کرتا ہوا بولا۔۔



رحیم ڈیڈ کچھ بھی کہیں تم ان کی بات مت ماننا۔۔ انعم فون کان سے لگائے بول رہی تھی۔۔ تم فکر مت کرو میں اپنی بات پر قائم رہوں

گا۔۔

انعم متفکر سی فون بند کر کے ٹہلنے لگی۔۔



تم ہو رحیم۔۔ زبیر سر سے پیر تک حقارت سے دیکھتے ہوئے بولے۔۔

جی سر۔۔ وہ کھڑا ہو گیا۔۔

اوقات ہے تمہاری ہمارے برابر میں بیٹھنے کی۔۔ وہ کڑے تیوروں سے

بولے۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رحیم کو اپنا آپ حقیر لگنے لگا۔۔

تمہاری بہنیں جوان ہیں خیال کیا کرو کسی دن اگر۔۔ وہ بات ادھوری

چھوڑ کر رحیم کو دیکھنے لگے۔۔

رحیم زخمی انداز میں انہیں دیکھنے لگا۔۔

لیکن پھر بھی ہماری بیٹی نے تمہیں پسند کیا ہے اس لیے یہ تحفہ دے

رہے ہیں اس کا دل لگانے کے لیے۔۔ ایک ہفتے تک طلاق کے پیپر مل

جانے چاہیے بشمول تمہارے سائن۔۔ کہہ کر وہ کھڑے ہوئے اور تن
فن کرتے چل دیئے۔۔

رحیم آنکھوں میں نمی لیے اس بریف کیس کو دیکھنے لگا۔۔

پھر آنکھیں مسلتا بریف کیس اٹھایا اور گھر چل دیا۔۔



آہل سوراہا تھا جب اسکا فون رنگ کرنے لگا۔۔ ہاں رفیق بولو۔ وہ غنودگی
میں بولا۔۔

واٹ۔۔ کب اور کیسے۔۔ آہل فوراً اٹھ بیٹھا آنکھوں میں نیند کی ایک
جھلک بھی دکھائی نہ دے رہی تھی۔۔

شٹ شٹ شٹ، میں چھوڑوں گا نہیں اس کینے کو۔۔ آہل طیش میں بولتا
کمبل پرے پھینکتا بیڈ سے نیچے اتر گیا۔۔

دانی تھوڑی تھوڑی آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔

رفیق تم خود جاؤ پولیس کے ساتھ تم اپنی تفتیش کرو میں نہیں چاہتا اس

بار وہ بچ جائیں۔۔ آہل ٹہلتا ہوا بول رہا تھا۔۔

ہاں میں تیار ہو کر نکلتا ہوں تب تک تم جا کر صورت حال دیکھو۔۔ آہل
موبائل بیڈ پر پھینکتا کپڑے نکالنے لگا۔۔

اسے کیا ہو گیا صبح صبح۔۔ دانی بڑبڑاتی ہوئی بیٹھ گئی۔۔

تم ایک کام تک نہیں کر سکتی۔۔ آہل کوفت سے بولا۔۔

کون سا کام۔۔ دانی حیرت زدہ بولی۔۔

کپڑے نہیں نکال سکتی میرے۔۔ وہ تقریباً چلا رہا تھا۔۔

تمہاری وجہ سے ملازم کو کمرے میں نہیں آنے دیتا پہلے سب وہی کرتا
تھا اب خود کرو۔۔ وہ کوفت سے بولتا ہوا واش روم میں گھس گیا۔۔

اللہ اس بندے کا کچھ معلوم نہیں ہوتا کب میٹر ہو جائے۔۔

دانی اس کے بدلتے تیور دیکھ کر خاموش ہو گئی۔۔

ابھی باہر نکلے گا تو پھر مجھ پر برسے گا۔۔



سر بظاہر دکھایا گیا ہے کہ خودکشی ہے لیکن پولیس کا کہنا ہے کہ پوسٹ
ماٹم کے بعد ہی اس بات کی تصدیق ہو گی۔۔

تم نے وہاں کے ویٹرز سے پوچھا۔۔ آہل کا چہرہ بے تاثر تھا۔۔

جی سر ایک ویٹر سے میری بات ہوئی جس نے عاقب حیات کو روم
دکھایا تھا جب وہ آئے تو انکے ہاتھ میں صرف ایک لیپ ٹاپ تھا لیکن
جب پولیس کو لاش ملی تو اس کمرے سے کچھ بھی برآمد نہیں ہوا۔۔

مطلب ان کے آنے کے بعد اور مرنے سے پہلے اس بیچ میں کوئی ان
سے ملنے گیا تھا جس نے ان کا لیپ ٹاپ اٹھا لیا وہی قاتل ہو گا۔۔ آہل
حتمی انداز میں بولا۔۔

جی سر اس ویٹر نے بتایا کہ ایک امجد نامی ویٹر ان کے کمرے میں کافی
دینے گیا تھا۔۔

تم ایسا کرو سی سی ٹی وی فوٹیج نکلو اور مجھے اس آدمی سے ملو اور جو ان
کے کمرے میں گیا تھا۔۔

جی سر میں کچھ ہی دیر میں آپ کو انفارم کرتا ہوں۔۔



جی ناظرین آپ نے بالکل درست سنا آہل حیات کے چچا عاقب حیات نے آج خودکشی کر لی جو ایک عرصہ سے روپوش تھے آج انکی لاش ہوٹل میں پنکھے سے لٹکتی پائی گئی۔۔ انہوں نے پنکھے سے لٹک کر خودکشی کر لی اتنا عرصہ سب کی نظروں سے غائب رہنے کے بعد آج عاقب حیات نے خودکشی کر لی جی ہاں ہر دل عزیز عاقب حیات خالق حقیقی سے جا ملے عوام کی جانب سے افسوس کا اظہار ایسے لیڈر روز روز نہیں ملتے۔۔ نماز جنازہ پوسٹ ماٹم کے بعد مغرب کے وقت ادا کی جائے گی باقی تفصیلات جاننے اس بریک کے بعد۔۔

زبیر رنداواھا ٹانگ پے ٹانگ چڑھائے اس تازہ نیوز کو سن رہے تھے۔۔
ویسے فائدہ ہی ہو گیا تمہارے مرنے کا جو واحد گواہ تھا وہی مر گیا۔۔ وہ مطمئن انداز سے بولے۔۔



آہل نے کپڑے چینج کیے اور سادہ حلیے میں ہوٹل آ گیا چہرہ پر رومال
باندھ رکھا تھا وہ اکثر ایسے ہی حلیے میں لوگوں کے بیچ گھومتا پھرتا۔

رفیق ہوٹل میں سی سی ٹی وی کیمرے لگے ہیں یہاں بات کرنا مناسب
نہیں کیونکہ اس کا حلیہ پہلے جیسے نہیں رہے گا۔ آہل مٹھیاں بھینچ کر
بولتا۔

سر ہوٹل کی عقبی گلی فل وقت سنسان ہے آپ وہاں لے جائیں اسے۔
ہممم ٹھیک ہے میں تمہیں صوتحال سے آگاہ کرتا رہوں گا۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
کہہ کر وہ چلنے لگا۔

امجد کہاں ہے۔۔ وہ ایک ویٹر کو روک کر بولا۔ شاید روم سروس کے
لیے گیا ہو آپ کون۔۔ میں بلا دوں اسے۔۔

ہاں مجھے اس سے ضروری بات کرنی ہے اسے بلا دو۔ آہل سنبھل کر
بولتا۔

پانچ منٹ بعد امجد اس کے ہمراہ آتا دکھائی دیا۔

جی سر۔۔ وہ پریشانی سے بولا۔

تم سے کچھ بات کرنی ہے آؤ۔ آہل اسے عقبی دروازے سے باہر لے
آیا رفیق کے عین مطابق گلی سنسان تھی۔۔

تم نے عاقب حیات کا قتل کیا۔۔ بولتے بولتے اسکے چہرے کے تاثرات
سخت ہو گئے۔۔

آہل نے منہ سے رومال ہٹا دیا۔۔

آپ۔۔ وہ ششدر رہ گیا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھاگنے کا سوچنا بھی مت۔۔ آہل عقب سے اس کی کالر پکڑتا ہوا بولا۔۔

سر میں نے کچھ نہیں کیا میں کچھ بھی نہیں جانتا۔۔

اگر اس دنیا کو مزید دیکھنا چاہتے تو بتاؤ وہ لیپ ٹاپ کہاں ہے اور کیسے

مارا تم نے عاقب حیات کو۔۔ آہل اس کا گلہ دباتا ہوا بولا۔۔

امجد کا سر دیوار کے ساتھ لگا ہوا تھا۔۔

سر۔۔ وہ کھانسنے لگا۔۔

آہل نے گرفت ڈھیلی کی۔۔

سر مجھے پیسے دیئے تھے وہ لیپ ٹاپ اٹھانے کے اور ایک انجیکشن دیا تھا
انہیں بے ہوش کرنے کے لیے میں نے انجیکشن لگا کر لیپ ٹاپ اٹھا لیا
اور انہیں دے دیا اس کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔۔

رفیق سی سی ٹی وی فوٹیج ان کے آنے کے بعد سے مرنے تک مکمل
تھی۔۔

نہیں سر بیچ میں ایک جگہ پر بار بار ایک ہی کلپ چل رہی تھی یقیناً
کسی نے بیچ والا حصہ ڈیلیٹ کیا اور اس کی جگہ پیچھے والی کلپ پلے کر
دی۔۔

تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔ آہل نے اس کے منہ پر مکہ جھڑ دیا۔۔

اس کے ناک سے خون بہنے لگا۔۔

سر میں بالکل سچ بول رہا ہوں ایک لفظ بھی جھوٹ نہیں میں آپ سے

جھوٹ بول کر کہاں جاؤں گا۔۔ وہ روتا ہوا بولا۔۔

پیسے کس نے دیئے تھے۔۔ آہل ایک الٹا قدم لیتا ہوا بولا۔۔

سر اس نے اپنا نام نہیں بتایا لیکن شاید کوئی سیاسی آدمی تھا معلوم نہیں کون تھا۔۔

میرا شک صحیح تھا زبیر تمہیں بخشوں گا نہیں میں۔۔

طیش میں آہل نے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔

رفیق آ جاؤ یہاں۔۔ وہ گلی کے نکر پر کھڑا ہو کر بولا۔۔

سر کیا کہا اس نے۔۔ رفیق اسے پانی کا گلاس دیتا ہوا بولا۔۔

بہت چالاک ہے زبیر بے ہوشی کا انجیکشن لگوا یا اسکے بعد کوئی اور آیا ہوگا

جس نے چاچو کو لٹکا دیا تاکہ خودکشی معلوم۔۔ پوسٹ ماٹم میں صرف

بے ہوشی کا مادہ ملے گا جس سے ثابت نہیں ہوتا لیکن کیس اس ویٹر پر

چلے گا بیوقوف۔۔ آہل ہارا ہوا لگ رہا تھا۔۔

میں گھر جا رہا ہوں جنازہ کے وقت آؤں گا۔ آہل بالوں میں ہاتھ پھیرتا

نکل گیا۔۔

آہل کمرے میں آیا تو دانی رو رہی تھی۔۔

اب کون مر گیا ہے جو ماتم منا رہی ہو۔۔ آہل کوفت سے بولا۔۔

تم نے اچھا نہیں کیا میگی کو مار کر۔۔ وہ بے زبان جانور کیا کہہ رہی تھی تمہیں۔۔

آہل ناٹ ڈھیلی کرتا بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا۔۔

دانی تشویش سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا وہ آج بجھا بجھا سا تھا۔۔

تم کچھ بولو گے نہیں۔۔ دانی اسے خاموش دیکھ کر بولی۔۔

دانی فلحال میں تمہاری بے مقصد باتوں کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا۔

دانی منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔

مطلب سرے سے کوئی اہمیت ہی نہیں۔۔ وہ منہ میں بڑبڑائی۔۔

جی فلحال کوئی اہمیت نہیں۔۔ کہہ کر وہ سٹڈی میں چلا گیا۔۔

تم سٹڈی لاک کیوں کرتے ہو۔۔ دانی اس کے پیچھے آتی ہوئی بولی۔۔

میرا ضروری سامان پڑا ہے تم یہاں کیوں آ گئی۔۔ وہ ناگواری سے بولا۔۔

مجھے دیکھنے کا شوق ہے۔۔ دانی کہہ کر شیف کی جانب آ گئی۔۔

کتابوں کا انبار لگا ہوا تھا چھت کو چھوتے شیف بکس سے لبریز تھے۔۔

دانی دلچسپی سے کتابیں دیکھنے لگی۔۔

دانی جاؤ مجھے آرام کرنا ہے۔۔

تو میں کیا تمہارے ساتھ ڈانس کر رہی ہوں جو تم آرام نہیں کر سکتے میں

خاموشی سے اپنا کام کروں گی تم کر لو آرام۔۔

دانی باہر جاؤ۔۔ آہل زور سے بولا۔۔

کیوں۔۔ دانی چہرہ موڑ کر خفگی سے بولی۔۔

دانی مجھے مجبور مت کیا کرو۔۔

میں تو نہیں جا رہی۔۔

میرے چاچو مر گئے ہیں تمہیں کچھ اندازہ ہے۔۔ وہ یک دم چلایا۔۔

دانی سانس روکے اسے دیکھنے لگی۔۔

آتم سوری۔۔

اب جاؤ یہاں سے مجھے کچھ کام ہے۔۔ اب کے وہ ذرا نرمی سے بولا۔۔

دانی لب کاٹتی باہر نکل آئی۔۔

ہائے چاچو مرگئے بیچارے کے۔۔ دانی افسوس کرتی بیٹھ گئی۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل سفید کرتا پاجامہ پہنے جنازے میں کھڑا تھا۔۔

میڈیا پے در پے تصویریں بنانے میں مصروف تھا۔ آہل حیات کی آنکھ

سے ایک آنسو نہیں ٹپکا شاید بے حسی کی انتہا تھی اس پر۔۔

آہل گانگز لگتا اپنی گاڑی کی جانب چلنے لگا۔ آگے پیچھے گارڈز کی نفری

تھی۔۔

سر آپ کچھ کہنا چاہیں گے عاقب حیات کے قتل کے بارے میں جسے

خودکشی کی شکل دی گئی۔۔ رپورٹ اپنا چینل چلانے کے لیے ترس رہے

تھے۔

سر پلیز کچھ تو کہیں۔۔ کون ہو سکتا ہے جس نے عاقب حیات کو قتل کر ڈالا۔۔

آہل خاموش چلتا ہوا جا رہا تھا۔۔

سر لوگ جاننا چاہتے ہیں آپ کی رائے۔۔

آپ لوگوں کو کچھ اندازہ ہے میرے بھائی جیسے چاچو اس دنیا سے چلے گئے جن کا ایک عرصے سے نام و نشان نہیں تھا۔۔ آہل نیور کاسٹر پر دھاڑا۔۔

آپ لوگوں کو اپنی کورٹیج کی پڑی ہے اور وہاں کوئی اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے شرم کریں آپ لوگ۔۔ آہل افسوس سے بولتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔

ناظرین وزیر اعلیٰ آہل حیات کو اپنے چچا کی وفات کا شدید دکھ ہے اس دکھ کا اظہار آپ دیکھ چکے ہوں گے وہ پریس کانفرنس کرنے یا کوئی بھی

بیان دینے سے انکاری ہیں اور ان کا یہ رد عمل اس بات کا ثبوت تھا کہ انہیں اپنے عزیز جان چچا کی موت کا دھچکا لگا ہے۔۔۔ رپورٹ اس کے جاتے ہی اپنی کورٹج کی جانب واپس آ گیا۔۔۔

کیا بنا رفیق۔۔۔ آہل دو دن بعد اس کے سامنے آیا۔

سر وہی توقع کے عین مطابق قصور کسی کا اور سزا کسی کو اس ویٹر پر کیس چلے گا آپ کے جانے کے بعد پولیس سی سی ٹی وی فوٹیج لے کر گئی کیونکہ پوسٹ ماٹم کی رپورٹ آگئی تھی باقی تمام کیسیز کی مانند یہ بھی سالوں سال چلتا رہے گا تاریخ ہے تاریخ دیتے جائیں گے۔۔۔ وہ افسوس سے بولا۔۔۔

ہممم یہی امید تھی مجھے خیر مجھے کورٹ سے انصاف چاہیے بھی نہیں میں خود بدلہ لے لوں گا۔۔۔ تم چیف سیکریٹری سے مل کر اسے آگاہ کرو کہ پولیس کے محکمے پر توجہ دے بہت شکایات موصول ہو رہی ہیں اور یہ خوش آئند نہیں۔۔۔

جی سر میں کہہ دوں گا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں تمہیں فون کر کے بتا دوں گا کچھ کام ہے۔۔ کہہ کر وہ
نکل گیا۔۔

جی سر۔۔



آہل کمرے میں آیا۔۔

تو دانی منہ بسورے بیٹھی تھی۔۔

آہل اس پر ایک نظر ڈالتا وارڈروب کھول کر کھڑا ہو گیا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم مجھے آج بتا ہی دو کس جرم کی سزا دے رہے ہو۔۔ دانی کھڑی ہو
گی۔۔

محبت کی۔۔ آہل مسکرا کر بولا۔۔

مجھے کوئی محبت نہیں تم سے۔۔

میں نے ایسا کب کہا۔۔ وہ چہرہ موڑ کر الماری کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا
ہو گیا۔۔

تو مجھے کیوں یہاں بند کر رکھا ہے ایسا لگ رہا ہے میں کومہ میں چلی گی ہوں۔۔ دانی صدمے سے بولی۔۔

کومہ میں جانے والے پیشنٹ بولتے نہیں ہیں صحیح طرح جاؤ اور بولو بھی مت۔۔ آہل اس کا منہ تھپتھپاتا ہوا بولا۔۔

آہل میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔۔ مجھے باہر جانا ہے۔۔

تمہارا یہ نازک سا ہاتھ پھل بھی نہیں توڑ سکتا۔۔ آہل اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا۔۔

لیکن تمہارا منہ بخوبی توڑ سکتا ہے۔۔ دانی گھور کر بولی۔۔

اچھا بتاؤ کہاں جانا ہے۔۔

تمہاری قبر دیکھنے تیار ہوئی کہ نہیں کب تک جاؤ گے تم وہاں۔۔ دانی سنجیدگی سے بولی۔۔

آہل قمقہ لگاتا اسے دیکھنے لگا۔۔

تم اپنا ڈمپل اتار دو۔۔ دانی منہ بسورتی ہوئی بولی۔۔

دانی تمہارا دماغ ٹھیک ہے نہ میں کیسے ڈمپل اتار سکتا ہوں۔۔

ہاں بلکل جیسے ابھی یہ کوٹ اتارا۔۔ دانی جان بوجھ کر بولی۔۔

ڈمپل کا تو معلوم نہیں ہاں لیکن یہ شرٹ ضرور اتار سکتا ہوں میں۔۔

آہل شرٹ کے بٹن کھولنے لگا۔۔

بند کرو اسے لوفر کہیں کے مجھے باہر لے کر چلو ورنہ میں تمہیں سونے

نہیں دوں گی۔۔ دانی خفگی سے بولی۔۔

پوچھ تو رہا ہوں کہاں جانا ہے تم نے بتاؤ لے جاتا ہوں۔۔ آہل بٹن بند

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کرتا ہوا بولا۔۔

مجھے پانی پوری کھانی ہے اور گھر بھی جانا ہے۔۔

پانی پوری ابھی آجائے گی اس کے لیے جانے کی ضرورت نہیں۔۔

مجھے جا کر کھانی ہے۔۔

کیوں یہاں کیا مسئلہ ہے۔۔ وہ گھور کو بولا۔۔

یہاں میرے منہ سے باہر نکل آئے گی اس لیے وہاں جا کر۔۔

اچھا اور وہاں نہیں نکلے گی۔۔ وہ سینے پر ہاتھ باندھتا ہوا بولا۔۔
 نہیں وہاں تو اسکا مالک کھڑا ہوگا اسکے سامنے تھوڑی ایسی حرکتیں کرے
 گی۔۔

دانی تمہارے پاس خالی دماغ بھی نہیں ہے چیخ کر لو چلتے ہیں اور گھر
 نہیں جانا صرف پانی پوری کھلاؤں گا۔۔

گھر جانے میں تمہارے پیسے لگے گے کیا۔۔ دانی اس کا کالر کھینچتی ہوئی
 بولی۔۔

ایسے کام مت کیا کرو کیونکہ جس دن میں نے کیے پھر تمہارا یہ منہ بند
 ہو جائے گا۔۔ وہ خفگی سے اپنی کالر چھڑواتا ہوا بولا۔۔

دانی سنبھل کر ایک قدم پیچھے ہو گی۔۔

نہیں جانا تو مطلب نہیں اب پانی پوری کھانی ہے یا نہیں بتاؤ ٹائم نہیں
 ہے میرے پاس۔۔

ہاں ٹائم تم کرائے پر دے کر آتے ہو نہ جو کبھی ہوتا ہی نہیں ہے۔۔

دانی جل کر بولی۔۔

جا کر چینج کر لو۔۔ آہل اس کا منہ تھپتھپاتا ہوا بولا۔۔

دانی سنگھار میز کے سامنے کھڑی تھی جب آہل بلیک کرتا پہنے کف بند کرتا آئینے میں دکھائی دیا۔۔

دانی ٹائم دیکھو ذرا۔۔ وہ آئینے میں گھورنے لگا۔

ہاں جانتی ہوں تم اتنے وقت میں بہت سے بندوں کو مار سکتے ہو لیکن دانی صرف تیار ہو سکتی ہے اور ابھی تو میں جلدی ہو رہی ہوں۔۔ وہ خفگی سے بولی۔۔

ایک گھنٹہ جلدی ہے۔۔ امیزنگ۔۔ وہ گھڑی پر نظر ڈالتا سائیڈ پر آ گیا۔۔

اگر تم دو منٹ میں باہر نہ آئی تو میں اکیلا چلا جاؤں گا۔۔

اکیلے تم نے گھاس چرنی ہے نہ۔۔ دانی منہ بسورتی آ گی۔۔

اس کو تھوڑا ریست بھی دیا کرو اور کوئی تماشہ مت لگانا چلو اب۔۔ وہ

باہر کی جانب قدم بڑھاتا ہوا بولا۔۔

ہاں رفیق آگئے ہو۔۔ ٹھیک ہے تم گاڑی سٹارٹ کرو ہم آ رہے ہیں۔۔
 آہل بلیو ٹوتھ کان سے لگائے بول رہا تھا۔۔

فون کو ہی گرل فرینڈ بنایا ہوا ہے تو کسی اور کی کیا ضرورت بھلا۔۔
 تمہیں جیسی ہو رہی ہے۔۔

مجھے بتاؤ تم بندہ اب خود سے بھی بات نہیں کر سکتا کیا۔۔ دانی جل کر
 بولی۔

آہستہ کیا کرو پھر۔۔
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 تمہارے نزدیک آہستہ تو پھر اشاروں میں ہوتی ہو گی۔۔

آہل مسکراتا ہوا گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔

پہلے لڑکی کو بٹھاتے ہیں اخلاقیات بھی نہیں معلوم تمہیں تو پتہ نہیں
 کیسے چیف منسٹر ہو۔۔ دانی بولتی ہوئی بیٹھ گی۔۔

آہ۔۔ تمہیں معلوم ہیں نہ تو میں نے سوچا میں معلوم کر لوں گا تو ساری
 ہمارے پاس آجائیں گیں کچھ باقیوں کے لیے بھی رہنے دیں۔۔ وہ مسکراتا

ہوا بولا۔۔

تمہارا ڈمپل مجھے زہر لگتا ہے۔۔

مت دیکھا کرو۔۔ وہ موبائل پر انگلیاں چلاتا ہوا بولا۔۔

ہر وقت نمائش تو کرتے رہتے ہو پھولوں کی نمائش بھی سال میں ایک

بار لگتی ہے لیکن تمہارے ڈمپل کی تو تعداد ہی نہیں ہے۔۔

آہل مجھے یونی جانا ہے۔۔

اس ٹائم کون سی یونی اوپن ہوتی ہے۔۔ وہ مصروف سے انداز میں بولا۔۔

ابھی نہیں صبح۔۔

فلحال نہیں۔۔

آہل کیا مصیبت ہے تمہیں مجھے گھر میں دیواروں کی پیمائش کرنے کو

چھوڑا ہوا ہے۔۔

تو مت کرو تم۔۔ وہ بھرپور اطمینان سے بولا۔۔

کیڑے پڑیں تمہیں جاہل اللہ پوچھے گا تم سے۔۔ دانی جل کڑھ کر باہر
دیکھنے لگی۔۔

آہل کا ڈمپل مزید گہرا ہوتا جا رہا ہے۔۔

اس طرح تم مجھے خود دعوت دیتی ہو کہ۔۔۔

کہاں ہے انویٹیشن کارڈ۔۔ دانی چہرہ موڑ کر بولی۔۔

آہل چہرہ جھکائے مسکرانے لگا۔۔

شرما تو ایسے رہے ہو جیسے کسی لڑکی سے رشتے کی بات کر دی ہو۔۔

رفیق مجھے ٹیپ لا دو۔۔ وہ منہ پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔۔

میں ویسے بھی خاموش ہو سکتی ہوں اپنے ہتھیار منگوانے کی ضرورت

نہیں۔۔

میں باہر جا کر کھاؤں گی۔۔ گاڑی رکی تو دانی چہکی۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے چپ کر کے گاڑی میں کھاؤ کوئی نیوز نہیں بنوانا

چاہتا میں۔۔ وہ غصے سے بولا۔۔

آہل مجھے نہیں پتہ سیاست تمہاری اور مصیبت مجھے۔۔

کیا چاہتی ہو گن سامنے رکھوں پھر مانو گی۔۔ وہ دانی کی جانب جھکتا ہوا
بول۔۔

اتنی پسند ہے تو گن ہی کھا لیا کرو نہیں جا رہی میں باہر پیچھے رہو اب۔
دانی انگلی اس کے سینے پر رکھتی پیچھے کرنے لگی۔۔

رفیق باہر کھڑا ہو کر پانی پوری بنوانے لگا۔۔

میم۔۔ وہ دانی کو پکڑتا ہوا بولا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانی لبوں پر زبان پھیرتی کھانے لگی۔۔

رفیق مریچ اور تیز کرواؤ۔۔ وہ سی سی کرتی ہوئی بولی۔۔

آہل نے موبائل سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا۔۔

اتنی مریچ صحت کے لیے اچھی نہیں۔۔

تم ڈاکٹر ہو۔۔

نہیں۔۔

پھر چپ رہو جس دن ڈاکٹر بن جاؤ گے اس دن کہنا۔۔ دانی اثر لیے بنا
کھانے لگی۔۔

آہل نفی میں سر ہلاتا اپنا کام کرنے لگا۔۔

تم بھی کھاؤ۔۔ دانی نے پلیٹ اس کے سامنے کی۔

میں ہیلتھ کو لے کر بہت کانشیوس ہوں۔۔

مجھے نہیں پتہ کھاؤ ورنہ میں تمہارے اوپر گرا دوں گی۔۔

اووہ اب تم مجھے دھمکی دو گی۔۔ آہل موبائل جیب میں ڈالتا ہوا بولا۔۔

ہاں اور اگر تم نے نہیں کھائی تو میں تمہاری آنکھوں میں ڈال دوں

گی۔۔ دانی گھورتی ہوئی بولی۔

اچھا لاؤ۔۔ آہل اس کے ہاتھ سے پلیٹ لیتا ہوا بولا۔۔

اتنے سپانسی کیسے کھا رہی ہو تم۔۔ آہل کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

دانی آنسو صاف کرتی ہنسنے لگی۔۔

یہ والے اس سے بھی زیادہ ہیں۔۔

جب تمہیں مرچ لگ رہی ہے تو کیوں کھا رہی ہو۔۔ وہ حیرت سے

بولی۔

یہی تو مزہ ہے تمہارے جیسے بلیک اینڈ وائٹ لوگوں کو کیا معلوم۔۔

مطلب۔۔ آہل گھور کر بولا۔۔

مطلب سن اٹھارہ سو پچیس کے زمانے کے ہو تم تب بلیک اینڈ وائٹ ہی

پچرز ہوتی تھیں۔۔ دانی اثبات میں گردن ہلاتی ہوئی بولی۔۔

صرف دس سال بڑا ہوں تم سے۔۔

صرف دس سال۔۔ دانی کی گرے آنکھیں پھیل گئیں۔۔

میرے لیے تو دس دن کی مانند ہیں۔۔ وہ مسکرا کر بولا۔۔

میں اکیس کی ہوں۔۔

اور میں اکتیس کا۔

ہائے مرنے والے ہو پھر تم۔۔ تیاری کر لو بہت گناہ کیے ہیں تم نے۔۔

تم فکر مت کرو۔۔ وہ رفیق کو اشارہ کرتا ہوا بولا۔۔

مجھے پانی چاہیے۔۔ دانی سرخ ہوتی آنکھوں سے بولی۔۔

رفیق نے آہل کو بوتل دی آہل نے اسے تھمائی۔۔

اور کھلا دوں۔۔

ہاں مزہ آ جائے گا۔۔ وہ بوتل منہ سے ہٹاتی ہوئی بولی۔۔

ابھی گھر نہیں جانا۔۔

پھر کہاں جانا ہے۔۔

پاگل خانے۔۔ دانی مزے سے بولی۔۔

آر یو سیریس۔۔

یس، تمہیں وہاں چھوڑنے کے لیے۔۔

سچ میں تمہاری زبان کا کچھ کرنا پڑے گا۔ آہل اس کی ناک دباتا ہوا
 بولا۔۔

رفیق جا کر سامان لے آؤ۔۔

جی سر۔۔ وہ گاڑی روک کر باہر نکل گیا۔۔

کون سا سامان۔۔

گنز اور بامب۔۔

ہائے اللہ۔۔ دانی پیچھے ہوتی دروازے سے ٹکرا گئی۔۔

کس کو مارنا ہے۔۔

دانی کو۔۔ وہ شرارت سے بولا۔۔

کیوں اب تو میں تمہارے گھر ہی ہوں۔۔ وہ تھوک نگلتی ہوئی بولی۔۔

تم بہت تنگ کرتی ہوں۔۔

میں دو سال کی بچی ہوں کیا جو تمہاری شرٹ کھینچ کھینچ کر بلاتی ہوں۔۔

دانی گھور کر بولی۔۔

آہل مسکراتا ہوا اسے دیکھنے لگا۔

جنگلی بلی کبھی خاموش بھی رہ لیا کرو۔۔

مجھے سم کیوں نہیں دی۔۔ وہ اپنا فون نکالتی ہوئی بولی۔۔

ضرورت نہیں تمہیں۔۔ وہ گاگلز لگائے باہر دیکھ رہ تھا۔۔

ہاں صرف تم ہی محتاج ہو پورے ملک میں جسے ہر چیز کی ضرورت

ہے۔۔
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانی خاموش۔۔ آہل کی پیشانی پر شکنیں ابھریں۔۔

رفیق جلدی کرو۔۔

دانی منہ بناتی باہر دیکھنے لگی۔۔

بس اس سوٹے کی کمی تھی یہ بھی پوری کر دی تم نے۔۔

دانی اسے سیگٹ سلگاتا دیکھ کر جل کر بولی۔۔

تمہیں میری ہر چیز سے مسئلہ ہے۔۔ آہل قہقہ لگاتا ہوا بولا۔۔

اور نہیں تو مجھ پر تشدد کر رہے ہو تم۔۔

ایک گولی کے علاوہ کون سا تشدد کیا میں نے۔۔ وہ دھواں نکالتا ہوا

بولا۔

دانی ناک چڑھاتی اسے دیکھنے لگی۔۔

تمہارے لیے ایک گولی معمولی سی بات ہے۔۔

بلکل وہ تو کسی کو بھی لگ سکتی یونہی راہ چلتے۔۔

راہ چلتے۔۔ بارش ہو رہی ہے کیا گولیوں کی۔۔ دانی اسکے اطمینان پر منہ

کھولے دیکھنے لگی۔۔

میں جانتا ہوں تمہیں سیگرت بلکل نہیں پسند لیکن دیکھو جب سے تم آئی

ہو میں نے ایک بار نہیں پی۔۔ وہ معصومیت سے بولا۔۔

پھر اب کیوں پی رہے ہو۔۔ دانی بیڈ کراؤن سے آگے ہوتی ہوئی بولی۔۔

ہر بات کا جواب دینا ضروری نہیں۔۔ آہل نے کہتے ہوئے ٹیبل پر پاؤں

رکھ دیئے۔۔

لیکن تمہارا منہ توڑنا بہت ضروری ہے۔۔

سو جاؤ تم۔۔

اس تمباکو نوشی میں کیسے سوؤں میں۔۔ وہ ہاتھ سے دھواں ہٹاتی ہوئی

بولی۔۔

آہل دانتوں تلے لب دبائے مسکرانے لگا۔۔



Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک دو سنوئی کے بعد مجرم دکھائی نہیں دینا چاہیئے۔۔ زیر ٹہلتے ہوئے

بولے۔۔

جی سر ایسا ہی ہو گا۔۔

اور وہ لیپ ٹاپ میں نے اپنے لاکر میں رکھ لیا ہے جو بھی یے بعد میں

اسے چیک کریں گے پہلے اس کیس کو رفع دفع کرواؤ جلدی۔۔

جی سر بس شروع ہو جائے کیس زیادہ دن نہیں چلے گا۔۔

ایک وہ کمینہ ہے دانی کو اپنے پاس رکھ کر بیٹھا ہے ناجانے کیا چل رہا ہے اس کے دماغ میں۔۔ وہ کلس کر بولے۔۔

آسم خاموش رہا۔۔

سر رحیم آگیا ہے۔۔ آسم موبائل دیکھتا ہوا بولا۔۔ بلاؤ اسے اندر، آج یہ قصہ بھی ختم کریں۔۔

سر یہ پیپر سائن کر دیئے ہیں میں نے۔۔ وہ زبیر کے سامنے کھڑا بول رہا تھا۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
ہممم عقلمندانہ فیصلہ لیا ہے۔۔

اگر اب میری بیٹی کے ساتھ دکھائی دیئے تو دوبارہ دنیا میں دکھائی نہیں دو گے۔۔ وہ درشتی سے بولے۔۔

سر میں بس ایک بار ملنا چاہتا ہوں انعم سے۔۔

میڈم بولو تمہاری اوقات ہے اس کا نام لینے کی۔۔ وہ تقریباً چلاے۔۔

سوری سر میم انعم۔۔ وہ آنسو پیتا ہوا بولا۔۔

ٹھیک ہے مل لینا ایک بار اب نکلو یہاں سے۔۔ وہ کدورت سے
بولے۔۔

رحیم سانس خارج کرتا نکل گیا۔۔



آہل مجھے یونی جانے دو اب تو میں نے ڈیل بھی کر لی ہے۔۔ دانی اسے
جھنجھوڑتی ہوئی بولی۔۔

وہ جو گہری نیند میں تھا ناگواری سے دانی کو دیکھنے لگا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانی تنگ مت کرو۔۔

آہل میں اکیلی چلی جاؤں گی۔۔

تم کمرے سے باہر قدم رکھ کر دکھاؤں مجھے۔۔ وہ کروٹ لیتا ہوا بولا۔۔

تم انتہائی درجے کے گھٹیا انسان ہو۔۔ دانی جل کر بولی۔۔

میں جانتا ہوں بتانے کی ضرورت نہیں۔۔

دانی کو اس کی ڈھٹائی پر مزید غصہ آنے لگا۔۔

جنگلی بلی جاگ رہی ہو تو میرے کپڑے ہی نکال دو۔۔

میں صرف تمہاری جان نکال سکتی ہوں۔۔

نہیں تم سے وہ بھی نہیں ہوگا۔۔ آہل مسکراتا ہوا اٹھ بیٹھا۔۔

اب کیوں اٹھے ہو سوئے مرے رہو۔۔ دانی جلتی کڑھتی بولی۔

تم سونے دو پھر نہ۔۔۔۔

میں تو کہتی ہوں ایک ہی بار قبر میں جا کر سو جاؤ کوئی تنگ نہیں کرے

گا سکون سے رہو اور دوسروں کو بھی سکون سے رہنے دو۔۔

اتنی جلدی میرا وہاں جانے کا ارادہ نہیں۔۔

ہاں سب کو بھیج کر جاؤ گے۔۔ دانی کہہ کر بیڈ سے اتر گی۔۔

اچھا سنو۔۔

میں نہیں سن رہی۔۔ دانی سلیپر پہنتی ہوئی بولی۔۔

آہل بیڈ سے اتر کر اس کے سامنے آ گیا۔۔

کیا ہے۔۔ دانی کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔

آج شکار پر جانا ہے تیار ہو جاؤ۔۔

گولی کھانے کے لیے۔۔

نہیں مارنے کے لیے۔۔ وہ دانی کی ناک دباتا ہوا بولا۔۔

میں نہیں جا رہی۔۔ دانی کہہ کر مڑ گئی۔۔

دانی کی کلائی آہل کے ہاتھ میں آگئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کہا۔۔
ویسے تو مائیکروفون فٹ ہیں آج اچھی بھلی آواز سمجھ نہیں آئی۔۔ دانی

دانت پیستی ہوئی بولی۔۔

مجھے نہ سننے کی عادت نہیں۔۔

اچھا پھر تم اکیلے چلے جاؤ۔۔ اس میں نہ کہیں بھی نہیں ہے۔۔ دانی اپنی

کلائی اس کے لوہے جیسے ہاتھ سے آزاد کروانے کی سعی کرتی ہوئی

بولی۔۔

آہل مسکراتا ہوا آگے ہوا اور دائیں ہاتھ سے دراز میں سے گن نکال
لی۔۔

دانی نے بے چینی سے پہلو بدلا۔۔

ہاں کیا کہہ رہی تھی تم۔۔ وہ گن کی نوک سے دانی کے چہرے پر آئی
لٹ کو پیچھے کرتا ہوا بولا۔۔

دانی کی آنکھوں میں خوف تیرنے لگا۔۔

تم دوسری بار بھی مار دو گے۔۔ دانی نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔۔
بلکل۔۔ وہ ڈمپل کی نمائش کرتا ہوا بولا۔۔

دانی کو پسینہ آنے لگا۔۔

اب بتاؤ کہاں جانا ہے تمہیں۔۔ وہ نرمی سے بول رہا تھا۔۔

اس ماں کو ہٹاؤ گے تو کچھ بول پاؤں گی نہ۔۔

تم ایسے ہی بتادو ٹائم ضائع ہو رہا ہے ورنہ میں کچھ اور کام کروں۔۔

ہاتھ چھوڑو تیار ہونے جاؤں میں۔۔ دانی نے ہتھیار ڈال دیئے۔۔
 گڈ گرل، تمہیں بھی صرف اسکی زبان سمجھ آتی ہے۔۔ وہ گن جیب میں
 ڈالتا ہوا بولا۔۔

بلکل جیسے تمہیں صرف اسی سے بولنا آتا ہے زبان تو کسی کو دے کر
 آتے ہو نہ۔۔ دانی جل کر کہتی کپڑے نکالنے لگی۔۔

میرے بھی نکال دو۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھتا مسکراتا ہوا بولا۔۔
 تمہارے ہاتھ ٹوٹے نہیں ہیں خود نکال لو۔۔ دانی کہہ کر واش روم میں
 گھس گئی۔۔

آہل نفی میں سر ہلاتا مسکرانے لگا۔۔



آہل بلیو جینز کی پینٹ پر گرے ٹی شرٹ پہنے آنکھوں پر گاکلز لگائے
 سنیکرز پہنے وہ نارمل روٹین سے منفرد لگ رہا تھا فون کان سے لگائے
 کھڑا تھا۔

دانی چلتی ہوئی آئی تو آہل نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا جو اس وقت بلیک جینز پر بلیک ہی شرٹ پہنے ہوئی تھی سرمئی آنکھوں پر گانگنز لگا رکھے تھے سیاہ ریشمی بالوں کی ٹیل پونی بنا رکھی تھی جو پشت پر اٹکھیلیاں کر رہے تھے لانگ شوز پہنے وہ آہل کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔

آہل ستائشی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔

ثاقب صاحب بعد میں بات کرتا ہوں آپ سے۔۔ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔۔

چلیں۔۔ وہ مسکرا کر بولا۔۔

نہیں پہلے مولوی صاحب کو بلوا کر خطبہ سنتے ہیں اسکے بعد جائیں گے۔۔

دانی سے کبھی سیدھے جواب کی توقع نہیں کی جاسکتی۔۔ وہ دھیرے سے مسکرایا۔



انعم سائن کرو اس پر۔۔ وہ انعم کے سامنے پیپرز پھینکتے ہوئے بولے۔۔

مجھے نہیں کرنا سائن پہلے رحیم کو بولیں۔۔ انعم جانتی تھی وہ کسی صورت بھی سائن نہیں کرے گا۔۔

وہی دے کر گیا ہے یہ پیپرز اور دیکھ لو اس کے سائن بھی ہیں۔۔ کہہ کر وہ انعم کے سامنے والے صوفے پر براجمان ہو گئے۔۔

انعم پھٹی پھٹی آنکھوں سے انہیں دیکھنے لگی۔۔

آپ نے گن پوائنٹ پر سائن لیے ہوں گے۔۔ وہ پیپرز دیکھتی بے یقینی

سے بولی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلکل بھی نہیں اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا کسی نے۔۔

پھر کوئی دھمکی مجھے بتائیں کیسے سائن لیے آپ نے۔۔ وہ یکدم چلائی۔۔

انعم بہت ہو گیا اب خاموشی سے سائن کر دو جو پوچھنا یہ اس سے

پوچھ لینا ایک بار ملنے آئے گا۔۔ وہ ناگواری سے بولے۔۔

ڈیڈ میں آپ سے۔۔

میں مزید بحث نہیں کرنا چاہتا نہ ہی کوئی تماشہ چاہتا ہوں سو اب اس

کے ساتھ کوئی رابطہ مت رکھنا ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔ وہ درشتی سے کہتے چلے گئے۔۔

انعم آنکھوں میں اشک لیے پیپرز کو دیکھنے لگی۔۔

رحیم تم نے سائن کر دیئے۔۔ وہ منہ پر ہاتھ رکھے آنسو پینے کی سعی کرنے لگی۔



اس میں جائیں گے ہم۔۔ دانی آہل کی لینڈ کروزر دیکھ کر بولی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں کیوں۔۔ آہل تعجب سے اسے دیکھنے لگا۔۔

مجھے لگا گدھا گاڑی منگواؤ گے۔۔ دانی سنجیدگی سے بولی۔۔

اگر یہی دماغ تم سیاست میں لگاؤ تو کہاں سے کہاں پہنچ جاؤ۔۔ آہل مسکراہٹ دباتا ہوا بولا۔۔

تمہاری فضول سیاست تمہیں ہی مبارک اب چلو گے یا کسی کا انتظار ہے۔۔ دانی کے چہرے پر اکتاہٹ واضح تھی۔۔

آہل مسکراتا ہوا اندر بیٹھ گیا۔

اسی کے ساتھ لگے رہنا تھا تو مجھے ساتھ کیوں لائے۔ دانی اس کے ہاتھ سے موبائل لیتی ہوئی بولی۔

وہ ایک گھنٹے سے خاموش بیٹھی تھی اور اب اکتا کر بول پڑی۔

دانی مجھے بو آ رہی ہے۔ آہل منہ بناتا ہوا بولا۔

ہیں نہ مجھے بھی آ رہی ہے موزے بدلو اپنے۔ دانی دو انگلیوں سے ناک بند کرتی ہوئی بولی۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل نے قہقہہ لگا کر اس کے ہاتھ سے موبائل لے لیا۔

بس ابھی میں اپنا کام ختم کر لوں آگے جیب میں جائیں گے میں خود چلاؤں گا پھر ٹائم نہیں ملے گا۔

پتہ نہیں کون سے کام ختم نہیں ہوتے۔ دانی کوفت سے کہتی باہر دیکھنے لگی۔

آہل دھیرے سے مسکرانے لگا۔

دانی تم اپنا فون کیوں مانگ رہی تھی۔۔ آہل جیپ چلا رہا تھا۔۔

مجھے اپنے دوستوں کے نمبر چاہیئے۔۔

کیا کرنے ہیں نمبر۔۔

سر میں مارنے ہیں۔۔ دینا پسند کرو گے۔۔ دانی جل کر بولی۔۔

نہیں معلوم تو ہو نہ کام کیا ہے۔۔

تم مجھے بتا کر جاتے ہو کہاں جا رہے ہو تو پھر میں کیوں بتاؤں تمہیں۔۔

اچھا ٹھیک ہے سب کے مل جائیں گے لیکن ارحم کا نہیں۔۔ وہ سپیڈ

بڑھاتا ہوا بولا۔۔

کیوں۔۔ دانی کی پیشانی پر لکریں ابھریں۔۔

میری مرضی۔۔ وہ شانے اچکاتا ہوا بولا۔۔

اللہ کرے کوئی جانور کھا جائے تمہیں کسی کا تو بھلا ہو۔۔

پہلی بیوی ایسی دیکھی ہے جو شوہر کے مرنے کی دعا کرتی ہے۔۔

میں نے بھی تم جیسا دہشت گرد پہلی بار دیکھا ہے کہنے کو پرائم منسٹر ہو
لیکن مجھے تو لگتا ہے دہشت گردوں کے ساتھ ملے ہو۔۔ دانی اسے جانچتی
نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔۔

تم نے باکسنگ نہیں کی دوبارہ۔۔ آہل سامنے سڑک پر دیکھتا ہوا بولا۔۔
آس پاس گھنے درخت اور سزہ ہی سزہ دکھائی دے رہا تھا ہر طرف
ویرانی سنسانی تھی۔۔

نہیں تم کیا چاہتے ہو میری ناک اگر اس دن بچ گئی تو اب پھر سے جا
کر توڑ لوں اسے۔۔ وہ ناک پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی۔۔

کوئی بات نہیں میں سرجری کروا دوں گا۔۔ وہ طمانیت سے بولا۔۔
کاش اپنی یادداشت کی سرجری کروا لو جس کے بعد دانی نہ ہو۔۔ دانی
حسرت سے بولی۔۔

یہ سرجری کے بعد بھی ممکن نہیں۔۔ آہل مسکراتا ہوا بولا۔۔

دانت ناگواری سے اسے دیکھتی بائیں جانب دیکھنے لگی۔۔

ہیلو سر۔۔

ہاں بولو۔۔ رفیق الرٹ ہوا۔۔

سر انعم میم کی طلاق ہوگئی ہے خوب ہنگامہ ہوا میں نے انعم میم کو کہتے سنا تھا کہ میں ڈیڈ سے بدلہ لوں گی۔۔ وہ آس پاس دیکھتا رازداری سے کہنے لگا۔۔

ویری گڈ۔۔ بس تم محتاط رہنا کسی کو شبہ نہ ہو تم پر۔۔

جی سر۔۔ کہہ کر اس نے فون رکھ دیا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زبردست۔۔ رفیق مسکراتا ہوا آہل کا نمبر ملانے لگا لیکن ناٹ ریچایبل آ رہا تھا۔۔

سگنل چلے گئے ہوں گے۔۔ رفیق خود کلامی کرتا فون بند کرنے لگا۔۔

آہل گن پکڑے چل رہا تھا دانی اس کی تقلید کر رہی تھی۔۔

تمہاری دم کہاں ہے۔۔ دانی عقب میں دیکھتی ہوئی بولی۔۔

آہل چہرے موڑے اسے دیکھنے لگا۔۔

تم گارڈز کی بات کر رہی ہو۔۔

نہیں کھسروں کی۔۔ گارڈز کے سوا کون تھا ہمارے ساتھ۔۔ دانی گھوری
سے نوازتی ہوئی بولی۔۔

وہ کچھ فاصلے پر ہیں کچھ ٹائم ہمیں اکیلا بھی رہنا چاہیے۔۔ وہ سامنے چہرہ
کرتا چلنے لگا۔۔

تمہارے ساتھ اکیلے رہنا تو خطرے سے خالی نہیں۔۔

دانی منہ بسورتی اس کے ساتھ آگئی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل تم اس ہرن کو مارو گے۔۔ دانی اسے نشانہ باندھتا دیکھ کر بولی۔۔

ظاہر ہے۔۔ وہ گن سیٹ کرتا ہوا بولا۔۔

نہیں تم اس بے زبان کو نہیں مارو گے۔۔ دانی چلائی۔۔

دانی ہم یہاں لڈو کھیلنے نہیں آئے شکار کرنے آئیں ہیں اور یہاں سب

ہی بے زبان ہیں۔۔ آہل پیشانی پر بل ڈالتا ہوا بولا۔۔

ہرن رک کر آس پاس دیکھنے لگا۔۔

آہل نے اسے نشانے پر رکھا ہوا تھا جو نہی آہل نے ٹریگر دبایا دانی نے
سامنے آ کر گن اوپر کر دی۔۔

دانی تمہارا دماغ خراب ہے کیا اگر غلطی سے بھی گولی تمہیں لگ جاتی
پھر۔۔ وہ چہرے پر خفگی لیے بولا۔۔

اس میں اتنی حیرانی والی کیا بات ہے تم نے پہلے بھی تو ماری تھی ایک
بار پھر سہی۔۔

پہلے کی بات اور تھی تب میں نے نشانہ لگایا تھا اور اب اتفاقاً تمہارے
لگتی۔۔ وہ دانی کی دائیں بازو پکڑتا ہوا بولا۔۔

چہرہ غصہ سے سرخ ہو رہا تھا۔۔

چھوڑو مجھے۔۔ دانی بازو چھڑواتی ہوئی بولی۔۔

شکار نہیں کریں گے تو بھوکے رہو گی کیا۔۔ آہل گن شانے پر ڈالتا ہوا
بولا۔۔

تمہارے گھر میں تو کچھ بھی دستیاب نہیں نہ تو ہم پہلے دربار پر چلے

جائیں گے لنگر نوش فرما کر پھر گھر جائیں گے۔۔

ہاہاہا میرا مطلب ہے جنگلی بلی شام تک بھوکی رہو گی۔۔ وہ دانی کی ناک
دباتا ہوا بولا۔۔

ہاں رہ لوں گی۔۔ دانی منہ بناتی ہوئی بولی۔۔

ٹھیک ہے پھر چلو واک کرتے ہیں۔۔ آہل قدم اٹھاتا ہوا بولا۔۔

دانی اس کے ہمقدم ہو گی۔۔

تمہیں معلوم ہے تم بہت ہی گھٹیا ہو۔۔ دانی کو مسکمی یاد آ گی۔۔

کیسے۔۔ آہل کا چہرہ ابھی بھی جھکا ہوا تھا۔۔

اچھا چلو میں تمہیں تین آپشن دیتی ہوں تمہیں بتانا ہے کہ تم کس آپشن

میں فٹ آتے ہو۔۔ دانی کچھ سوچ کر بولی۔۔

ٹھیک ہے دو۔۔

وہ جنگل کے بیچ میں چل رہے تھے خشک پتوں پر چلنے سے آواز پیدا ہو

رہی تھی۔۔

لبے گھنے درخت جن کے باعث سڑک دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔

تم کس طرح کے انسان ہو۔۔

سوال یہ ہے اور اب آپشن دیتی ہوں۔۔

دو آپشن۔۔

نمبر ون گھٹیا۔۔

آہل کے لب مسکرانے لگے۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
نمبر ٹو انتہائی گھٹیا۔۔

آہل کا ڈمپل گہرا ہوتا جا رہا تھا۔۔

نمبر تھری حد سے زیادہ گھٹیا۔۔

آہل کھل کر ہنس دیا۔۔

اس میں کوئی بھی آپشن درست نہیں میڈم۔۔

ایک کا تو انتخاب کرنا پڑے گا۔۔ دانی گھور کر بولی۔۔

جو تمہیں زیادہ پسند ہو وہی۔۔ آہل اسے دیکھ کر بولا۔۔

مطلب تینوں۔۔ دانی آبرو اچکا کر بولی۔۔

صحیح ہے تینوں۔۔ آہل محظوظ ہوتا ہوا بولا۔۔

چلو ایک اور سوال۔۔

اس بار آپشنز کے ساتھ انصاف کرنا۔۔ وہ دانی کو گھورتا ہوا بولا۔۔

انسانوں کو انصاف ملے نا تم آپشنز کی بات کرتے ہو۔۔ دانی اس کی بات
ہوا میں اڑاتی ہوئی بولی۔۔

اچھا چلو پوچھو۔۔

آہل سڑک پر آتا ہوا بولا۔۔

تم مجھے پھر سے گولی مار سکتے ہو۔۔

آپشنز ہیں۔۔

نمبر دن ہاں۔۔

نمبر ٹو جی ہاں۔۔

نمبر تھری جی جی بلکل ہاں۔۔

بہت چالاک ہو۔۔

تم جیسے شاطر انسان کے ساتھ چالاک بننا پڑتا۔۔ وہ منہ بسورتی ہوئی

بولی۔۔

اب بتاؤ۔۔

اس کا جواب میں نہیں دوں گا۔۔ وہ چہرہ جھکاتا ہوا بولا۔۔

مطلب تم پھر سے گولی مارنا چاہتے ہو۔۔ چچی چچی۔۔ دانی نفی میں سر

ہلاتی ہوئی بولی۔۔ کل میں یونی بھی جاؤں گی۔۔

اچھا ٹھیک ہے چلی جانا۔۔

ہیں۔۔ آہل تمہارے اندر کسی اور کی روح تو نہیں آگی۔۔ دانی آنکھیں

کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔

نہیں بلکل بھی نہیں۔۔ وہ مسکراتا ہوا بولا چہرہ اب بھی جھکا رکھا تھا۔۔

اور گھر بھی جاؤں گی۔۔

وہ دونوں جیپ کے پاس آ چکے تھے۔۔

اتنی رعایت نہیں دے سکتا میں تمہیں۔۔

کونسا سامان خرید رہی ہوں میں تم سے جو رعایت دے رہے ہو مجھے۔۔

وہ آگے ہوتی گھور کر بولی۔۔

آہل اس کی گردن میں جگمگاتا دانی دیکھنے لگا۔

گھر بعد میں کل صرف یونی۔۔ کیا چاہتی ہو یہ بھی کینسل کر دوں۔۔

دانی منہ پھلا کر جیپ پر بیٹھ گی۔۔

گر گی پھر۔۔ وہ دانی کے عین مقابل آ گیا۔۔

نہیں کوئی پہاڑ جو اگر گر گی تو بچوں گی نہیں۔۔

تمہیں معلوم ہے کتنے قدم اٹھائے تم نے۔۔

نہیں۔۔ دانی لا عملی ظاہر کرتی ہوئی بولی۔۔

52 اس سڑک سے یہاں تک۔۔ وہ حسب عادت جیب میں ہاتھ ڈالے
کھڑا تھا۔۔

دانی مبہوت سی اسے دیکھنے لگی۔۔

تم یہ گن رہے تھے۔۔

ہاں۔۔ وہ دھیرے سے مسکرایا۔۔

سائیکو کیس ہو تم پورے کے پورے۔۔ دانی ناک چڑھاتی ہوئی بولی۔۔

گھر چلیں۔۔ دانی نیچے اترتی ہوئی بولی۔۔

تھک گی ہو۔۔ آہل بغور اس کا چہرہ دیکھتا ہوا بولا۔۔

ہاں۔۔ دانی دھیرے سے بولی۔۔

چلو۔۔ وہ اشارہ کرتا ہوا بولا۔۔

گھر چلو پھر تمہیں بتاؤں گی۔۔ دانی دل ہی دل میں سوچتی بیٹھ گی۔۔

سر۔۔ آہل کے گھر میں داخل ہوتے ہی رفیق آ گیا۔۔

ہاں۔۔ آہل چہرہ موڑ کر بولا۔۔

کچھ بات کرنی تھی آپ سے۔۔

دانی بھی اس کے ساتھ ہی رک گئی تھی۔۔

دانی تم کمرے میں جاؤ میں آتا ہوں۔۔

دانی منہ بسورتی چلنے لگی۔۔

ہاں بولو رفیق۔۔ آہل صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا۔۔

سر انعم زبیر کو طلاق ہوگی ہے زبیر نے زبردستی طلاق دلوائی ہے۔۔

آہاں امیزنگ۔۔ دشمن کا دشمن دوست۔۔ آہل کا چہرہ کھل اٹھا۔۔

رفیق اب وقت ضائع کیے بنا میری میٹنگ رکھو انعم کے ساتھ اب اگلا

داؤ کھیلنے کی باری ہے۔۔ دانی سے اسے اتنا دھچکا نہیں لگا جتنا اس بار لگے

گا۔۔ بہت مزہ آئے گا زبیر کو اس حال میں دیکھنے کا۔۔ آہل مسکرا رہا

تھا۔

جی سر میں کوشش کرتا ہوں ایک دو دن تک آپ کی ملاقات کروا

دو۔۔ رفیق مسکراتا ہوا بولا۔۔

اور سر میں سوچ رہا تھا ایک جلسہ منعقد کر لیں اب۔۔

نہیں ابھی کچھ دن رک جاؤ میں ذرا دانی کی طرف سے مطمئن ہو جاؤں

پھر جلسے کی جانب متوجہ ہوں گے۔۔

جی سر ٹھیک ہے اور ملازم تنخواہ بڑھانے کی بات کر رہے تھے۔۔

انہیں بولو نئی حکومت بننے کے بعد۔۔ آہل کہتا ہوا کھڑا ہو گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی سر ٹھیک ہے۔۔

آہل بالوں میں ہاتھ پھیرتا چل دیا۔۔

سر کھانا۔۔ کک اس کے عقب سے بولا۔۔

ہاں کھانا۔۔ ایسا کرو فروٹ بھیج دو ابھی کھانا کچھ دیر تک۔۔ آہل چہرے

موڑے بنا بول کر چل پڑا۔۔

وہ جی سر کرتا چل دیا۔۔

آہل کمرے میں آیا تو دانی بکس دیکھ رہی تھی۔۔
یہ تم نے منگوائیں ہیں۔۔ دانی چہرہ اٹھا کر بولی۔۔
ہاں اب بکس کے بغیر تو تم پڑھ نہیں سکتی۔۔ آہل کپڑے لے کر نکل
گیا۔۔

آہل آج تو تم نہیں بچتے میرے ہاتھ سے۔۔ دانی چھری دیکھتی ہوئی
بولی۔

تم نے میری مسیگی کو مارا تھا نہ پہلے مجھے گولی ماری۔۔ تمہاری طرف تو
بہت حساب ہیں۔۔ وہ آنکھوں میں نمی لیے بولی۔۔

ہائے میری مسیگی کتنی کیوٹ تھی وائٹ ملائم ملائم بالوں والی۔۔ اس جاہل
حیات نے تمہارے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔

لیکن میں ماروں گی کیسے کبھی کسی کو مارا بھی نہیں ہے۔ دانی چھری کو
دیکھتی ہوئی بولی۔۔

دانی چھری اٹھا کر واش روم کے دروازے کے باہر کھڑی ہو گئی۔۔ دانی

کے ہاتھ کپکپا رہے تھے کہیں میرے ہی نہ لگ جائے۔۔ وہ خوفزدہ ہوتی ہوئی بولی۔۔

آہل جیسے ہی باہر نکلا اس کا فون نیچے گر گیا دانی کے چاقو مارا لیکن آہل نیچے جھک گیا۔۔

آہل چہرہ اٹھائے دانی کو دیکھنے لگا۔

تم یہاں۔۔ دانی کے ہاتھ میں چاقو دیکھ کر وہ خاموش ہو گیا۔۔

آہل نے پلک جھپکتے دانی کے ہاتھ سے چاقو چھین لیا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانی یہ بچوں کے استعمال کی چیزیں نہیں جس چیز کو استعمال کرنا نہ آتا ہو اسے پکڑتے نہیں ہیں۔۔ وہ خفگی سے بولا۔۔

دانی کلس کر واپس صوفے پر آ بیٹھی۔۔

بہت بری بات ہے۔۔ آہل اس کے ساتھ آ بیٹھا۔۔

دانی کی نظر اس کی دائیں بازو پر پڑی جہاں ٹیٹو بنا ہوا تھا۔۔ کچھ اور

نہیں دانی لکھا تھا۔۔

تمہیں دانی بہت پسند ہے۔۔ وہ ششہ سی بولی۔۔

آہل اس کے چہرے کو دیکھتا پھر اپنی بازو دیکھنے لگا۔

آج اس نے آدھی آستین والی شرٹ پہنی تھی۔۔

ہاں مجھے یہ نام بہت پسند ہے جیسے تمہیں میرا ڈمپل بہت پسند ہے۔۔

وہ نرمی سے بولا۔۔

ہاں میں تو جیسے تمہارے ڈمپل کی خوبصورتی میں قصیدے پڑھتی گونگی

ہوگی ہو نہ۔۔ دانی جل کر بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صورت حال تو کچھ ایسی ہی ہے۔۔ وہ کھاتا ہوا بولا۔۔

دانی خاموش ہو گئی۔۔

میں تمہیں اس لیے نہیں لایا کہ تم مجھے مارنے کی پلاننگ کرو۔۔ وہ دانی

کو گھورتا ہوا بولا۔۔

پھر کس لیے لائے ہو۔۔ دانی پیشانی پر بل ڈالتی ہوئی بولی۔۔

تاکہ مجھے روز روز کوٹھے پر نہ جانا پڑے۔۔ آہل شرارت سے بولا۔۔

تم کوٹھے پر جاتے ہو شرم نہیں آتی۔۔ دانی منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔

اس میں شرم میں والی کون سی بات ہے۔۔ وہ دانی کی شرٹ سے اسے اپنی جانب کھینچتا ہوا بولا۔۔

مجھے نیند آئی ہے۔۔ دانی اس کے تیور بھانپ کر بولی۔۔

سو جانا ابھی بہت ٹائم ہے۔۔ آہل دلچسپی سے اس کے چہرے کے اتار

چڑھاؤ دیکھنے لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج کس سے ٹائم مانگ کر لائے ہو چھوڑو مجھے چھوٹوں والی حرکتیں ہیں تمہاری۔۔ دانی اپنی شرٹ چھڑواتی کھڑی ہو گی۔۔

مطلب تمہارے آنے کے بعد بھی کوٹھے پر جاؤں۔۔ وہ دانی کو بیڈ کی جانب جاتا دیکھ کر بولا۔۔

میرہ بلا سے کوٹھے پر جاؤ یا کلب میرا سر مت کھاؤ صبح یونی جانا ہے میں نے۔۔ کہہ کر وہ لحاف میں گھس گی۔۔

بہت بے حس ہو۔۔ وہ ناراض ناراض سا بولا۔۔

اور تم غنڈے۔۔

میری شکل دیکھو کہاں سے غنڈہ لگتا ہوں۔۔

غنڈے نہیں بلکہ دہشت گرد ایسا لگ رہا ہے دہشت گردوں کے گروہ

نے اغوا کر لیا ہے۔۔

آہل مسکراتا ہوا لیپ ٹاپ اٹھا کر بیٹھ گیا۔۔



Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانی میں خود تمہیں لینے آؤں گا اور اگر تم نے یونی سے باہر قدم بھی

رکھا تو یاد رکھنا تمہارا کیا حال کروں گا میں۔۔ آہل سختی سے بولا۔۔

دانی ناگواری سے دیکھتی گاڑی سے اتر گئی۔۔

شکر ہے یونی تو آئی ورنہ اس کمینے نے تو اپنے گھر میں قید کر لیا تھا۔۔

دانی تم۔۔ میشو اس کے گلے لگتی ہوئی بولی۔۔

تم کہاں غائب ہوئی نہ تمہارا فون مل رہا تھا نہ تمہاری مام نے کچھ

بتایا۔۔ وہ فکر مندی سے بولی۔۔

یار وہ خبیث ذلیل آہل حیات ہے کہ اس نے مجھے اغوا کر لیا تھا۔۔

ہااا۔۔ پھر کیسے واپس آئی تاوان لیا ہو گا۔۔

ہاں تاوان میں فحاح تو نکاح پڑھوایا ہے۔۔ دانی منہ بناتی ہوئی بولی۔

ہیں تاوان میں نکاح کون کرواتا ہے۔۔ وہ حیران ہوئے بنا نہ رہ سکی۔۔

وہ جاہل حیات۔۔ دانی دانت پیستی ہوئی بولی۔۔

پھر کیا ہوا مجھے بتاؤ یار کتنی انٹر سٹنگ سٹوری ہے۔۔ میشو مزے سے

بولی۔۔

گولی مار کر نکاح کیا ہے اس نے۔۔ تمہیں انٹر سٹنگ لگ رہی ہے۔۔

دانی چسیر پر بیٹھتی ہوئی بولی۔۔

اچھا پھر بھی سب بتاؤ مجھے۔۔ میشو تجسس سے بولی۔

واہ دانی تمہیں ایسا عاشق ملا۔۔ وہ حسرت سے بولی۔۔

عاشق نہیں غنڈہ ہے وہ منہ کھولتا ہے تو صرف دھمکیاں باہر نکلتی
ہیں۔۔ دانی غصے سے بولی۔۔

یہ لاکٹ اس نے دیا۔۔ میشو اس کی گردن کی زینت بنے لاکٹ کو
دیکھتی ہوئی بولی۔۔

ہاں۔۔ دانی آہستہ سے بولی۔۔

دانی۔۔ میشو نے زیر لب دہرایا۔۔

اب سے میں بھی تمہیں دانی بلاؤں گی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب تم اسی کے ساتھ واپس جاؤ گی۔۔ میشو نے سوال داغا۔۔

میرا دماغ خراب نہیں ہوا جو اس کے پاس واپس جاؤ۔۔

پھر۔۔ میشو پریشانی سے بولی۔۔

پھر یہ کہ مجھے فون دو ڈیڈ کو بولوں مجھے لینے آئیں۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے اس نے کوئی انتظام نہیں کیا ہو گا۔۔



عقبی گیٹ پر پورا دن ڈیوٹی ہے تمہاری ایک منٹ بھی نہیں ہٹنا تم نے
وہاں سے سمجھ رہے ہو نہ۔۔ آہل اونچی آواز میں بولا۔۔

جی سر۔۔

اور تم اکیلے آگے والے گیٹ کے سامنے اور ہاں اپنا حلیہ بدلو عام لوگوں
جیسے کپڑے پہنو اگر دانی یونی سے باہر نکلی تو تم سب کی خیر نہیں۔۔
آہل سختی سے بولا۔۔

جی سر آپ کو شکایت نہیں ملے گی۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
جاؤ اب جلدی۔۔

آہل کہ کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔



کیا ہوگا لیکن میں جانتی ہوں وہ عقبی گیٹ پر گاڑز کو تعینات کرے گا
آگے بھی شاید کرے لیکن دوسرے گیٹ پر زیادہ سخت ہو گی میں آگے
والے گیٹ سے جاؤں گی اس نے سوچا ہو گا دانی اگلے گیٹ سے جانے

کی حماقت نہیں کرے گی لیکن میں اسی سے جاؤں گی اور ایسے نہیں
جاؤں گی۔۔ دانی اسے لائحہ عمل بتاتی ہوئی دیکھنے لگی۔۔

پھر۔۔

پھر کیا کسی سے برقع لے کر دو مجھے تاکہ جو کوئی کھڑا ہو مجھے دیکھ نہ
سکے۔۔

دانی پلان تو صحیح ہے لیکن اگر تم پھنس گئی پھر۔۔ وہ پریشانی سے گویا
ہوئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر کیا گولی نہیں مارے گا میں جانتی ہوں۔۔

کیوں اس نے پہلے بھی تو ماری۔۔

اب نہیں مارے گا۔۔ دانی پر اعتماد تھی۔۔

اچھا پھر یہ لو فون۔۔ میٹھو اسے فون تھماتی ہوئی بولی۔۔

ہائے داینین۔۔ رحم دور سے آتا دکھائی دیا۔۔

متوسط قدامت، گندمی رنگ بھورے بال وہ نارمل سی شکل کا مالک تھا۔۔

کیسے ہو ارحم۔۔ دانی اسے دیکھتی ہوئی بولی۔۔
 میں تو بالکل ٹھیک ہوں لیکن تم کہاں غائب تھی۔۔
 پہلے آتے تو تم بھی سن لیتے اب میشو سے سن لینا پوری کہانی میں کال
 کر کے آئی۔۔

دانی سائیڈ پر آگئی۔۔

ارحم آبرو اچکا کر میشو کو دیکھنے لگا۔۔

بعد میں بتاؤں گی۔۔

ڈیڈ ابھی آئیں اس کا کوئی بھروسہ نہیں کسی بھی وقت ٹپک سکتا ہے۔۔
 اچھا میں گاڑی بھیجواتا ہوں اگر خود آیا تو اس کے لوگ چوکننا ہو جائیں
 گے۔۔

ٹھیک ہے جلدی بھیجیں۔۔ دانی اکتا کر بولی۔۔

آپ لوگوں کی سیاست میں مصیبت مجھے پڑی ہے۔۔ دانی کوفت سے
 بولتی واپس آگئی۔۔

میشو مجھے اب برقع لا کر دو جلدی، ایک منٹ وہ جو اسلامیات والی پروفیسر
ہیں ان سے لے آؤ میرے پاس پیسے نہیں ورنہ دے دیتی۔۔

تم فکر مت کرو میں دے دوں گی بلکہ انہیں نیا منگوا دوں گی ڈرائیور
لینے آئے گا تو لے آئے گا میں گھر فون کر دوں گی۔۔ کہتی ہوئی وہ
نکل گی۔۔

دائین سپیج کمپٹیشن۔۔ ارحم اسے دیکھتا ہوا بولا۔۔

آئی ریکیمبر اور ہمیشہ کی طرح میں ہی وئر ہوں گی۔۔ دانی تفاخر سے
بولی۔۔

گریٹ۔۔ تم آگے ہو تو میں سوچ رہا تھا باہر چلیں کہیں۔۔

فلحال میں کہیں نہیں جا سکتی جب تک سب کچھ ٹھیک نہیں ہو جاتا۔۔
کیا مطلب۔۔

وہ الجھ کر دانی کو دیکھنے لگا۔۔

میشو سمجھا دے گی تمہیں۔۔

دانی سب سیٹ ہے نہ۔۔۔ میشو گھبرا کر بولی۔۔۔

ہاں ڈیڈ نے سب سیٹ کر لیا ہو گا تم فکر مت کرو۔۔۔ دانی نقاب کرتی
ہوئی بولی۔۔۔

میشو میری ہیلپ کرو سمجھ نہیں آ رہا کیسے کروں۔۔۔ دانی سکارف کے
ساتھ الجھتی ہوئی بولی۔۔۔

آتا تو مجھے بھی نہیں ہے لیکن تھوڑا بہت کوشش کرتی ہوں۔۔۔ میشو کہتی
ہوئی اس کی مدد کروانے لگی۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
دانی گیٹ پر آئی تو سامنے مہران کھڑی دکھائی دی، وہ نارمل انداز میں
چلتی ہوئی گاڑی میں آ بیٹھی۔۔۔

گارڈ نے اسے دیکھا لیکن پہچان نہیں سکا پھر گاڑی دیکھ کر وہ سمجھا کہ
یونی کی کوئی لڑکی ہو گی۔۔۔

جیسے ہی ڈرائیور گھر کی جانب چل دیا دانی سانس خارج کرتی مسکرانے
لگی۔۔۔

آہ شکر ہے اس آہل سے تو جان چھوٹے گی۔۔ دانی مسرور سی بولی۔۔
 نقاب نہیں ہٹاتی ابھی راستے میں کسی نے دیکھ لیا تو وہیں عود پڑے گا۔
 دانی نے ہاتھ نیچے کر لیا۔۔



گاڑی ان کے محل نما گھر کے پورچ میں آرکی۔۔ زبیر رنداوہا وہیں
 کھڑے تھے۔۔

ڈیڈ۔۔ دانی کھلکھلاتی ہوئی ان کے سینے سے آگئی۔۔

میری جان شکر ہے واپس آگئی۔۔ زبیر پر سکون سے بولے۔۔

تھینک گاڈ اس نے مجھے یونی جانے دیا ورنہ نا جانے کب تک مجھے اپنے
 گھر میں مقید رکھتا۔۔ دانی منہ بسورتی ان کے ساتھ چلنے لگی۔۔

بس زیادہ دن نہیں چلتی حکومت پھر چاہے کسی کی بھی ہو۔۔ وہ بیٹھتے
 ہوئے بولے۔۔

دائین تم آگئی۔۔ ثانیہ اس کے گلے لگتی ہوئی بولی۔۔

انعم کہاں ہے۔۔ دانی برقع اتارتی ہوئی بولی۔۔

اپنے کمرے میں ہے۔۔ زیر ہنکار بھرتے ہوئے بولے۔۔

اسے میرے آنے کی خوشی نہیں ہوئی۔۔ دانی پیشانی پر بل ڈالتی ہوئی بولی۔۔

اس کے لیے سوگ منانا زیادہ اہم ہے۔۔

ثانیہ منہ بناتی ہوئی بولی۔۔

کون سا سوگ۔۔ دانی الجھ گئی۔۔

اس رحیم سے نکاح کیا ہوا تھا میڈم نے تمہارے ڈیڈ نے طلاق دلوائی ہے اب۔۔ ثانیہ نے مختصر بتا دیا۔۔

اووووہ۔۔ دانی افسوس سے انہیں دیکھنے لگی۔۔

انعم کہاں جا رہی ہو۔۔ انعم شانے پر بیگ ڈالے باہر کی جانب چلتی ہوئی دکھائی دی۔۔

میں بتانا ضروری نہیں سمجھتی۔۔ وہ سپاٹ چہرہ سے کہتی باہر نکل گئی۔۔

کسی کو بھیجیں اس کے پیچھے۔۔ ثانیہ فکر مندی سے بولی۔۔

جانے دو رحیم سے ملنے جا رہی ہو گی میں نے ہی اجازت دی تھی ایک
بار ملنے کی۔۔ وہ کوفت سے بولے۔۔

اچھا۔۔ کہہ کر ثانیہ موبائل کو دیکھنے لگی۔۔

مام کہاں۔۔ دانی انہیں کھڑا دیکھ کر بولی۔۔

دائین میری بکنگ ہے پارلر میں مجھے وہاں جانا ہے آ کر تم سے بات
کروں گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانی بس انہیں دیکھ کر رہ گئی اور وہ چلتی بنی۔۔

کہاں گولی ماری تھی اس نے۔۔ زبیر فکر مندی سے بولی۔۔

بازو پر ماری تھی۔۔ دانی بائیں بازو پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی۔

اب کیسی ہے۔۔ ڈاکٹر کو بلاؤں۔۔

نہیں اب بہتر ہے یونی جانے سے پہلے ڈاکٹر نے بینڈج چینج کی تھی۔۔

زیر اثبات میں سر ہلاتے موبائل کو دیکھنے لگے۔۔

سر۔۔ آسم اس کے عقب سے بولا۔۔

ہاں۔۔ زیر چہرہ موڑ کر بولے۔۔

بات کرنی تھی۔۔

دائین میں آتا ہوں۔۔ کہہ کر وہ ڈرائنگ روم میں چلے گئے۔۔

سب کو اپنے اپنے کاموں کی پڑی ہے میں اتنے دن اس ذلیل کے پاس
 رہی کسی کو پرواہ ہی نہیں۔۔ دانی افسوس سے کہتی اپنے کمرے کی جانب
 چل دی۔۔

سر اس ویٹر کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے۔۔ آسم بے چارگی سے بولا۔۔

زیر مسکرانے لگے۔۔

بہت خوب دینین بھی واپس آگئی ہے چیزیں پھر سے ٹریک پر آگئیں
 ہیں تم ایسا کرو اب الیکشن کی تیاری کرو اسی ہفتے ایک جلسہ ہو جانا چاہیے
 وہ آہل حیات ابھی اپنے کاموں میں مصروف ہے پھر اس کے بعد وہ

دوسرا کام کریں گے۔۔ وہ طمانیت سے بولے۔۔

ٹھیک ہے سر پھر میں انتظامات کرتا ہوں۔۔ وہ سر ہلاتا نکل گیا۔۔



تم نے مجھے کیوں بلایا ہے۔۔ انعم ناگواری سے بولی۔۔

آہل ٹانگ پے ٹانگ چڑھائے بلیو فور پیس پہنے تقاخر سے بیٹھا تھا۔۔

گردن تنی ہوئی تھی۔۔

بہت افسوس ہوا تمہاری طلاق کا سن کر۔۔ آہل دکھ سے بولا۔۔

انعم نے بے چینی سے پہلو بدلا۔۔

تمہیں کیسے علم ہوا۔۔

آہ۔۔ آہل حیات کو علم ہو جاتا ہے اس بات کو مت سوچو کیسے۔۔

پھر کیوں بلایا ہے مجھے۔۔

تمہارے باپ نے بہت غلط کیا تمہارے ساتھ مجھے بہت افسوس ہے خیر

میں تمہیں رحیم سے ملوا تو نہیں سکتا ہاں لیکن بدلہ لینے میں مدد کر سکتا ہوں۔۔

انعم آبرو اچکا کر اسے دیکھنے لگی۔۔

تم میرا بدلہ کیوں لو گے بدلے میں کیا چاہئے تمہیں۔۔

نہیں مجھے کچھ بھی نہیں چاہئے بس کچھ پرانے حساب چکنا کرنے ہیں تمہارے باپ سے۔۔

اور اگر میں نے جا کر ڈیڈ کو سب بتا دیا پھر۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم نہیں بتاؤ گی ایک ایسے باپ کو جسے صرف اپنی ایک ہی بیٹی سے پیار ہے۔۔ آہل زخموں پر نمک چھڑکنے لگا۔۔

اس بیٹی سے جو دوسری سے بیٹی سے زیادہ خوبصورت ہے۔۔ وہ پے در پے وار کر رہا تھا۔۔

انعم زخمی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

کیا کرو گے تم۔۔ وہ مفاہمت پر اتر آئی۔۔

گڈ۔۔ کرنا یہ ہے کہ تمہارے باپ کی آئل ریفائٹری میں بس آگ لگانی ہے۔۔

بس۔۔ انعم کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔

ہاں ایسے ہی لیا جاتا ہے بدلہ اس انسان کی سب سے عزیز چیز کو تباہ کر دو اور تمہارے باپ کے لیے پیسے سے اہم کچھ بھی نہیں اب دانی کو مار نہیں سکتے ہم اس لیے آئل ریفائٹری سے کام چلانا پڑے گا ویسے بھی قصور تمہارے باپ کا ہے دانی کا نہیں۔۔ وہ سمجھاتا ہوا بولا۔۔

اور آگ کیسے لگے گی۔۔ انعم الجھ گی۔۔

تم لگاؤ گی۔۔

میں کیسے۔۔ وہ ششدرہ سی بولی۔۔

تمہیں بس وہاں جا کر سیٹلمینٹ کرنی ہے کسی ایک ملازم کے ساتھ اور کام ہو جائے گا۔ لیکن اس میں میرا بھی نقصان ہے۔۔ ہاں مالی مدد میں تمہاری کر دوں گا جب جتنے پیسے بولو گی مل جائیں گے اگر چاہو تو

ایگریمنٹ کر لو آہل حیات اپنی زبان سے نہیں پلٹتا۔۔ وہ ٹیک لگانا ہوا
بولتا۔۔

کب کرنا ہے۔۔

میری طرف سے آج ہی چلی جاؤ ریفائزری چکر لگانے۔۔

ہممم ٹھیک ہے اپنا نمبر دے دو میں تمہیں آگاہ کر دوں گی۔۔ وہ کھڑی
ہوتی ہوئی بولی۔۔

میرا نمبر تمہیں رفیق دے دے گا۔۔ وہ مسکراتا ہوا کھڑا ہو گیا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انعم مصافحہ کرتی چلی گی۔۔

سر ایک بری خبر ہے۔۔ رفیق اندر آ کر بولا۔۔

ڈونٹ ٹیل می کہ ڈانی چلی گی ہے۔۔ آہل اس کی گھبراہٹ دیکھ کر
بولتا۔۔

جی سر۔۔ وہ مایوسی سے بولا۔۔

لعنت ہو تم سب پر وہ لڑکی چکما دے کر چلی گی سو رہے تھے کیا سب

کے سب۔۔ آہل رفیق پر دھاڑا۔۔

سر میں نے معلوم کیا ہے لیکن بقول انکے دانی میم باہر نکلی ہی نہیں۔۔

باہر نہیں نکلی تو کیا آسمان کھا گیا اسے اور تمہیں کیسے معلوم ہوا پھر۔۔

آہل کی پیشانی پر لکریں ابھریں۔۔

سر آسم کا فون آیا تھا۔۔ وہ سر جھکائے بولا۔۔

سارے کے سارے فضول ہیں سب کو نکال دو انہیں پیسے میں گپے

ہانکنے کے دیتا ہوں نہ۔۔ آہل کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر اب کیا کرنا ہے۔۔

آہل دو انگلیوں سے پیشانی مسلتا ٹھلنے لگا۔۔

ابھی رہنے دو اسے اپنے باپ کے گھر دو دن خوش ہو جائے پھر میں

خود دیکھتا ہوں۔۔ وہ کہتا ہوا باہر نکل گیا۔۔



میم آپ کے مہمان آئے ہیں۔۔ ملازم ناک کر کے بولا۔۔

کون سے مہمان۔۔ ثانیہ کی پیشانی پر لکریں ابھریں۔۔

میم آپ کی چھوٹی بہن اور ان کی فیملی۔۔

ہوں۔۔ اب ان غریبوں سے جا کر ملوں میں اتنا ٹائم ہوتا ہے میرے

پاس۔۔ ثانیہ منہ بناتی ہوئی بولی۔۔

اچھا تم ایسا کرو بوتل وغیرہ رکھو میں آتی ہوں اور سنو زیادہ سامان مت

رکھنا بس ایک دو چیزیں رکھ دو۔۔ وہ پیشانی پر بل ڈالتی ہوئی بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE جی میم۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews



ہاں کیسی ہو آسیہ۔۔ ثانیہ منہ بناتی ہوئی بولی۔

میں ٹھیک تم کیسی ہو۔۔ وہ گلے ملتی ہوئیں بولیں۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں۔۔ بیٹھو۔۔ وہ ناپسندیدگی سے بولیں۔۔

کیسی ہیں آنی۔۔ انعم خوشدلی سے بولتی ان کے پہلو میں بیٹھ گی۔۔

بچو ہاتھ نہیں لگانا اسے۔۔ وہ گلدان دیکھ رہے تھے۔۔

بہت مہنگا ہے یہ ٹوٹ جائے گا یہاں آ جاؤ۔۔ ثانیہ ناگواری سے بولی۔۔

زیر بھائی نے بلایا تھا انہیں کوئی کام تھا ان کے بابا سے۔۔ وہ ثانیہ کو دیکھتی ہوئی بولی جو جبراً مسکرا رہی تھی۔۔

ثانیہ ہممم کہہ کر موبائل میں مصروف ہو گئی۔۔

ہائے ثانیہ۔۔ ایک ماڈرن سی خاتون مسکراتی ہوئیں اندر آئیں۔۔

ثانیہ اٹھ کر اس کے گلے لگیں۔۔

کھڑے کھڑے منہ کیا دیکھ رہے ہو جا کر کچھ لاؤ۔۔ ثانیہ ملازم کو گھورتی ہوئیں بولیں۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے کچھ ہی دیر میں ٹیبل مختلف انواع کے لوازمات سے بھر چکا تھا۔۔

بیٹھو نہ۔۔ کتنے دنوں بعد آئی ہو۔۔ ثانیہ شکوہ کناں نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔۔

آسیہ افسوس سے بہن کو دیکھنے لگی وہ جو مہینوں بعد آئی تھی اس سے

بات کرنے کو ایک لفظ تک نہ تھا اور جو دنوں بعد مل رہی اس کے
ساتھ خوش گپیوں میں مصروف ہو گئی۔۔

اما آپ کیوں ہمیں لے آتیں ہیں یہاں۔۔

بچو میں نے بلایا ہے آپ کو۔۔ انعم مسکراتی ہوئی بولی۔۔

پندرہ سالہ ثمرین مسکرانے لگی۔۔

آسیہ اس کے بولنے پر گھورنے لگی۔۔

میں نے سوچا آپ لوگ کب سے نہیں آئے نیو ایئر پارٹی پر بھی نہیں

آئے۔۔ انعم آسیہ کو دیکھتی ہوئی بولی۔۔

ہمیں تو انویٹیشن نہیں ملا۔۔ آسیہ حیرت سے بولی۔۔

مام۔۔ انعم نے باتیں کرتی ثانیہ کو ٹوکا۔۔

آپ نے آنی کو انویٹیشن نہیں دیا تھا کیا۔۔ وہ حیرت سے بولی۔۔

اووہ میں بھول گئی آئم سو سوری۔۔ ثانیہ افسوس سے بولی۔۔

تمہارا نمبر بھی ڈیلیٹ ہو گیا تھا مجھ سے آسیہ اسی لیے یاد نہیں رہا۔ وہ
مظلومیت سے بولی۔

کوئی بات نہیں۔۔ آسیہ مسکراتی ہوئی بولی۔

ماما گھر کب جانا ہے۔

چھ سالہ بچی ان کا پلو کھینچتی ہوئی بولی۔

شرین آپ دونوں کو گارڈن میں لے جاؤ کھیلو وہاں پر۔ انعم نے
مداخلت کی۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شرین سر ہلاتی دونوں کو لے گی۔

ہاں تم نے دیکھا تھا اس کا ڈریس بالکل ہی بے کار تھا اور کہہ رہی تھی
دوبئی سے لیا ہے جھوٹ بول رہی تھی صاف پتہ چل رہا تھا۔ ثانیہ
پیشانی پر بل ڈالے بول رہی تھی۔

آنی انکل کی جاب سیٹ نہیں ہوئی۔ انعم فکر مندی سے بولی۔

نہیں ویسے ہی ہے لیکن شکر ہے اللہ کا گھر کا سسٹم چلتا جا رہا ہے۔ وہ

ایک صابر خاتون تھیں۔۔

میں نے ڈیڈ کو بولا تھا لیکن وہ کہتے اگر اب ہماری حکومت آگئی تو
پھر۔۔

کوئی بات نہیں انعم تم نے کہا اتنا ہی بہت ہے۔۔ وہ مشکور تھیں۔۔
دائین کہاں ہے۔۔

وہ سو رہی ہے کمرے میں۔۔



Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانی جمائی روکتی لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گئی وہ نیوز فیڈ چیک کر رہی تھی
جب آہل کی کال آنے لگی۔۔

ایسے موت کے فرشتے کی مانند نازل ہوتا ہے۔۔ دانی کال کٹ کرتی
ہوئی بولی۔۔

دانی پک اپ دی کال اور آئی ویل۔۔ اس نے جملہ ادھورا چھوڑ کر بھیج
دیا۔۔

بس دھمکیوں کے سوا کچھ نہیں آتا اسے۔۔ دانی کوفت سے بولی۔۔

دانی نے نہ چاہتے ہوئے بھی فون اٹھا لیا۔۔

کیا مصیبت ہے تمہیں۔۔ دانی کی آواز ابھری۔۔

آہل کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔

بہت سمارٹ ہو مجھے دھوکہ دے کر چلی گئی۔۔ وہ ٹیبیل پر پاؤں رکھتا ہوا

بولا۔۔

ہاں تو میں نے جانا نہیں تھا تمہارے ساتھ ہی رہتی کیا۔۔

نکاح اس لیے تو کیا تھا تاکہ میرے ساتھ رہو۔۔

تو اب طلاق دے دو کیونکہ میں تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔

دانی ڈیر تم بھول رہی ہو ایگریمنٹ ہوا تھا ہمارا میں جب چاہوں تمہیں

اٹھا کر لے جا سکتا ہوں دنیا کی کوئی عدالت مجھے روک نہیں سکتی۔

جاہل انسان۔۔ دانی منہ بسورتی ہوئی بولی۔۔

جو کرنا ہے کر لو مجھے کیا۔۔ دانی لاپراواہی سے بولا۔۔

اچھا چلو میں نے سمجھ لیا کہ تم میکے گی ہو اب رات کو ریسٹورینٹ آ
جانا۔۔

کون سے ریسٹورینٹ اور کیوں۔۔ دانی کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔

میں نے تم سے کہا تھا جب کہوں گا تم آؤ گی۔۔

تمہارے باپ کی ملازم نہیں ہوں میں۔۔ دانی تک کر بولی۔

پھر تم مجھے مجبور کرتی ہو کہ میں زبردستی کروں۔۔

میں نے کیا تمہارے پاؤں پکڑے ہیں کہ مجھے آ کر لے جاؤ جو تم مجبور
ہو رہے ہو۔۔

ایک دن ایسا بھی ہو گا۔۔ آہل کا لہجہ پر اعتماد تھا۔۔

بلی کے خواب میں چھپھیرے۔۔ دانی منہ بسور کر بولی۔۔

باہا باہا اور تمہارے خواب میں۔۔

تمہارا سر۔۔

مطلب میں ہی ہوں گڈ ہونا بھی ایسا ہی چاہیے میں تمہیں ٹیکسٹ کر
دوں گا کب کہاں آنا ہے ٹھیک ہے۔۔

تم پک کرنے آؤ گے۔۔ دانی کی پیشانی پر شکنیں ابھریں۔۔

اتنا فارغ نہیں میں تمہیں پک کرنے آؤں خود آ جانا ڈرائیور کے
ساتھ۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہو گی تمہاری بکواس۔۔

آہل کا ڈمپل گہرا ہوا۔۔

ہاں اب تم کر لو۔۔

مس کر رہی ہو مجھے۔۔ آہل چند پل کی خاموشی کے بعد بولا۔۔

پتھر نہیں پڑے میرے دماغ پر جو تم جیسے جنگلی کو مس کروں گی
میں۔۔

ویل ٹائم پر پہنچ جانا انتظار سے سخت کوفت ہے مجھے بعد میں نتیجے کی

ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔

ہر چیز کی ذمہ دار میں ہی ہوں اس ملک میں جتنے غلط کام ہو رہے سب
کی ذمہ دار بھی دانی ہے تم تو خود کے بھی ذمہ دار نہیں ہو نہ۔۔ دانی
کلس کر بولی۔۔

ٹھیک ہے جنگلی بلی رات میں ملتے ہیں۔۔

تم سے ملنے کے لیے تو جہنم میں آنا پڑے گا کیونکہ وہی بیسٹ جگہ ہے
تمہارے لیے۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
آہل نے مسکراتے ہوئے فون بند کر دیا۔۔

پتہ نہیں کیا سمجھتا ہے خود کو۔۔ دانی ہنکار بھرتی بیڈ سے نیچے اتر گی۔۔

بکھرے بالوں کو کیچر میں قید کر کے بالکونی میں نکل آئی۔۔

سورج ڈھل رہا تھا دانی اس ڈھلتے سورج کو دیکھنے لگی۔۔

اف رات ہو گی پھر اس جاہل کو جھیلنا پڑے گا۔۔

دانی سوچتی ہوئی وارڈروب کھول کر کھڑی ہو گی۔۔

کیا پہنوں۔۔ وہ منہ پر انگلی رکھے سوچنے لگی۔۔

دانی کی نظر لاکٹ پر پڑی۔۔

کمینے نے میرے نام کا ٹیٹو بنوا رکھا ہے۔۔ منہ بناتی ہوئی بولی۔۔

پتہ نہیں کیسے میری جان چھوٹے گی اس جاہل سے ناجانے کہاں سے

میرے پیچھے لگ گیا ہے۔۔

دانی ڈریس نکالتی ہوئی بڑبڑانے لگی۔۔

یہاں ہوتا نہ تو سب سن چکا ہوتا۔۔ دانی لاشعوری طور پر اس کے متعلق

سوچ رہی تھی۔۔

مدھم روشنیوں میں آہل ایک ٹیبل پر بیٹھا گھڑی دیکھ رہا تھا۔۔

یہ لڑکی ہمیشہ وہی کرتی ہے جس کام سے منع کرو۔۔ وہ کوفت سے

بولا۔۔

اسی اثنا میں دانی آتی ہوئی دکھائی دی۔۔

ریڈ کلر کی شرٹ پہنے ساتھ میں وائٹ جینز سیاہ سلکی بال آدھے کیچر

میں مقید تھے پنک کلر کی لپ اسٹک اسے جاذب نظر بنا رہی تھی۔۔
آہل اسے دیکھ کر مسکرانے لگا۔۔

دانی اس کے سامنے والی چیئر کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔

لڑکی آتی ہے تو بندہ اٹھ کر بٹھاتا ہے اسے لیکن مجال ہے جو اخلاقیات
سے تمہارا دور دور تک کوئی ناٹھ ہو۔۔ دانی بیٹھتی ہی شروع ہو گئی۔۔

تمہارا خاصا قریبی تعلق ہے اس لیے مجھے ضرورت نہیں۔۔ وہ مسکرایا تو

گال کا ڈمپل نمایاں ہوا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں بلایا ہے مجھے۔۔

ڈنر کرنے کے لیے۔۔ وہ کمنیاں ٹیبل پر رکھے باہم ہاتھوں کو ملاتا ہوا

بولا۔۔

کیوں میں تمہیں لقمے دیتی ہوں۔۔ دانی گھور کر بولی۔

کچھ ایسا ہی سمجھ لو۔۔

ہوں۔۔ دانی ہنکار بھرتی بائیں جانب دیکھنے لگی۔۔

ویٹر کھانا سرو کرنے لگا۔

یہاں سے تم میرے ساتھ جاؤ گی۔ آہل پلیٹ میں ڈالتا ہوا بولا۔

میں نہیں جا رہی تمہارے ساتھ۔ دانی ناک چڑھاتی ہوئی بولی۔

تم مجھے بہت غصہ دلاتی ہو۔

آہل مٹھیاں بھیج کر بولا۔

تو میں کیا کروں۔ دانی شانے اچکاتی کھانے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Galleries
میرے ساتھ چلو چپ کر کے۔

ایک ہی بار منہ پر ایلفی نہ لگا لوں میں جو بار بار بولتے ہو خاموش

ہونے کا۔ دانی کلس کر بولی۔

نہیں پھر تم مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کیسے کرو گی۔

اچھا مذاق کر لیتے ہو۔ اور ہاں مجھے بتاؤ یہاں پبلک پلیس میں بھی تم

مجھ پر گن رکھو گے کیا ساتھ لے جانے کے لیے۔ دانی آنکھیں چھوٹی

کیے اسے دیکھنے لگی۔

ایک منٹ جنگلی بلی۔۔ آہل فون کان سے لگاتا سائیڈ پر آ گیا۔۔
کیا ہوا رفیق۔۔

سر آگ لگ چکی ہے اور تقریباً ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے
بہت مشکل ہے کوئی ایک چیز بھی بچ جائے۔۔
بہت خوب۔۔ آہل مسکراتا ہوا بولا۔۔

لیکن اب دانی کو واپس لازمی لانا پڑے گا۔ آہل فکر مندری سے بولا۔۔
سر آپ انہیں اپنے ساتھ لے آئیں۔۔

نہیں رفیق یہاں زبردستی نہیں کر سکتا۔ آہل پیشانی مسلتا ہوا بولا۔۔
پھر سر کیا حکم ہے۔۔

ایسا کرو ابھی جانے دو اسے کل صبح کی پلاننگ کر لو یونی سے سب کچھ
سیٹ کر لے لینا میں کوئی ایشو افورڈ نہیں کر سکتا۔ آہل سختی سے
بولا۔۔

جی سر آپ ٹینشن مت لیں۔۔

آہل فون بند کر کے واپس آ گیا۔۔

یہ رفیق تمہارا مشیر خاص کم اور گرل فرینڈ زیادہ لگتا ہے۔۔ دانی گلاس
لبوں سے ہٹاتی ہوئی بولی۔۔

تمہیں جلن ہوتی ہے۔۔

جلیں میرے دشمن۔۔ دانی سر جھٹکتی ہوئی بولی۔۔

اچھا ٹھیک ہے پھر تم گھر جا سکتی ہو کچھ دن رہ لو لیکن آنا تو تمہیں
میرے پاس ہی ہے۔۔ آہل ٹیشو سے ہاتھ صاف کرتا ہوا بولا۔۔

تمہاری سوچ ہے جس دن میں واپس آؤں نہ اس دن مجھ سے بات
کرنا۔۔

چیلینگ کر رہی ہو۔۔ آہل محظوظ ہوا۔۔

جو مرضی سمجھ لو ویسے بھی تمہیں زبان سے کی گئی باتیں تو سمجھ نہیں
آتیں صرف اسلحہ اور بارود کی زبان سمجھ آتی۔۔

گھر جانے کا ٹائم ہو گیا اٹھو۔۔ آہل کھڑا ہوتا ہوا بولا۔۔

تم میرے باپ نہیں ہو۔۔ دانی گھور کر بولی۔۔

بلکل میں تمہارا شوہر ہوں۔۔ آہل اس کے پاس آتا ہوا بولا۔۔

دانی ہنکار بھرتی اٹھ گی۔۔

ابھی میں نے کھایا بھی نہیں تھا۔۔

اپنے باپ کے گھر سے کھا لینا یقیناً وہ تمہیں لنگر پر نہیں ٹالتا ہو گا۔۔

آہل مسکراتا ہوا بولا۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ چل رہے تھے جو نہی وہ باہر نکلے میڈیا بے صبری

سے آگے آ گیا۔۔

سر کیا آپ دونوں کی منگنی ہو گی ہے۔۔

کیا رشتہ یے آپ کا داین زبیر سے۔۔

سر یہ مخالف پارٹی سے ہیں آپ کے ساتھ ان کی موجودگی کئی سوالوں

کو جنم دے رہی ہے۔۔

آہل نے ایک نظر دانی پر ڈالی جو جی بھر کر سب کو گھوری سے نواز

رہی تھی پھر دانی کے شانے پر ہاتھ رکھ کر میڈیا کو دیکھنے لگا۔

یہ میری منکوحہ ہیں۔۔

آہل نے گویا دھماکہ کر دیا۔۔

دانی سمیت سب ششدر رہ گئے۔۔

سر کب ہوا آپ کا نکاح کیا آپ دونوں نے الحاق کر لیا ہے۔۔

تھینک یو۔۔ آہل مسکراتا ہوا دانی کو لیے چلنے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Ghoray | Poetry | Interview |

گارڈز اس کے لیے راستہ بنا رہے تھے۔۔

آہل تمہارا دماغ سیٹ ہے۔۔ دانی گاڑی کے پاس آ کر بولی۔۔

بلکل تمہارے ساتھ۔۔ وہ شرارت سے بولا۔۔

ڈوب کر مر جاؤ تم اب یہ میڈیا پاگلوں کی طرح اس نیوز کو چلائے

گا۔۔

تو چلا دے میں نے جھوٹ نہیں بولا۔۔

عین اسی لمحے ایک لڑکا دانی کے ساتھ سے گزرا اور جاتے جاتے اپنے ہاتھ سے دانی کا ہاتھ پکڑا آہل کی نظر سے وہ بچ نہ سکا البتہ دانی اس کی پشت کو گھورنے لگی۔۔

رفیق اس لڑکے کو سائیڈ پر لے کر جاؤ میں آ رہا ہوں۔۔ آہل عقب میں کھڑے رفیق کو آہستہ آواز میں کہہ کر دانی کو دیکھنے لگا۔۔

جنگلی بلی اب گھر جاؤ تم شاباش۔۔ آہل اس کا منہ تھپتھپاتا ہوا بولا۔۔

دانی کاٹ کھانے والی نظروں سے گھورتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews



سر کیا ہوا۔۔ رفیق متعجب سا بولا۔۔

تم اس لڑکے کو سائیڈ پر لگاؤ میں آ رہا ہوں۔۔

آہل کا غصہ ساتویں آسمان پر تھا۔۔

رفیق اسے بہانے سے ایک تاریک اور سنسان گلی میں لے آیا۔۔

میں پچھلے ہفتے ملا تھا تم سے یاد ہے۔۔ رفیق جھوٹ بول کر اسے روکنا

چاہ رہا تھا۔۔

نہیں مجھے یاد نہیں کہ آپ مجھ سے ملے ہوں گے۔۔ وہ آنکھوں میں
حیرت لیے بولا۔۔

آہل تن فن کرتا وہاں آیا۔۔

مٹھیاں سختی سے بند کر رکھی تھیں گردن کی رگیں تنی ہوئیں تھیں اور
آنکھوں میں لہو دوڑ رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل نے گارڈ کو اشارہ کیا۔
گارڈ نے اس لڑکے کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی۔ آہل اس کے سامنے آیا
اور وہی ہاتھ پکڑا جس سے دانی کا ہاتھ پکڑا تھا آہل نے زور سے ہاتھ
نیچے کیا اور ہڈی ٹوٹنے کی آواز برآمد ہوئی۔۔

آاا۔۔ کون ہو تم۔۔ آہ۔۔ وہ کراہ رہا تھا۔۔

دوبارہ یہ دانی کو ہاتھ لگانے کا سوچے گا بھی نہیں۔۔ آہل رفیق کو دیکھتا
ہوا بول کر چل دیا۔۔ گاڑیاں گلی کے دہانے پر کھڑی تھیں آہل گارڈز

کے بیچ چلتا بیٹھ گیا ساتھ ہی رفیق بھی بھاگ کر ان کے ساتھ آ بیٹھا۔
وہ لڑکا دوسرے ہاتھ سے پٹی ہٹائے ہتھ بقبہ سا آس پاس دیکھنے لگا لیکن
کوئی دکھائی نہ دیا چہرے پر تکلیف کے آثار تھے۔۔

آہل کا چہرہ ابھی تک سرخ تھا۔۔

رفیق مجھے اس بات سے کوئی مسئلہ نہیں کہ وہ گارڈز کے ہوتے ہوئے
وہاں سے کیسے گزرا۔۔ وہ دانی کو جان بوجھ کر چھو کر گزرا اور یہ میں
کبھی معاف نہیں کر سکتا۔۔

سوری سر نیکسٹ ٹائم سیکورٹی ٹائٹ رکھوں گا اور گارڈز بھی چیلنج کروں
گا یہ کام صحیح نہیں کر رہے۔۔

جو مرضی کرو لیکن کل صبح کوئی شکایت نہ ملے مجھے کیونکہ اب اصل
کھیل شروع ہو رہا ہے۔۔ آہل زبیر کے متعلق سوچتا ہوا بولا۔۔



زبیر سر تھامے بیٹھے تھے۔۔

کیا ہوا آپ کو۔۔ ثانیہ فکر مندی سے بولی۔۔

سب کچھ تباہ ہو گیا پوری فیکٹری میں آگ پھیل گئی ایک ایک چیز کو ختم
کر دیا۔۔ وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولے۔۔

فکر نہ کریں پھر سے سیٹ کر لینا۔۔

تمہارا دماغ درست ہے پھر سے سیٹ کرنے میں کڑوروں روپے لگے گے
سارا جمع کیا پیسہ اب ادھر لگانا پڑے گا بیٹھے بٹھائے مصیبت پڑ گئی۔۔ وہ

کوفت سے بولے۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثانیہ افسوس کرتی بیٹھ گئی۔۔

آسم معلوم ہوا یہ کس کا کام ہے۔۔ وہ فون کان سے لگائے بولے۔۔

ثانیہ بال کھولے برش کرنے لگیں۔۔

نہیں سر فحالیٰ تو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا اور آگ نے سب کچھ تباہ کر
دیا ہے ایسے میں معلوم کرنا اور بھی مشکل ہے ناجانے کیسے آگ لگ

گئی۔۔ وہ پریشانی سے بولا۔۔ زبیر نے غصے سے فون رکھ دیا۔۔

دانی تم اس آہل سے ملنے کیوں گی تھی۔۔

چند ساعتوں بعد وہ دانی کے کمرے میں کھڑے تھے۔۔

ڈیڈ وہ پبلک پلیس میں مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتا ویسے بھی میں نے

ایگریمنٹ سائن کیا تھا نا جاتی تو خود آ جاتا مجھے اٹھانے۔۔ دانی شانے

اچکاتی ہوئی بولی۔۔

لیکن پھر بھی اگر وہ تمہیں لے جاتا پھر۔۔

ڈیڈ اگر میں نہ جاتی تو وہ کورٹ چلا جاتا ہر حال میں ہمیں ہی گٹھنے ٹیکنے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پڑتے سو میں نے یہاں گٹھنے ٹیکنے بہتر سمجھے۔۔

اس نے بھی ہر طرف سے پھنسا رکھا ہے نہ نکل سکتے ہیں نہ اگل سکتے

ہیں۔۔ وہ آگ بگولہ ہوتے نکل گئے۔۔

اب میڈیا اس خبر کو ایسے اچھالے گا جیسے دوسرا کوئی کام ہی نہیں ہے۔

وہ چلتے ہوئے بڑبڑا رہے تھے۔۔



اب کیا کہنا چاہتے ہو رحیم۔۔ انعم خود پر ضبط کرتی ہوئی بولی۔۔

رحیم زخمی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔

تم نے یقین کر لیا انعم۔۔ وہ دکھ سے بولا۔۔

تمہارے سائن تھے۔۔ بولتے بولتے انعم کی آواز بھرا گی۔۔

تو کیا سائن لیے نہیں جا سکتے۔۔

کیسے لیے تم سے سائن بتاؤ۔۔ انعم نے بے چینی سے پہلو بدلا۔۔

یہ قیمت لگائی تمہارے باپ نے ہمارے پیار کی۔۔ وہ بریف کیس اوپر

رکھتا ہوا بولا۔۔

انعم کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔۔

اور صرف یہی نہیں فری میں دھمکی بھی دی کہ بہنیں جوان ہیں ان کا

خیال کرو۔۔ رحیم کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا۔۔

انعم آنسو بہاتی نفی میں سر ہلانے لگی۔۔

انعم اگر بات میری ہوتی تو میں موت کو بھی گلے لگا لیتا لیکن میری بہنوں کا کوئی قصور نہیں اس سب میں، میں انہیں اپنے پیار کی سزا نہیں دے سکتا تھا۔۔ وہ نم آنکھوں سے بول رہا تھا اور انعم کے لیے اس کے مقابل بیٹھنا دو بھر ہو رہا تھا وہ کیا سوچ رہی تھی اور حقیقت کیا تھی۔۔

رحیم کیوں آخر کیوں ہمارے ساتھ ایسا ہوا ہم نے تو نکاح بھی کر لیا تاکہ ہماری محبت پر داغ نہ لگے پھر کیوں ہم الگ ہو گئے ہماری راہیں کیوں جدا ہو گئیں اور اس طرح کے اب کبھی نہیں مل سکتے ساری راہیں مسدود ہو گئی ہیں۔۔ انعم کے آنسوؤں میں روانی آ گئی۔۔

رحیم بے بسی سے اسے دیکھنے لگا۔۔

ہوتی ہے کتنی تکلیف یہ درد دینے والے کیا جانے۔۔

محبت کی رسمیں زمانے والے کیا جانیں۔۔

تمہارے باپ جیسے لوگ محبت کے مفہوم نہیں جانتے اس لیے اس پاک رشتے کو ختم کر دیا وہ رشتہ جسے اللہ پسند کرتا ہے لیکن ان کے لیے پیسہ

سب سے اہم ہے ہم جیسے لوگ تمہارے برابر کھڑے ہونے کے اہل نہیں۔۔ وہ بامشکل آنسوؤں پر بندھ باندھے ہوئے تھا۔

انعم نفی میں سر ہلاتی آنسو بہا رہی تھی۔۔

کیسے رحیم میں کیسے رہ لوں تمہارے بنا میں نے سائن کر کے خود سے رائے قائم کر لی تھی کہ تم نے اپنی مرضی سے سائن کیے ہیں اب میں کہاں جاؤں کیسے اپنے دل کو سمجھاؤ تم میرے سامنے بیٹھے ہو لیکن اتنے دور ہو کہ میں ساری زندگی بھی سفر کروں تو یہ مسافت طے نہیں کر سکتی۔۔

محبت کرنا گناہ نہیں لیکن ناجانے کیوں لوگ اسے جرم قرار دے کر سنگین سزا سنا دیتے ہیں۔۔ رحیم سر جھکائے بول رہا تھا۔

ہماری محبت تو غلط نہ تھی کتنے سالوں سے ہمارا نکاح ہوا ہے تمہیں پسند کرتے ہی میں نے اس لیے پہلی بات ہی نکاح کرنے کی، کی تھی کیونکہ جو محبت کرتے ہیں وہ حرام رشتوں میں وقت کا ضیاع نہیں کرتے ہماری محبت بھی سچی تھی اور پاک بھی لیکن پھر بھی ہم آج جدا ہیں۔۔

انعم ہم دونوں ہی بے بس ہیں ہماری محبت ہار گئی اور یہ ظالم زمانہ جیت گیا۔۔ وہ آنکھ کا گوشہ صاف کرتا چلا گیا۔۔

انعم کا چہرہ متواتر آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا پہلے صرف تکلیف تھی لیکن اب حد سے سوا تھی۔۔

وہ ہاتھ کی پشت کی چہرہ صاف کرتی کھڑی ہوئی بریف کیس اٹھایا اور چل دی۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
دانی پروفیسر کے آفس میں تھی۔۔

آہل اس کے عقب سے نمودار ہوا اس نے ہونٹ پر انگلی رکھ کر پروفیسر کو بولنے سے باز رکھا۔۔

آہل کے ہمراہ گارڈز کی نفری تھی۔۔

آہل کے ہاتھ میں ہتھکڑی تھی دانی کے عین عقب میں کھڑے ہو کر اس کے ہاتھ پیچھے کیے اور ہتھکڑی لگا دی۔۔

دانی اس اچانک افتاد پر بوکھلا گی پھٹی پھٹی آنکھوں سے چہرہ موڑے آہل
کو دیکھنے لگی۔۔

یہ سب کیا ہے۔۔ دانی حیرت سے بولی۔۔

خاموش رہو دانی۔۔

آہل سختی سے بولا۔۔

دانی کبھی پروفیسر کو دیکھتی تو کبھی آہل کو۔۔

اب خاموشی سے میرے ساتھ چلو ورنہ مجھے تمہارا منہ بھی بند کرنا

پڑے گا۔۔ وہ دانی کا رخ اپنی جانب موڑتا ہوا بولا۔۔

آہل تم زبردستی۔۔

ہاں میں زبردستی تمہیں لے جا سکتا ہوں۔۔ رفیق راستہ صاف ہے۔۔

آہل چہرہ موڑ کر بولا۔۔

جی سر کوئی سٹوڈنٹ نہیں ہے آپ جا سکتے ہیں عقبی راستے سے۔۔ رفیق

تابعہاری سے بولا۔۔

آہل آبرو اچکاتا دانی کی بازو پکڑے چلنے لگا۔

آہل میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔

آہل خاموشی سے چلتا رہا اور گاڑی کے پاس پہنچ کر دانی کو اندر دھکیلا

پھر خود بیٹھ کر دروازہ بند کر دیا۔

تم اچھا نہیں کر رہے۔ دانی کو غصہ آ رہا تھا۔

دانی خاموش رہو۔ آہل سامنے دیکھتا ہوا بولا۔

یہ مرے گا تو مجھے بھی سکون ملے گا۔ دانی کلس کر بولتی باہر دیکھنے

لگی۔

میں کیا مجرم ہوں جو مجھے اس طرح ہتھکڑی لگا کر لائے ہو۔ دانی اس

کے ساتھ چلتی ہوئی بولی۔

بلکل تم نے جرم کیا ہے۔

کونسا جرم کیا ہے میں نے۔ دانی کمرے کے وسط میں کھڑی ہو کر

بولی۔

آہل دروازہ بند کرتا واپس آیا۔۔

میرا دل چوری کیا ہے۔۔

دل تو چاہ رہا ہے تمہارا منہ نوج لوں پھر سے مجھے یہاں لے آئے

ہو۔۔ دانی روہانسی ہو گی۔۔

اگر میری بات مانتیں تو تمہیں آزادی بھی مل جاتی۔۔

دھوکے باز انسان تم نے کل تو نہیں کہا کہ تم مجھے واپس لے آؤ گے۔۔

تم نے مجھے بتایا تھا کہ یونی سے فرار ہو جاؤ گی شکر کرو تمہیں کچھ کہا

نہیں۔۔ وہ دانی کی بازو دبوچتا ہوا بولا۔۔

کیا کہہ لیتے تم ہاں یہی ہے نہ ایک گولی مار دیتے۔۔ دانی آنکھوں میں

سرخی لیے بولی۔۔

آہل اس کی بازو پر زور ڈالتا اسے دیکھنے لگا۔۔ پھر جھٹکے سے اسے چھوڑ

دیا۔۔

جنگلی ہو تم۔۔ دانی حلق کے بل چلائی۔۔

آرام کرو تم۔۔ وہ دانی کے ہاتھ کھولتا ہوا بولا۔۔

دانی خونخوار نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔ آہل اس کا منہ تھپتھپاتا باہر نکل گیا۔۔

ہوں پتہ نہیں کیا سمجھتا ہے خود کو۔۔ دانی سر جھٹکتی ٹہلنے لگی۔۔

اتنی آسانی سے تمہیں جیتنے نہیں دوں گی میں آہل حیات میں بھی داین ہوں۔۔ کہتی ہوئی اپنے ہاتھ دیکھنے لگی۔۔

دانی اٹھو کھانا کھا لو۔۔ آہل اس کے سر پر کھڑا بول رہا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے نہیں کھانا۔۔ دانی نے کہہ کر پھر سے آنکھیں بند کر لیں۔۔

جنگلی بلی کی بھوک ہڑتال ہے لیکن تم جانتی ہو حکومت پر زیادہ فرق

نہیں پڑتا۔۔ وہ کہتا ہوا بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہاری حکومت۔۔

دیکھو میں بالکل قسیر تھا لیکن تم نے دھوکے بازی شروع کی تم نہ کرتی تو

میں بھی نہ کرتا۔۔

تم نے مجھے قید کر رکھا تھا کیوں نہ میں کرتی۔۔ دانی چلاتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔۔

ٹائم دیکھو بھوکی رہو گی تو تمہارا ہی نقصان ہے۔۔ وہ نرمی سے بولا۔۔

تمہارا تو نقصان نہیں نہ پھر میرا سر مت کھاؤ۔۔

آہل لب دبائے بغور دانی کو دیکھنے لگا۔۔

تم ایسے نہیں مانو گی۔۔ کہہ کر اس نے دانی کا بازو پکڑ کر اسے کھینچا دانی کسی مقناطیسی کشش کی مانند اس کی طرف کھینچی آئی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب مجھے بتا دو تم خود کھانا کھاؤ گی یا میں اپنے طریقے سے کھلاؤں۔۔

آہل اس کے چہرے پر آئی شرارتی لٹوں کو پیچھے کرتا ہوا بولا۔۔

دانی پیچھے ہوتی ہاتھ چھڑوانے لگی لیکن آہل کی گرفت سے ہاتھ نکالنا ممکن نہیں تھا۔۔

مر جاؤ تم آہل تمہارے۔۔۔

دانی کے دماغ میں جھماکا ہوا تو خاموش ہو گی۔۔

آہل آبرو اچکا کر اسے دیکھنے لگا۔

مجھے بھوک لگی ہے۔۔ دانی نے پینترا بدلا۔

گڈ گرل۔۔ آہل اس کا ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔۔ یہیں کھاؤ گی یا
نیچے۔۔

دانی سلپیر پہنتی کھڑی ہو گی۔۔

آ رہی ہوں میں۔۔ وہ کہتی ہوئی واش روم میں چلی گی۔۔

آہل مسکراتا ہوا میسج ٹائپ کرنے لگا۔۔

تھینکس انعم تم نے بہت مدد کی۔۔

دانی سیٹ ہو تو تمہیں بھی دوسرا جھٹکا دوں میں زبیر۔۔ آہل سوچتا ہوا

موبائل ٹیبل پر رکھ کر آئینے کے سامنے آ گیا۔۔

کوٹ اتار کر رکھ دیا اور بازو فولڈ کرنے لگا۔۔

آہل رفیق کے ساتھ چلا گیا تو دانی واپس کمرے میں آ گی۔۔

اندر داخل ہوتے ہی دانی کی نظر آہل کے موبائل پر پڑی۔۔

دانی کا چہرہ کھل اٹھا۔۔

تمہیں تمہاری طرح کی ڈیل کرنا پڑے گا۔۔ دانی اس کا فون اٹھاتی ہوئی

بولی۔۔

گھر جاؤں یا نہ جاؤں لیکن یونی تو ضرور جاؤں گی۔ دانی سوچ کر مسکرانے

لگی۔۔

آہل پیشانی پر بل ڈالے کمرے میں آیا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹیبیل دیکھا تو خالی تھا۔۔

دانی میرا فون دیکھا ہے تم نے۔۔ وہ پریشان سا بولا۔۔

ہاں وہ جو گولڈن کلر کا ہے۔۔

ہاں وہی۔۔

وہ جو آئی فون ہے نہ۔۔

دانی مذاق مت کرو فون کہاں ہے بتاؤ۔۔

وہ تو نہیں دیکھا میں نے۔۔ دانی معصومیت سے بولی۔۔

آہل تیکھی نظروں سے دیکھتا اس کے سامنے آیا۔۔

جھوٹ مت بولو۔۔

میں کیوں جھوٹ بولوں گی۔۔ دانی صاف مکر گی۔۔

فون واپس کرو میرا۔۔

میرا تمہارے فون سے کیا فائدہ لاک تم نے لگا رکھا ہے بتاؤ۔۔ دانی بھی

بیڈ سے اتر کر کھڑی ہو گی۔۔

دانی اس میں بہت ضروری چیزیں ہیں واپس کرو مجھے۔۔ وہ اکتا کر بولا۔۔

تو میں کیا کروں جب میرے پاس نہیں ہے تو پھر کیسے لا دوں۔۔

آہل دانت پیتا اسے گھورنے لگا۔۔

کیا چاہئے بولو۔۔ وہ ہتھیار ڈالتا ہوا بولا۔۔

یونی۔۔ دانی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی ہوئی بولی۔۔

ٹھیک ہے چلی جانا کوئی نہیں روکے گا اب فون دو۔۔ آہل بے صبری
سے بولا۔۔

تمہارا کیا بھروسہ۔۔

آہل حیات اپنی زبان سے نہیں پلٹتا کہہ دیا نہ اگر روکوں تو یہ میری
گن ہے نہ اس سے اپنا شوق پورا کر لینا ناؤ گیومی بیک۔۔ اگر میں نے
اپنا فیصلہ بدل لیا تو یاد رکھنا فون تو تمہارے پاس ہی رہے گا اس کے
بعد تم باہر کی دنیا کی شکل بھی نہیں دیکھ سکو گی۔۔ آہل کے چہرے سے
سختی چھلک رہی تھی۔۔

یقین کرنے کے سوا چارہ بھی کوئی نہیں۔۔ دانی اسے دیکھتی ہوئی سوچنے
لگی پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر فون اسے پکڑا دیا۔۔

کل چلی جانا یونی۔۔ کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔۔

یس۔۔ دانی گریٹ اس کو اسی طرح ہینڈل کر سکتی ہوں میں اس منحوس

ایگریمنٹ کی وجہ سے میں گھر نہیں جا سکتی چلی بھی جاؤں تو کیا فائدہ
پھر اٹھا کر یہیں لے آئے گا بہت شاطر ہے یہ جاہل حیات ساری راہیں
مسدود کر رکھی ہیں کسی ایک سمت سے بھی نہیں نکل سکتی۔۔ وہ کوفت
سے بولتی بیڈ پر گر گئی۔۔

تھینک گاڈ سپیج کمپٹیشن میں حصہ لے سکوں گی اب میں۔۔ دانی پر جوش
سی بولی۔۔



یہ گارڈ پورا ٹائم تمہارے ساتھ رہے گا اور دانی اب اگر تم نے مجھے
چیٹ کیا تو آئی پراس بہت برا ہو گا۔۔ آہل کی آنکھوں سے چنگاریاں
نکل رہیں تھیں۔۔

اس روبروٹ کے ساتھ میں نہیں رہ سکتی۔۔ دانی منہ بسورتی ہوئی بولی۔۔
تم سے مشورہ نہیں مانگا۔۔

لیکن میں پھر بھی دے رہی ہو جاہل حیات سن رہے ہو نہ۔۔ دانی زور
دے کر بولی۔۔

آہل مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔

مجھے لگتا ہے تم یونی نہیں جانا چاہتی۔

کہیں کسی کھائی میں جا کر گرو تم کہ پھر کبھی مل بھی نہ سکو۔ دانی

جل کر بولی۔

اب کوئی تماشہ مت لگانا میں کچھ مصروف ہوں آج کل۔

تم ہمیشہ ہی مصروف ہوتے ہو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ دانی بیگ اٹھاتی

چل دی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل اسے گیٹ سے اندر جاتی دیکھ رہا تھا۔



سر اب ریفائٹری کے متعلق کیا حکم ہے۔ آسم صوفی پر بیٹھا بولا۔

فلحال چھوڑ دو بہت پیسہ انویسٹ کرنا پڑے گا، ابھی الیکشن پر توجہ دو اس

بار ہماری حکومت آنی چاہیے، حکومت میں آنے کے بعد ریفائٹری کا کام

شروع کریں گے۔

سر میں سوچ رہا تھا کہ ریفرنری میں آگ لگی ہے سب جانتے ہیں کیوں نہ ڈونیشن اکٹھا کریں مزدوروں کے نام پر کہ وہ بے روزگار ہو گئے ہیں لیکن لگائیں گے ہم فیکڑی پر۔۔ آسم کہ کر انہیں دیکھنے لگا۔

آئیڈیا اچھا ہے لیکن ابھی مناسب نہیں سب الیکشن کے پیچھے بھاگ رہے ہیں تمہیں جلسے کا بولا تھا میں نے۔۔ وہ تیکھے تیور لیے بولے۔۔

جی سر گراؤنڈ کا انتخاب کر لیا ہے صفائی وغیرہ شروع کروا دی ہے انتظامات مکمل ہوتے ہی میں آپ کو مطلع کر دوں گا۔

زیر اثبات میں سر ہلاتے باہر دیکھنے لگے۔۔

سر داینن میم کو آہل حیات پھر سے لے گیا ہے۔۔ زیر سر تھام کر بیٹھ گئے۔۔

اس کمینے کا میں کیا کروں سمجھ سے باہر ہے میری بیٹی کو کھلونا بنا لیا ہے۔۔ وہ کوفت سے بولے۔۔

سر ناجانے کیوں مجھے ایسا لگ رہا ہے آہل حیات سب جانتا ہے دس

سال پہلے کیا ہوا تھا اسے ایک ایک بات معلوم ہے لیکن وہ ہمارے سامنے ظاہر نہیں کرتا۔ آسم نے خدشہ ظاہر کیا۔۔

لیکن آہل جیسا لاابالی شخص اتنا عرصہ خاموش رہے ناممکنات میں شمار ہے۔۔ وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولے۔۔

ٹھیک ہے سر میں احتیاطاً اس پر نظر رکھتا ہوں شاید کچھ معلوم ہو جائے۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

رفیق چیف سیکریٹری سے بولو ابھی ملاقات نہیں ہو سکتی۔۔ ہاں مجھے وہاں بھی جانا ہے سوچ رہا ہوں ایک پریس کانفرس کر لوں دانی کو لے کر کافی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔۔ آہل بولتا ہوا چلتا آ رہا تھا بلیو ٹوتھ کان میں لگا رکھی تھی۔۔

اینجیو کے بارے میں مجھ سے مت پوچھا کرو جب جتنے پیسے کہیں دے دیا کرو۔۔ ایک وہی تو ہیں جو اچھا کام کر رہے ہیں۔۔

آہل جو نہی لاؤنج میں آیا تو اپنی بینائی پر یقین نہ آیا گارڈز ڈانس کر رہے
تھے اور دانی ٹیبل پر پاؤں رکھے آرام دہ انداز میں بیٹھی تھی۔۔

سٹاپ دس ناس سینس۔۔ آہل چلایا۔۔

اس کی آواز سنتے ہی گارڈز سیدھے کھڑے ہو گئے۔۔

دانی ناگواری سے اسے دیکھنے لگی۔۔

تم لوگ جاؤ۔۔ گارڈز کو اشارہ کر کے آہل دانی کی جانب آیا۔۔

دانی ابھی تک اسی انداز میں بیٹھی تھی۔۔

آہل نے اس کی بازو پکڑی اور کھینچ کر کھڑا کیا۔۔

کیا بد تمیزی ہے یہ۔۔ دانی چلایا۔۔

آہل اس کی سنے بنا چلنے لگا۔۔

آہل میرا ہاتھ چھوڑو لو ہے جیسا ہاتھ ہے تمہارا۔۔ دانی بولتی ہوئی اس کے

ساتھ چلتی جا رہی تھی۔۔

ایک تو یہ جاہل ایسے چلتا ہے جیسے کتے کو پتھر مار کر آیا ہو۔ دانی کو فت سے بولتی اس کے ساتھ تیز تیز چلتی جا رہی تھی۔۔

آہل نے کمرے میں آ کر اس کا ہاتھ چھوڑا۔۔

گارڈز تمہاری حفاظت کے لیے ہیں تمہاری تفریح کا سامان نہیں۔۔ آہل کے چہرے پر بلا کی سختی تھی۔۔

تم بھی تو دن رات ان پر حکم چلاتے ہو۔۔

میں حکم چلاتا ہوں تمہاری طرح انہیں انسانوں کے درجے سے نہیں گراتا انکی بھی عزت نفس ہے یہی سکھایا ہے تمہارے باپ نے۔۔

جیسے تم میرے ساتھ کھیلتے ہو میں انکے ساتھ کھیل رہی تھی سمپل۔۔

میں نے تمہیں کبھی سب کے سامنے ذلیل کیا بولو۔۔ وہ دانی کو جھنجھوڑتا ہوا بولا۔۔

آئندہ ایسا کچھ کیا تو نتائج اس سے زیادہ برے ہوں گے۔ میں ان پر چلاتا

ہوں لیکن بلاوجہ نہیں کبھی دیکھا ہے تم نے مجھے۔۔ آہل کا چہرہ سرخ

ہو گیا تھا۔

دانی منہ بسورتی بائیں جانب دیکھ رہی تھی آنکھیں کسی بھی لمحے برسنے کو تیار تھیں۔

وہ بھی انسان ہیں انہیں انسانوں کی طرح ٹریٹ کرو اگر خدا نے ہمیں اس قابل بنایا ہے کہ ہم اپنے نیچے ایسے ہزاروں بندے رکھ سکیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ان کو بے عزت کرو اس گھر میں آج تک ملازموں کے ساتھ ہتک آمیز سلوک روا نہیں رکھا گیا نہ میرے ڈیڈ نے نہ ہی میں نے اور آئندہ تم بھی نہیں کرو گی۔ آہل جھٹکے سے اسے پیچھے کرتا باہر نکل گیا۔

جاہل جاہل جاہل۔۔ دانی روتی ہوئی بیڈ پر ڈھیر ہو گی۔

آہل واپس آیا تو دانی ابھی تک بیڈ پر ہی تھی۔ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا وہ دانی کے سامنے بیٹھ گیا۔

جنگلی بلی ناراض ہے۔۔ دانی کا چہرہ اس کے بالوں سے پوشیدہ تھا۔

بات نہ کرو تم مجھ سے۔۔ دانی آنکھیں بند کیے ہوئے تھی۔۔

اچھا پھر مہنگی کے متعلق جو نیوز میں لایا تھا وہ کسی اور کو سناؤں۔۔ آہل بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتا ہوا بولا چہرے پر دھیمی سی مسکان تھی۔۔

کیا کہا تم نے مہنگی۔۔ دانی بولتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔۔

آہل نے مسکرانے پر اکفتا کیا۔۔

مجھے بتاؤ کہاں ہے مہنگی۔۔ دانی اس کی بازو جھنجھوڑتی ہوئی بولی۔۔

ابھی کسی نے کہا کہ بات مت کرو۔۔ آہل معصومیت سے بولا۔۔

بھاڑ میں گئی وہ بات تم مجھے بتاؤ مہنگی کہاں ہے۔۔

پہلے یہ ماتم ختم کرو ایسے بیہو کر رہی ہو کوئی مر گیا ہے۔۔ آہل گھور کر بولا۔۔

شکر کرو تم نہیں مرے میرے ہاتھوں۔۔ دانی دانت پیستی ہوئی بولی۔۔

مہنگی کا سین یہ ہے کہ وہ جہاں بھی ہے سیف ہے اس کا خیال رکھا جا رہا ہے تو تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔

مجھے مہنگی لا کر دو۔۔ دانی منہ بناتی ہوئی بولی۔۔

سوری وہ اب اس گھر میں نہیں آئے گی۔۔

تم کتنے بد تمیز ہو۔۔

جنگلی بلی میں جانتا ہوں اب چلو میرے ساتھ۔۔ آہل اس کا ہاتھ پکڑتا

ہوا بولا۔۔

کہاں۔۔ دانی پیشانی پر بل ڈالتی ہوئی بولی۔۔

چلو تو۔۔ آہل اس کا ہاتھ تھامے کھڑا تھا۔۔

میرا ہاتھ چھوڑو میں نہیں آ رہی۔۔

دانی ضد مت کرو۔۔ آہل کے چہرے کے تاثرات سخت ہو گئے۔۔

اللہ کرے منہ کے بل سیڑھیوں سے گر جاؤ تم اور بچ بھی نہ سکو۔۔

دانی کہتی ہوئی کھڑی ہو گی۔۔

آہل نے اسے کھینچا اور چلنے لگا۔۔

آہل تمہیں میں کسی کنواں میں پھینک دوں گی پانی پی پی کر مرو گے تم
لوگ چلو بھر پانی میں ڈبوتے ہیں میں کنواں میں ڈوبوؤں گی۔۔

تمہیں اجازت ہے جو مرضی کر لینا۔۔ آہل محظوظ ہوتا ہوا بولا۔۔

تم ہر بات پر حامی کیسے بھر لیتے ہو۔۔ دانی الجھ کر بولی۔۔

کیونکہ میں تمہاری طرح ضد نہیں کرتا۔۔

تم جیسے بڑھے ضعیف کبیر انسان کو ضد سوٹ بھی نہیں کرتی تمہیں تو
چاہیے ہاسپٹل کے کسی وارڈ میں کھانستے ہوئے دکھائی دو۔۔ دانی نقشہ
کھینچتی ہوئی بولی۔۔

امیزنگ۔۔ بہت سوچ بچار کرتی ہو۔۔ وہ دانی کی ناک دباتا ہوا بولا۔۔

کسی دن میری ناک کا انتقال ہو جائے گا تمہاری بلڈوزر جیسی انگلی کے
نیچے آکر۔۔ دانی منہ بسورتی ہوئی بولی۔۔

میرے لیے اتنا نہیں کر سکتی۔۔

تمہیں زہر پلا سکتی ہوں بہت شوق سے۔۔ دانی جل کر بولی۔۔

اچھا چھوڑو سب یہ دیکھو اب۔۔ آہل مسکراتا ہوا طوطے کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا۔۔

دانی آبرو اچکا کر اسے دیکھنے لگی۔۔

دانی آگئی۔۔ طوطا اسے دیکھ کر بولا۔۔

دانی منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔

تمہارا نام میں نے سکھایا ہے اسے بہت مشکل سے ابتدا میں تو آنی کہتا تھا۔۔ آہل مسکراتا ہوا بتانے لگا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب تمہیں جلن نہیں ہو رہی یہ میرا نام لے رہا ہے۔۔ دانی اسے گھورتی ہوئی بولی۔۔

آہل دانی۔۔ طوطا پھر سے اپنی تیکھی آواز میں بولا۔۔

آہل آبرو سے اٹھا کر دانی کو دیکھنے لگا۔۔

یہ ہم دونوں کا نام ایک ساتھ لیتا ہے ہیں نہ مٹھو۔۔ آہل مٹھو کو دیکھ کر بولا۔۔

میاں مٹھو چوری کھانی۔۔ طوطا دانی کو دیکھ کر بولا۔۔

کچھ کھلاؤ اسے۔۔ آہل خنگی سے بولا۔۔

اپنی انگلی کھلا دو۔۔ کچھ دو گے تو کھلاؤں گی نہ۔۔ دانی گھوری سے نوازتی

ہوئی بولی۔۔

آہل نے اس کے سامنے مرچ کی۔۔

یہ کھلاتے ہو اسے۔۔ دانی آنکھیں پوری کھول کر بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی یہی کھانے کا ٹائم ہے۔۔

دانی نے پنجرے میں مرچ کی تو مٹھو نے فوراً اپنی چونچ میں پکڑ لی۔۔

تم کیا ہو آہل۔۔ دانی بغور اسے دیکھ کر بولا۔۔

مطلب۔۔ آہل الجھ گیا۔۔

کبھی تمہارے ہاتھ پر دانی کبھی یہ لاکٹ کبھی مٹھو کو میرا نام یاد کروانا۔

دانی الجھتی ہوئی بولی۔۔

تمہارا دیوانہ۔۔ آہل چمکتی سحر انگیز آنکھیں اس پر گاڑھتا ہوا بولا۔۔

دانی نے جھر جھری لی۔۔

تم مجھے پاگل کر دو گے۔۔ خفگی سے کہتی چلنے لگی۔۔

آہل ہاتھ ہلاتا دانی کے پیچھے آ گیا۔۔

کیا ہوا۔۔ آہل اس کے ساتھ چلتا ہوا بولا۔۔

کچھ نہیں۔۔ دانی اپنی سوچ میں گم تھی۔۔

دانی بکس لے کر بیٹھ گئی اور آہل لیپ ٹاپ کھولے اپنا کام کرنے لگا۔۔

آہل کا موبائل دونوں کے وسط میں پڑا تھا موبائل کی ٹون بجی دانی نے

چہرہ موڑ کر دیکھا تو ششدر رہ گئی۔۔

انعم کا نام لکھا تھا۔۔

آہل نے بے دھیانی میں فون اٹھایا۔۔

کس کا میسج ہے آہل۔۔ دانی آگے کو ہوتی ہوئی بولی۔۔

تمہاری نظریں بہت گھومتی ہیں آس پاس اپنے کام پر دھیان دیا کرو۔
آہل خفگی سے بولا۔

کون سے پارک میں نظر آئیں تمہیں میری نظریں بتاؤ۔
آہل نفی میں سر ہلاتا مسکرانے لگا۔
اپنے کام پر رکھا کرو انہیں۔

ایلفی ڈال لوں اپنی آنکھوں میں پھر کہیں نہیں گھومیں گیں یہ۔۔ دانی
دانت پیستی ہوئی بولی۔۔

دانی تم خاموش نہیں ہوتی۔۔ کیوں تھک نہیں جاتی۔۔

بلکل جیسے تم نہیں مرتے ویسے میں بھی نہیں تھکتی۔۔

آہل سانس خارج کرتا نگاہیں واپس لیپ ٹاپ پر مرکوز کیے کام کرنے
لگا۔

ملازم ناک کر کے کھانا لے آیا۔۔

پہلے دانی میڈم کو چیک کروائیں۔۔ آہل کی نظریں ہنوز اسکرین پر تھیں۔۔

کیوں۔۔ دانی اچھل پڑی۔۔

ہاں تم میری بیوی ہو کھانا پہلے چیک کرو پھر میں کھاؤں گا ہو سکتا ہے
کک نے زہر ملا دیا ہو۔۔ آہل دانی کی سرمئی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

دانی تھوک نگلتی آنکھیں جھپکنے لگی۔۔

میں نے تو کھانا کھا لیا ہے۔۔ دانی کو سامنے مشکل دکھائی دے رہی تھی۔

کوئی مسئلہ نہیں جسٹ ون بانٹ۔۔

آہل مجھے نہیں کھانا۔۔ دانی زور سے بولی۔۔

کیوں نہیں کھانا تمہیں بتاؤ۔۔ آہل بھی چلایا۔۔

ادھر لاؤ۔۔ وہ ملازم کو اشارہ کرتا ہوا بولا۔۔

ملازم نے ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دی۔۔

آہل نے چچ دانی کے منہ کے سامنے کیا۔۔

کھولو منہ۔۔ چہرے پر زمانے بھر کی سختی عود آئی۔۔

دانی نفی میں سر ہلانے لگی۔۔

باہر جاؤ۔۔ ملازم کو کہہ کر دانی کو دیکھنے لگا۔

کھاؤ اسے دانی ورنہ میں زبردستی کھلاؤں گا۔۔ آہل کا لہجہ بے لچک تھا۔۔

آہل اس میں زہر ہے میں نہیں کھا سکتی۔۔ دانی آنکھیں بند کرتی ہوئی

بولی۔۔

آہل افسوس سے اسے دیکھنے لگا۔

تھینک یو سوچ دانی۔۔ آہل ٹوٹا ہوا لگ رہا تھا۔۔

یکدم دانی کو شرمندگی نے آن گھیرا۔

آہل لیپ ٹاپ اٹھا کر سٹڈی میں چلا گیا۔

دانی شرمسار سی اس کی پشت کو دیکھنے لگی۔

انعم ایک کام اور بھی ہے۔۔ آہل نے میسج ٹائپ کیا۔

واٹ۔۔ انعم کا جواب موصول ہوا۔

تمہیں اپنے ڈیڈ کے روم سے لیپ ٹاپ لینا ہے اور وہ یقیناً تمہیں لا کر
میں ملے گا۔۔

ڈیڈ کا لا کر ناٹ پاسبل۔۔

کوشش کرو۔۔

یہ کام دینین بخوبی کر سکتی ہے تمہارے ساتھ ہی ہے منا لو اسے۔۔ انعم
سینڈ کر کے باہر دیکھنے لگی۔۔ چہرے پر دکھ کے سائے تھے۔۔

دانی سے امید لگانا بے کار ہے تم کوشش کر کے دیکھنا ورنہ میں دیکھ لوں
گا۔۔

اوو کے آئی ویل ٹرائے۔۔ آہل نے سانس خارج کیا اور موبائل چمیر پر
رکھ دیا۔۔

کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔۔

دانی اچھا نہیں کیا تم نے۔۔ وہ افسوس سے بولا۔۔

کچھ ٹوٹا تھا آہل کے اندر۔۔

آہل نے کرب سے آنکھیں موند لیں۔۔

وہ اندر سے کیا تھا یہ کوئی بھی نہیں جانتا تھا اس نے اپنے اندر کے آہل کو چھپا رکھا تھا جو بالکل مختلف تھا۔۔



دانی آج میں تمہیں لینے آؤں گا۔ گاڑی جیسے ہی یونی کے باہر رکی آہل اسے دیکھتا ہوا بولا۔۔

کیوں۔۔ دانی کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔۔
 فارم ہاؤس جانا ہے اس لیے جلدی لینے آؤں گا تمہیں۔۔ وہ سامنے دیکھتا ہوا بولا۔۔

اچھا۔۔ دانی رات کے لیے ابھی تک شرمندہ تھی لیکن سوری کہنا اسے گوارا نہ تھا اس کے سامنے کیسے وہ اپنی انا توڑ دیتی۔۔

دانی نے چہرہ موڑ کر دیکھا آج آہل اسے نہیں دیکھ رہا تھا، دانی چہرہ سامنے کرتی چلنے لگی۔۔

دانی تم نہیں جانتی میں نے گھر میں سی سی ٹی وی کیمرہ لگوائے ہیں اس لیے تمہاری کوئی حرکت مجھ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔۔ آہل خود کلامی کرنے لگا۔۔

تمہارے چہرے سے معلوم ہوتا ہے تم شرمندہ ہو چلو یہی بہت ہے تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہے۔۔ آہل کا ڈمپل پھر سے عود آیا۔۔

فارم ہاؤس کیوں جانا ہے۔۔ دانی گاڑی میں بیٹھتی ہوئی بولی۔۔

ویسے ہی۔۔
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 ویسے ہی کیا وہاں چیز بانٹ رہے ہیں کیا جو تم نے لیٹی ہے۔۔ دانی منہ بسورتی ہوئی بولی۔۔

آہل مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔۔

دانی پھر سے اس کے ڈمپل کو دیکھنے لگی۔۔

آہل۔۔ دانی نے پہلی بار اسے اس طرح پکارا۔۔

ہاں۔۔ آہل چہرہ موڑے اسے دیکھنے لگا۔۔

پھر سے مسکراؤ۔۔

کیوں۔۔ وہ تعجب سے بولا۔۔

مسکراؤ تو نہیں تمہارا ڈمپل لے کر بھاگتی میں۔۔ دانی گھور کر بولی۔۔

آہل اس کی بات پر کھل کر مسکرا دیا۔

زہر لگتا ہے مجھے تمہارا ڈمپل۔۔ دانی پیچھے ہوتی ہوئی بولی۔۔

اسے مسکراتا دیکھ کر دانی کو تسلی ہو گی کہ اب وہ نارمل ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Arti|Lar|B|P|t|s|w|s|

آہل حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔

یہ لڑکی پل میں تولہ پل میں ماشہ۔۔ وہ آہستہ سے بولا۔۔

کب تولہ تم نے مجھے۔۔ دانی گھور کر بولی۔۔

تم پاگل ہو۔۔ آہل اس کے سر پر چت لگاتا ہوا بولا۔۔

گاڑی فارم ہاؤس کے باہر رکی۔۔

آ جاؤ۔۔ آہل باہر نکلتا ہوا بولا۔۔

دانی بھی اس کی تقلید کرتی نکل گی۔۔

گھر کہاں ہے۔۔ دانی وسیع گارڈن جس میں بڑے بڑے درخت بھی لگے تھے ان کو دیکھ کر بولی۔۔

یہیں ہے۔۔ آہل چلتا ہوا بولا۔۔

ہم یہاں گھاس پر سوئیں گے۔۔ دانی حیران ہوئے بنا نہ رہ سکی۔۔

تمہیں بہت جلدی ہوتی ہے چلو گی تو معلوم ہو جائے گا۔۔

گارڈن ان کے عقب میں چل رہے تھے۔۔

آہل کبھی تو اپنی پونچھ کو چھوڑ دیا کرو۔۔ دانی منہ بسورتی ہوئی بولی۔۔

کیوں۔۔ وہ دانی کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

میں ڈیڈ کو بھی بولتی تھی مجھے گارڈن کے ہمراہ مت بھیجا کریں لیکن ہر

وقت وہ میرے ساتھ رہتے اور تم بھی ایسا ہی کرتے ہو۔۔

ابھی چلے جائیں گے اور کچھ۔۔

دانی لاجواب ہو گی۔۔

وہ چہرہ جھکائے چلنے لگی۔۔

کھانا کھا کر میں تمہیں نشانے بازی سکھاؤں گا۔۔ آہل پانی پیتا ہوا بولا۔۔

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے یا تو تم مجھے آدمی بنانے کی سعی کر رہے ہو یا

پھر اپنے جیسا باڈی بلڈر۔۔

آہل قمقہ لگاتا اسے دیکھنے لگا۔۔

تم آہل حیات کی بیوی ہو پتہ چلنے چاہیے۔۔

پھر کیا میرے منہ پر لکھا جائے گا آہل حیات کی بیوی۔۔ دانی منہ

بسورتی کھانے لگی۔۔

دانی تمہاری باتیں بہت دلچسپ ہوتی ہیں۔۔

اور تمہاری بالکل فضول۔۔ دانی اسے ہنستا دیکھ جل کر بولی۔۔

آہل اتنی دور سے تو میں اندھی ہو جاؤں گی لیکن کبھی نشانہ نہیں لگے

گا۔۔ دانی کافی فاصلے پر لگے بورڈ کو دیکھتی ہوئی بولی جس کے وسط میں

بنے سرخ رنگ پر نشانہ لگانا تھا۔۔

ڈرامے نہ کرو اور اسے پکڑو چپ کر کے۔۔ آہل اسے گن تھماتا ہوا
 بولا۔۔

اللہ گن ہے یا بم کا گولہ۔۔ دانی آنکھیں باہر نکالتی ہوئی بولی۔۔

اب بائیں آنکھ بند کر کے یہاں سے دیکھ کر نشانہ لگاؤ۔۔ آہل اسے
 سمجھاتا دائیں جانب کھڑا ہو گیا۔۔

دانی نے نشانہ لگایا لیکن گولی بورڈ پر کہیں دکھائی نہ دی۔۔

دانی منہ پھلا کر آہل کو دیکھنے لگی۔۔

ایک بار پھر سے لگاؤ۔۔

دانی منہ بناتی پھر سے نشانہ باندھنے لگی۔۔

اب کی بار پھر سے گولی پیچھے درخت کو جا لگی۔۔

دیکھو نہیں لگی۔۔ دانی مایوسی سے بولی۔۔

اچھا ایک بار پھر سے لگاؤ۔۔

میں نہیں۔۔ دانی آہل کو دیکھتی ہوئی۔۔

دانی لگاؤ ایک بار پھر۔۔ آہل غصے سے بولا۔۔

تمہارے نہ لگا دو۔۔ دانی بڑبڑاتی ہوئی پھر سے نشانہ باندھنے لگی۔۔

آہل اس کے قریب آیا اور عقب میں کھڑا ہو گیا۔۔ دانی چہرہ موڑے
اسے دیکھنے لگی۔۔

آہل نے بائیاں ہاتھ دانی کے بائیں ہاتھ پر رکھا جس سے اس نے گن کو
نیچے سے پکڑ رکھا تھا پھر دائیاں ہاتھ دانی کے دائیں ہاتھ پر رکھا جو ٹریگر
پر تھا۔۔

دانی سے آہل کی گرم سانسیں ٹکرا رہی تھیں دانی اس کی قربت سے
کنفیوز ہو رہی تھی۔۔ آہل نے گن کو اونچا کیا اور نشانہ باندھنے لگا۔ دانی
دم سادھے کھڑی تھی۔۔

آہل نے ٹریگر دبایا اور گولی سیدھی سرخ نشان کو جا لگی۔۔

ایسے لگاتے ہیں۔۔ آہل مسکراتا ہوا بولا۔۔

تم نے کانوں میں مائیکروفون اور آنکھوں میں ٹیلیسکوپ فٹ کر رکھی ہے۔۔ دانی منہ بناتی ہوئی بولی۔۔

چلو ایک اور لگاتے ہیں۔۔ دانی نے ہاتھ ہٹانے چاہے تو آہل بول پڑا۔۔ وہ جو درخت نظر آ رہا ہے نہ۔۔ آہل درخت کی جانب گن کا رخ کرتا ہوا بولا جو خاصی مسافت پر تھا۔۔

دانی کو عجیب لگ رہا تھا آہل بلکل اسکے ساتھ تھا ایک انچ کا بھی فاصلہ نہیں تھا۔۔

آہل نے بائیں آنکھ دبائی اور گولی چلا دی گولی ہوا کو چیرتی سیدھا درخت پر جا لگی۔۔

میں تو پہلے ہی کہتی تھی تم انسان نہیں ہو۔۔ دانی منہ بناتی اس سے الگ ہوئی۔۔

ہاہاہا انسان نشانہ نہیں لگا سکتا کیا۔۔

لگا سکتا ہے لیکن تم نہیں۔۔

کیوں۔۔ وہ تعجب سے دیکھنے لگا۔۔

تم پتہ نہیں کیا ہو۔۔ دانی الجھ کر بولی۔۔

تمہارا آہل۔۔ آہل اس کے کان میں بولا۔۔

آؤ۔۔ آہل اس کا ہاتھ تھامے چلنے لگا۔۔

اب کہاں۔۔ دانی اس کے ساتھ تیز تیز چلتی ہوئی بولی۔۔

تم ریموٹ سے چلتے ہو کیا جب دل کرتا جتنی مرضی سپیڈ بڑھا لیتے

ہو۔۔ دانی بامشکل اس کے ساتھ قدم ملا رہی تھی۔۔

کچھ تو چھوڑ دیتے۔۔ دانی اسے گھوڑے کو پیار کرتے دیکھ کر بولی۔

آہل حیات کے شوق بہت ہیں لیکن ٹائم نہیں ملتا۔۔ وہ مسکراتا ہوا

گھوڑے پر چڑھ گیا۔۔

دانی نے پیچھے ہو کر راستہ دیا۔۔

ملازم سر جھکائے کھڑا تھا۔۔

آہل دانی کے سامنے آیا اور اپنا ہاتھ آگے کیا۔۔

کیا۔۔ پیسے مانگ رہے ہو جمعرات کو آنا۔۔

ہاتھ مانگ رہا ہوں۔۔

ہاتھ تمہیں دے دوں تو خود کیا کروں گی۔۔ دانی کمر پر ہاتھ رکھتی ہوئی
بولی۔۔

احمد لڑکی تمہیں گھوڑے کی سواری کرواؤں۔۔

مجھے لگتا ہے تھوڑی دیر بعد اپنی سواری کروانے لگ جاؤ گے۔۔ دانی منہ
بناتی اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتی ہوئی بولی۔۔

آہل نے کھینچ کر اسے اپنے آگے بٹھا لیا۔۔

اگر میں گر گی۔۔ دانی خوف سے بولی۔۔

نہیں گرتی۔۔ آہل مسکراتا ہوا بولا۔۔

آہل اگر گر کر میری کوئی ہڈی پسلی ٹوٹ گی تو میں تمہاری لوں گی
دیکھنا۔۔ دانی آنکھیں بند کیے بولی۔۔

آہل نے چابک ماری اور گھوڑا دوڑنے لگا۔۔

مجھے لگ رہا ہے میرے اندر کے پرزے بھی ہل جائیں گے جیسے یہ گھوڑا
چل رہا ہے۔۔

تم فکر مت کرو کچھ نہیں ہوگا۔۔ آہل نے کہہ کر پھر سے چابک ماری
اور گھوڑا مزید رفتار سے بھاگنے لگا۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
انا للہ وان الیہ راجعون۔۔۔

یا اللہ یہ جاہل آج مجھے اوپر پہنچا کر دم لے گا۔۔

جب میں تمہارے ساتھ ہوں پھر ڈر کیوں رہی ہو۔ آہل اسکے کان کے
قریب بولا۔۔

تم سپانڈر مین ہو نہ جو مجھے گرنے سے بچالوگے جب تک تم نیچے اترو
گے میں پوری ہو چکی ہوں گی۔۔ دانی منہ بسورتی ہوئی بولی۔۔

اچھا پھر ایک کام کرتے ہیں۔ گھوڑے کی سپیڈ کم ہوئی تو آہل نے روک
دیا اور خود نیچے اتر گیا۔

اب تم اکیلی جاؤ۔

ہائے میرے اللہ کیوں تم میری جان کے دشمن بنے ہوئے ہو۔۔ دانی
صدے سے بولی۔

تمہارا خوف ختم کر رہا۔

اور میں تمہیں ختم کر دوں گی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل تمہیں میں اسی گھوڑے کے نیچے دے دوں گی۔۔ دانی اترتی ہوئی
بولی۔

واپس جاؤ۔۔ آہل اسے گھورتا ہوا بولا۔

تم پاگل ہو لیکن میرا دماغ بالکل ٹھیک ہے اس لیے میں اپنی جان کو
موت کے منہ میں نہیں ڈال سکتی۔۔ دانی گھوری سے نوازتی ہوئی بولی۔

میں نے کہا دانی بیٹھو اس پر۔۔ آہل سختی سے بولا۔

تمہیں مسئلہ کیا ہے۔۔ دانی دانت پیستی ہوئی بولی۔۔

کوئی بھی نہیں جنگلی بلی اب خاموشی سے بیٹھ جاؤ کچھ بھی نہیں ہوگا۔

ہاں زیادہ سے زیادہ میری جان چلی جائے گی لیکن کچھ نہیں ہوگا ہیں

نہ۔۔ دانی اس کا گریبان پکڑتی ہوئی بولی۔۔

ٹرسٹ می ایک بار میری بات مان کر دیکھو۔۔ آہل بہت مان سے بولا۔۔

اگر کچھ ہوا تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔ دانی گھوڑے پر چڑھتی ہوئی

بولی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بندہ حاضر ہے۔۔ آہل سینے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔۔

دانی کے لب ہل رہے تھے شاید کچھ پڑھ رہی تھی آنکھوں میں خوف

کے سائے تھے۔۔

آہل نے گھوڑے پر ہاتھ مارا اور وہ دوڑنے لگا۔

آاا۔۔ دانی آنکھیں بند کیے چلا رہی تھی۔۔

جاہل کمینے اللہ پوچھے تمہیں ظلم کرنے کے الگ طریقے ہیں تمہارے۔۔

گھوڑے کی سپیڈ کے ساتھ دانی کا خوف بھی بڑھتا جا رہا تھا۔۔

ہائے میں بچ جاؤں ابھی تو سہی سے جوان بھی نہیں ہوئی کیڑے پڑیں
اس جاہل حیات کو۔۔ دانی مسلسل بول رہی تھی۔۔ گھوڑا گول چکر کھا
کر آہل کے سامنے آ رکا۔۔

دانی دل پر ہاتھ رکھے اسے گھورنے لگی۔۔

آہل نے ہاتھ سامنے کیا اور دانی اسکا ہاتھ تھامتی نیچے اتر آئی۔۔

یہ اچھا طریقہ تھا موت کو یاد کرنے کا۔۔ دانی خفگی سے بولی۔۔

دانی کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئیں تھیں۔۔

دیکھو کچھ بھی نہیں ہوا تمہیں۔۔ آہل مسکرا کر بولا۔۔

تم تو انتظار میں تھے کہ دو چار ہڈیاں دو چار پسلیاں ٹوٹ ہی جائیں۔۔

دانی پونی اتار کر پھر سے کرنے لگی۔۔

میں صرف تمہارا خوف دور کرنا چاہ رہا تھا روز گھڑسواری کیا کرو گی تو

ایک دن بالکل ختم ہو جائے گا۔۔

تمہیں مبارک تمہارا موت کا فرشتہ لوگ جان ہتھیلی پر رکھتے ہیں میں
 روز اپنی جان گھوڑے پر رکھ دوں۔۔ دانی منہ بسورتی چلنے لگی۔۔
 اندھیرا بڑھ رہا تھا اور آہستہ آہستہ اجالوں کو ختم کر رہا تھا۔۔
 آؤ جنگلی بلی اندر چلیں۔۔ آہل فلک پر مہتاب کو دیکھتا ہوا بولا۔۔
 دانی اسے دیکھتی چلنے لگی۔۔



NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیر صفحہ ہاتھ میں پکڑے قہقہ لگانے لگے۔۔
 کیا ہوا سر، کچھ غلط ہے۔۔ آسم پریشانی سے بولا۔۔
 ارے نہیں میں تو بس یہ سوچ رہا تھا کہ عوام سے کیسے کیسے جھوٹ
 بولنے پڑتے ہیں اب یہی لائن دیکھ لو۔۔ ہم آپ کے خادم ہیں۔۔ وہ
 محظوظ ہوتے ہوئے بولے۔۔

ہم دوسروں کو خادم بنا کر راضی نہ ہوں اور خود خادم بنیں گے۔۔
 آسم بھی مسکرانے لگا۔۔

آسم اس لیپ ٹاپ کا کیا بنا۔۔

زیر فکر مندی سے بولے۔۔

سر اسکو چیک کروایا ہے کچھ فائلز پر کوڈ لگے ہیں اور اگر انہیں کھولنے
کی کوشش کی تو وہ ختم ہو جائیں گیں۔۔

ختم کر دو ان فائلز کو ویسے بھی ہم ثبوت رکھ کر اپنے پاؤں پر کلہاڑی
ماریں گے۔۔

جی سر میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میجر احد اور اسکی فیملی کو انعم کے نکاح کا علم نہیں ہونا چاہیے۔۔

جی سر آپ فکر مت کریں۔۔

یہ بات اس گھر کی دیواروں میں ہی مقید ہو جائے تو اچھا ہے اگر باہر
نکلی تو بدنامی ہوگی اور مجھے ڈر ہے وہ رشتہ ختم کر دیں گے ایسے رشتے
روز روز نہیں ملتے۔۔

جی سر لیکن دانیل میڈم کا تو سب کو معلوم ہو چکا ہے۔۔

ہاں اس آہل نے میڈیا کے سامنے بتا کر اچھا نہیں کیا دانی کے لیے
میں فکر مند ہوں اس کمینے کے ساتھ ہے اب تو اسکی شادی بھی ایک
مسئلہ بن جائے گی۔۔ زیر پیشانی مسلتے ہوئے بولے۔۔

جی سر لیکن دانی میڈم کو لوگ بہت پسند کرتے ہیں سوانکے لیے اتنا
مسئلہ نہیں بنے گا۔۔

ہاں دانی کے پاس پلس پوائنٹ تو ہے اسکی خوبصورتی، باقی اسکی سٹڈی
کمپلیٹ ہونے کے بعد دیکھوں گا تب تک اس آہل حیات سے بھی
دانی کی جان چھوٹ جائے گی۔۔۔



آہل اور دانی آگے پیچھے چل رہے تھے جب پورے گھر کی لائٹس بند ہو
گئیں۔۔

آہل یہ کیا ہوا۔۔ دانی گھبرا کر بولی۔۔

شاید بجلی چلی گی ابھی جزیٹر چل جائے گا۔۔ آہل فون کان سے لگاتا ہوا
بولا۔۔

ہاں رفیق۔۔

ہیلو۔۔

رفیق تمہاری آواز ٹھیک سے نہیں آ رہی۔۔ آہل دو قدم آگے چل دیا۔

آہل۔۔ آہل۔۔ دانی خوفزدہ سی اسے پکارنے لگی۔۔

جاہل حیات۔۔ دانی چلا کر بولی۔۔

ہاں۔۔ آہل چلتا ہوا اس کے عین مقابل آ رکا۔۔

تمہیں۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے معلوم ہے تمہیں اندھیرے سے ڈر لگتا ہے لیکن میں پوچھتا ہوں۔۔

آہل موبائل کی ٹارچ آن کرتا ہوا بولا۔

اندھیرے میں دانی کا روشن چہرہ جگمگانے لگا تھا سرمئی آنکھوں میں تیرتا

خوف آہل مبہوت سا اسے دیکھنے لگا۔۔

لائٹ کیوں نہیں آ رہی۔۔ دانی آس پاس دیکھتی ہوئی بولی۔۔

ٹارچ کے علاوہ آس پاس گھپ اندھیرا تھا۔۔

میں تمہارے ساتھ ہوں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ آہل اسکی آنکھوں میں
دیکھتا ہوا بولا۔۔

کب آئے گی لائٹ۔۔ دانی اس کے سوال کو نظر انداز کرتی ہوئی بولی۔۔

میں فون کرتا ہوں ایک منٹ۔۔ آہل کہتا ہوا فون ملانے لگا۔۔

جو نہی آہل نے قدم اٹھایا دانی نے اس کا بائیں ہاتھ دونوں ہاتھوں میں
تھام لیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے ڈر لگ رہا ہے اور تم جارہے ہو۔۔ دانی خفگی سے بولی۔۔

کہیں نہیں جا رہا میں دانی۔۔ آہل اس کے سامنے آتا ہوا بولا۔۔

جنگلی بلی کو بھی ڈر لگتا ہے۔۔ آہل فون جیب میں ڈالتا ہوا بولا۔۔

اور نہیں تو میں نے کیا ڈر لوگوں کو دے رکھا ہے۔۔

بولتی تم اتنا ہو دانی۔۔

تو اس کا کیا مطلب ہے خوف مجھ پر حرام ہے۔۔ دانی سرمی آنکھوں کو
چھوٹا کیے بولی۔۔

آہل نے مسکرانے پر اکتفا کیا۔۔

شکر ہے لائٹ آگئی۔۔ دانی اس کا ہاتھ چھوڑتی ہوئی بولی۔۔
ہم واپس کب جائیں گے۔۔

کل صبح۔۔ آہل لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا۔۔

میں کیا کروں اب۔۔ دانی بیڈ پر بیٹھی منہ بناتی ہوئی بولی۔۔

سو جاؤ۔۔ آہل مصروف سے انداز میں بولا۔۔

اتنی جلدی بچے نہ سوئیں تم مجھے سلا رہے ہو۔۔

اچھا پھر بیگ میں تمہارا لیپ ٹاپ پڑا ہے نکال لو۔۔ آہل نظریں ہنوز

اسکرین پر مرکوز کیے بولا۔۔ دانی لیپ ٹاپ اٹھا کر بیٹھ گئی۔۔

دانی نے بال جوڑے میں قید کر رکھے تھے چھوٹے بال جوڑے سے باہر

نکل رہے تھے۔۔

آہل کو سردی کا احساس ہوا تو دانی کے پہلو میں آ بیٹھا دانی پوری توجہ
اسکرین پر مرکوز کیے ہوئے تھی آہل کی نظر اس پر پڑی جہاں چند
شرارتی لٹیں اس کے چہرے پر بوسہ دے رہی تھیں۔۔
دانی اپنے بال ہٹاؤ۔۔

کیوں تمہارے منہ پر آ رہے ہیں۔۔
نہیں۔۔

پھر تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔ دانی تپ کر بولی۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
تم ہٹاؤ انہیں۔۔ وہ خفگی سے بولا۔۔

میں تو نہیں ہٹا رہی۔۔ دانی انگلی چلاتی ہوئی بولی۔۔

آہل نے لیپ ٹاپ بند کیا۔۔ دانی کی جانب رخ موڑا اور اپنی انگلیوں کی
پوروں سے دانی کے رخسار کو چھوتی لٹوں کو پیچھے کرنے لگا۔۔ دانی نگاہیں
اوپر کیے اسے دیکھنے لگی۔۔

تمہیں ان سے کیا مسئلہ ہو رہا تھا۔۔ دانی اسکے سینے پر ہاتھ رکھتی اسے

خود سے دور کرتی ہوئی بولی۔۔

تمہیں کوئی بھی چھوئے میں برادشت نہیں کر سکتا۔۔

سانیکو ہو تم تمہیں سیاست کی بجائے پاگل خانے میں ہونا چاہیے تمہارے

بنا سونا سونا ہوگا بیچارے پاگل تمہیں یاد کرتے ہوں گے۔۔ دانی تپ کر

بولی۔۔

آہل قہقہ لگاتا پھر سے لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا۔۔



Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

تمام سٹوڈنٹس سپیچ کر چکے تھے اب سب نتائج سننے کے لیے بے قرار

تھے۔۔

دانی پرسکون سی سٹیج کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

ونر ہیں طیب رضا۔۔

دانی پھٹی پھٹی آنکھوں سے پرفیسر کو دیکھنے لگی جو طیب کو سٹیج پر بلا

رہے تھے۔

ہاؤ از دِس پاسل۔۔ دانی۔۔ بے یقینی سے انہیں دیکھنے لگی۔۔
 طیب دانی کو ہی دیکھ رہا تھا جو آگ بگولہ ہو رہی تھی۔۔
 طیب چلتا ہوا آ رہا تھا دانی گھور کر اسے دیکھ رہی تھی طیب نے بائیں
 آنکھ دبائی۔۔

دانی مٹھیاں بھینچے پیش میں اسے دیکھنے لگی۔۔

دانی کے ساتھ والی چسیر خالی تھی وہ آ کر وہاں بیٹھ گیا۔۔

ہیلو دانی۔۔ وہ جلا دینے والی مسکراہٹ لیے بولا۔۔

دانی سامنے دیکھ رہی تھی۔۔

دانی حیات۔۔ وہ دانی کا ہاتھ ہلاتا ہوا بولا۔۔

طیب اگر اپنی زندگی پیاری ہے نہ تو دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔ دانی کاٹ

کھانے والی نظروں سے گھورتی ہوئی بولی۔۔

طیب مسکراتا ہوا کھڑا ہو گیا۔۔

تمہیں تو میں بتاتی ہوں طیب۔۔ دانی بڑبڑاتی ہوئی آہل کا نمبر ملانے لگی۔
دانی میں میٹنگ میں ہوں بعد میں بات کرنا۔ آہل نے فون اٹھاتے ہی
کہا۔۔

آہل کے بچے یہاں ایک لڑکا مجھے تنگ کر رہا ہے اور تم مجھے کہہ رہے ہو
بعد میں بات کرنا۔۔

آہل کے چہرے پر سختی در آئی۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون ہے مجھے بتاؤ۔۔

ایسے کیسے بتاؤ تم ابھی یہاں آؤ۔۔

اچھا تم رکو میں بس آتا ہوں۔۔ آہل نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔

رفیق انہیں بول دو میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں میٹنگ لیٹ ہو
جائے گی۔۔ آہل کوٹ کا بٹن بند کرتا ہوا بولا۔

خیریت سر۔۔

ہاں وہ دانی کو کوئی لڑکا تنگ کر رہا ہے۔۔ آہل فون جیب میں ڈالتا ہوا

بولاً۔۔

میرے لیے کوئی حکم۔۔

ابھی نہیں میں تمہیں کال کر دوں گا۔۔ آہل عجلت میں کہتا نکل گیا۔۔

دانی ٹہل رہی تھی۔۔

آہل کہاں رہ گئے تم۔۔ دانی کی نظریں گیٹ سے آتی راہداری کی جانب تھیں۔۔

تم بہت خوش ہو رہے تھے نہ طیب مجھ سے جیت کر اب دیکھنا تمہیں مزہ چکھاتی۔۔ دانی دانت پیستی ہوئی بولی۔۔

دس منٹ بعد آہل گارڈز کے ہمراہ آتا دکھائی دیا۔۔ یونی میں ہلچل مچ گئی۔۔

دانی کون ہے وہ۔۔ آہل گانگز لگائے اس کے سامنے آتا ہوا بولا۔۔

وہ جو سامنے سکائی بلیو شرٹ میں کھڑا ہے نہ وہ ہے، تمہیں معلوم ہے

اس نے پہلے مجھے آنکھ ماری پھر میری ساتھ بدتمیزی کی میرا ہاتھ بھی

پکڑا۔۔ دانی کسی بچے کی مانند اسے الف سے لے تک ساری روداد سنانے لگی۔۔۔

آہل مٹھیاں بھینچے طیب کو دیکھنے لگا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔

تم گھر چلو۔۔ آہل چہرہ موڑتا ہوا بولا۔۔

تم اسے کچھ نہیں کہو گے۔۔ دانی حیرت سے اس کے پیچھے چلنے لگی۔

فلحال خاموش رہو۔۔

اووہ کیا فائدہ تمہیں بلانے کا اس سے اچھا تو میں دو چار مکے اسکے منہ پر جھڑ دیتی۔۔

تم گھر جاؤ، آہل کے ہوتے ہوئے تمہیں کسی کام کو اپنے ہاتھ میں لینے

کی ضرورت نہیں۔۔ آہل اسے گاڑی میں بٹھاتا ہوا بولا۔۔

دانی اسے دیکھتی ہوئی دروازہ بند کرنے لگی۔۔

سنو اس لڑکے کو لے کر آؤ۔۔ آہل چلتا ہوا بولا۔۔

میں جا رہا ہوں تم لوگ اسے لے آؤ اور ہاسپٹل سے ہوتے ہوئے آنا

میں ڈاکٹر کو فون کر دوں گا۔۔ آہل گاڑی کے پاس واپس آتا ہوا بولا۔

گارڈ موقع کی تلاش میں کھڑے ہو گئے۔۔

جونہی انہیں موقع ملا طیب کو گاڑی میں ڈال کر لے آئے۔۔

وہ لڑکا جب آہل کے پاس آیا تو آنکھوں پر پٹی بندھی تھی۔۔

آہل طیش میں اسکے سامنے آیا۔۔ اس کا ہاتھ پکڑا، ناجانے کون سا ہاتھ تھا۔۔ وہ سوچنے لگا پھر ایک ایک کر کے دونوں ہاتھ توڑ دیئے۔۔ وہ درد سے چلا رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واپس چھوڑ آؤ اسے۔۔ آہل کہہ کر باہر نکل گیا۔۔

کیا کیا تم نے اسکے ساتھ۔۔ جونہی آہل کمرے میں آیا دانی بول پڑی۔۔

معلوم ہو جائے گا جنگلی بلی تم ہار کیسے گی۔۔

پتہ نہیں اس منحوس کو کیسے ورنہ بنا دیا۔۔ دانی کو پھر سے غصہ آنے لگا تھا۔۔

تم میرے ساتھ سیاست میں آ جاؤ۔۔

دانی چہرہ اٹھا کر اسے گھورنے لگی۔۔

کیا ہوا۔۔

مجھے ایسا لگ رہا ہے تم مجھے جہنم میں آنے کا بول رہے ہو۔۔

سیاست تمہیں جہنم لگتی ہے۔۔ وہ مسکراتا ہوا بولا۔۔

جہنم سے بھی بری تمہیں مبارک ہو تمہاری سیاست۔ دانی تپ کر بولی۔۔

اب کہاں جا رہے ہو۔۔ دانی اسے کوٹ کا بٹن بند کرتے دیکھ کر بولی۔۔

پرائم منسٹر کے ساتھ میٹنگ ہے پہلے والی کینسل کردی ہے اس میں

لازمی جانا ہے۔۔ وہ آئینے کے سامنے کھڑا ہوتا ہوا بولا۔۔

دانی منہ بسورتی رجسٹر پر جھک گئی۔۔

آہل بال سیٹ کرتا نکل گیا۔۔

آہل گاڑی میں بیٹھا زبیر کا جلسہ دیکھنے لگا۔۔

ہوں۔۔ تمہیں لگتا ہے اس بار حکومت بنا لو گے قطعاً نہیں تمہیں پائی

پائی کا محتاج کردوں گا میں زبیر تم میرے واحد دشمن ہو جسے میں اپنا
 دشمن سمجھتا ہوں۔۔ آہل حقارت سے کہتا ویڈیو بند کر گیا۔۔
 حکومت تو ہماری ہی بنے گا مجھے یقین ہے لوگ مطمئن ہیں ہم سے۔۔
 آہل بول رہا تھا۔۔

ویسے بھی سر آزاد امیدوار اوپوزیشن سے الحاق کرنے کی بجائے ہم سے
 الحاق کریں گے کیونکہ جس پارٹی کے حکومت بنانے کے مواقع ہوں
 آزاد امیدوار انہی سے الحاق کرتے۔۔ ان کی پارٹی کا دوسرا میمبر بولا۔۔
 ہاں جلسے وغیرہ کا کام اب شروع کر دو مخالف پارٹیاں اسی کام میں لگی
 ہیں ہمیں بھی اب میدان میں اتر آنا چاہیے جو کام ہیں حکومت کے
 منسوخ کر دو اب وقت نہیں اب بس الیکشن جیتنے کی سر توڑ کوشش کرو۔
 پرائم منسٹر سب کو گاہے بگاہے دیکھتے ہوئے بولے۔۔

جی سر مجھے پورا یقین ہے جیت ہمارے قدم چومے گی۔۔ آہل ہلکی سی
 مسکراہٹ سجائے بولا۔۔



انعم تیار ہو جاؤ۔۔ ثانیہ کمرے میں آکر بولی۔۔

کیوں۔۔ انعم ناگواری سے بولی۔۔

احد کی بڑی بہن کی شادی ہے تم بھول گئی بتایا تو تھا۔۔

اووہ پلیز مام مجھے نہیں جانا خود ہی نبھائیں اپنی رشتہ داریاں۔۔ انعم چہرہ

موڑ کر بولی۔۔

انعم تم حد سے زیادہ بد تمیز ہوتی جا رہی ہو ہماری نرمی کا فائدی مت

اٹھاؤ۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو آپ لوگوں نے کونسا میرے ساتھ اچھا کیا ہے جو میں آپکو پھولوں

کے ہار پہناؤ۔۔

تمہارے ڈیڈ نے کہا تھا اگر رحیم کی زندگی چاہتی ہو تو خاموشی سے تیار

ہو جاؤ ورنہ کل اسکے جنازے پر جانے کی تیاری کرنا۔۔ کہہ کر وہ کمرے

سے نکل گئی۔۔

بد تمیزی تو آپ لوگ کر رہے ہیں اس بیچارے کا کیا قصور ہے۔۔ انعم کی

آنکھیں چھلک پڑیں۔۔

انعم بوجھل دل سے وارڈروب کھول کر کپڑے دیکھنے لگی۔۔



آہل کمرے میں آیا تو دانی ابھی تک بکس کھولے بیٹھی تھی۔۔

تم سوئی نہیں۔۔ آہل حیرت سے بولا۔۔

سورہی ہوں میں تمہیں نظر نہیں آرہا یہ آنکھیں دیکھنے کے لیے ہیں

ڈیکوریشن پیس نہیں۔۔ دانی سر جھٹکتی ہوئی بولی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہر وقت لڑائی کرتی رہتی ہو چلو یہ بند کرو اور میرا کام کرو۔۔

آہل اس کی بک بند کرتا ہوا بولا۔۔

کیا۔۔ دانی آبرو اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔۔

مجھے سپیچ لکھ کر دو جلسے کے لیے۔۔

آگ لگے تمہاری سیاست کو۔۔ دانی تپ کر بولی۔

پکڑو اسے نہیں لکھ رہی میں کوئی سپیچ۔۔ دانی رجسٹر اسکے سامنے پھینکتی
ہوئی بولی۔۔

اوو پوزیٹ آلویز اٹریکٹ۔۔ آہل دلچسپی سے دیکھتا ہوا بولا۔۔

دانی منہ بسورتی پھر سے بک کھول کر دیکھنے لگی۔۔

جوس پیو گی۔۔ وہ کوٹ اتارتا ہوا بولا۔۔

میں نے تمہیں گرینڈ کر کے تمہارا جوس بنا دینا ہے میری اسائنمنٹ ہے
مجھے کام کرنے دو۔۔ وہ خفگی سے بولی۔۔

آہل شانے اچکاتا کپڑے نکالنے لگا۔۔

اووہ شٹ۔۔ آہل گھڑی دیکھتا ہوا بولا۔۔

دانی گیٹ اپ۔۔ آہل عجلت میں بولا۔۔

بٹ وائے۔۔ دانی کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔

ہمیں پارٹی میں جانا ہے میں بھول گیا جلدی سے تیار ہو جاؤ اب۔۔

میری اسائنمنٹ۔۔

بعد میں کر لینا اٹھو۔۔ آہل اس کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔۔

عجیب خبیطی انسان ہو تم میں بول رہی ہوں میری۔۔

یار کچھ نہیں کہیں گے تمہیں پروفیسر یہ میرا مسئلہ ہے تم ابھی ریڈی ہو

جاؤ ہری اپ۔۔ آہل اس کی بازو کھینچتا ہوا بولا۔۔

دانی اٹھ بھی جاؤ اب۔۔

مجھے نہیں جانا کہیں بھی۔۔ دانی ہاتھ چھڑواتی ہوئی بولی۔۔

دانی تمہیں جانا تو پڑے گا اگر میں پیار سے کہہ رہا ہوں تو تم کیوں

چاہتی ہو کہ میں۔۔

تم غصے سے کہہ لو مجھے کیا۔۔ دانی اس کی بات کاٹتی ہوئی بولی۔۔

آہل سانس خارج کرتا اسے دیکھنے لگا۔۔

اسائنمنٹ تم پھر بھی نہیں بنا سکو گی۔۔

کیوں۔۔ دانی چہرہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔۔

آہل نے اس کے ہائیں ہاتھ کی انگلیوں میں اپنے ہائیں ہاتھ کی انگلیاں
پھنسائیں اور چہرہ اٹھا کر دانی کو دیکھنے لگا۔۔

دانی خفگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

تمہیں میں نے ڈھیل دی ہے اس کا مطلب یہ نہیں اپنی من مرضی
کرو مجھے صرف ایک منٹ لگے گا تمہاری عقل ٹھکانے لگانے میں۔۔ آہل
نے کہہ کر دانی کے بالوں سے کیچر اتار دیا سیاہ سلکی بال کسی آبشار کی
مانند دانی کی پشت پر آگرے۔۔

کیا بد تمیزی ہے یہ۔۔ دانی نے اپنا ہاتھ نکالنا چاہا۔۔

بد تمیزی تو ابھی میں کروں گا۔۔ آہل اس کے قریب ہوا۔۔

اوو کے فائن۔۔ دانی اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی۔۔

آہل مسکرایا تو دانی پھر سے اس کا ڈمپل دیکھنے لگی۔۔

گڈ گرل۔۔ آہل اپنی پیشانی دانی کی پیشانی سے ٹکرا کر بولا۔۔

دانی پیچھے کو کھسک گئی۔۔ اب چھوڑو گے تو تیار ہونے جاؤں گی۔۔



مام کیوں آپ مجھے اس فضول سے فنکشن میں لے آئیں ہیں۔۔ انعم اکتا کر بولی۔۔

انعم تم اس طرح سے ری ایکٹ کیوں کر رہی ہو تمہارے سسرال والے ہیں جاؤ ملو ان سے باتیں کرو یہاں اکیلی کیوں کھڑی ہو۔۔ ثانیہ پیشانی پر بل ڈالتی ہوئی بولی۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں ہے ان سے باتیں کرنے کا۔۔ انعم کلس کر بولی۔۔

ٹھیک ہے پھر خاموش رہو اب اپنے ڈیڈ کی ناک مت کٹوا دینا۔۔

دائین ہے نہ اسے بولیں ڈیڈ کا غرور بننے کو۔۔ انعم کہتی ہوئی واک آؤٹ کر گئی۔۔

اس لڑکے نے دماغ خراب کر دیا ہے انعم کا۔۔ وہ سر جھٹکتی چلنے لگی۔۔

انعم ایک کونے میں کھڑی تھی جب احد اس کے پاس آیا۔۔

پچیس چھبیس سال کا وہ خوش شکل نوجوان انعم کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔

انعم کے چہرے پر زمانے بھر کی بیزاری تھی۔۔

مجھے ایسا کیوں لگتا ہے آپ اس رشتے سے خوش نہیں۔۔ وہ بغور انعم کا

چہرہ دیکھتا ہوا بولا۔۔

اور آپ سے کس نے کہا ایسا۔۔ انعم جبراً بولی۔۔

آپکا رویہ بہت کھینچا کھینچا ہے ہماری کلاس کی لڑکیاں تو ایسی بالکل نہیں

ہوتیں پھر آپ ایسا کیوں کرتیں ہیں۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں زیادہ گھلنا ملنا پسند نہیں کرتی۔۔

لیکن میں تو آپکا فیانسی ہوں مجھ سے کیوں ریذرو رہتی ہیں۔۔ وہ الجھ کر

بولا۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔ انعم بامشکل مسکرائی۔۔

اچھا میرا نمبر آپ نے بلاک کیا ہے پھر بتائیں۔۔ وہ انعم کی جانب ایک

قدم بڑھاتا ہوا بولا۔۔

پتہ نہیں۔۔ انعم چوری پکڑے جانے پر نظریں ملانے سے گریز برتنے لگی۔۔

آئیں پھر تھوڑی سی گپ شپ ہو جائے۔۔ وہ انعم کی کمر پر بازو رکھتا ہوا بولا۔۔

انعم اسکے ہاتھ سے نگاہیں اس کے چہرے پر لے گی۔۔

کم آن ایسا کیا دیکھ رہی ہیں۔۔ وہ چلتا ہوا بولا۔۔

انعم سانس خارج کرتی چلنے لگی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انعم کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی تھی رحیم کی جگہ کسی اور کو دینا تو بہت دور وہ کسی کو سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔



دانی ریڈ کلر کی سلیو لیس میکسی پہنے آہل کے ہمراہ چل رہی تھی بالوں کو جوڑے کی شکل میں مقید کر رکھا تھا ڈراک ریڈ لپ اسٹک لگائے ساتھ میں ہلکا پھلکا میک اپ کیے وہ قیامت لگ رہی تھی۔۔ آہل بلیک

پینٹ کوٹ پہنے ہوئے تھا سیاہ رنگ اسکے دودھیا رنگ کے باعث آہل
کی شخصیت کو مزید سحر انگیز بنا دیتا۔ دونوں پرفیکٹ کپل کی عکاسی کر رہے
تھے۔۔

آہل میں تو کسی کو جانتی بھی نہیں ہوں تو پھر مکھیاں ماروں گی یہاں۔۔
دانی اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگی۔۔
آہل کے عنابی لب مسکرانے لگے۔۔

مجھے تو جانتی ہوں نہ۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
نہیں انکل میں آپکو بھی نہیں جانتی ویسے آپکی تعریف۔۔ دانی سنجیدگی سے
بولی۔۔

آہل بے ساختہ قمقہ لگاتا اسے دیکھنے لگا۔۔

دانی تم بہت کیوٹ ہو۔۔ آہل کا ڈمپل آنکھ مچولی کھیل رہا تھا۔۔

لیکن تم بلکل بھی نہیں۔۔ دانی منہ بناتی ہوئی بولی۔۔

اچھا جنگلی بلی اندر پارٹی میں تم نے بہت اچھے سے بیہو کرنا ہے آہل

حیات کی بیوی بن کر۔۔۔

وہ کون ہے۔۔ دانی اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔۔

تم۔۔ آہل اس کی ناک دباتا ہوا بولا۔۔

اچھا ٹھیک ہے لیکن ہم جلدی واپس چلے جائیں گے۔۔ دانی اسے دیکھتی

ہوئی بولی۔۔

اوو کے ڈن۔۔ وہ دانی کی سرمئی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔۔

اندر داخل ہوئے تو مدھم مدھم روشنیاں سارے ماحول میں سحر پھونکے

ہوئے تھیں لوگ ہاتھوں میں گلاس پکڑے خوش گپیوں میں مصروف

تھے ہلکی آواز میں میوزک چل رہا تھا۔۔

یہ پارٹی کس خوشی میں ہے۔۔ دانی جائزہ لیتی ہوئی بولی۔۔

طارق باجوہ میرے دوست ہیں انکی بیٹی نے میٹرک پاس کر لیا ہے۔۔

پاگل آدمی پاس کرنے پر پارٹی رکھی ہے بڑا ہی کوئی کارنامہ انجام دیا ہے

نہ ٹاپ کیا ہو تو بندہ رکھ بھی دیتا ہے۔۔ دانی ہنکار بھرتی ہوئی بولی۔

ڈٹیس نان آف یور بزنس۔۔ آہل خفگی سے دیکھتا ہوا بولا۔۔

چلو۔۔ کہہ کر آہل چل پڑا دانی اس کے عقب میں چلنے لگی۔۔

طارق صاحب کیسے ہیں آپ۔۔ آہل گرجوشی سے گلے ملتا ہوا بولا۔۔

دانی منہ بسورے اس کے عقب میں کھڑی تھی۔۔

بلکل ٹھیک ٹھاک آپ سنائیں حیات صاحب آج کل پھر خوب تفریح ہو

رہی ہے۔۔ وہ معنی خیزی سے بولا۔۔

ارے نہیں بس یہ تو ساتھ ساتھ چلتا رہتا خیر یہ میری وائف دانی

حیات۔۔ آہل دانی کے سامنے سے ہٹتا ہوا بولا۔۔

ہیلو مسز حیات۔۔ وہ آہل کی طبیعت سے واقف تھے اس لیے ہاتھ ملانے

سے باز رہے۔۔

ہیلو۔۔ دانی مسکرا کر آہل کو دیکھنے لگی۔۔

ویسے آپکی تو قسمت جاگ اٹھی مسز حیات کہ آہل جیسا شوہر آپکو ملا۔۔

جاگ اٹھی یہ کہیں قسمت پھوٹ گی۔۔ دانی دل میں سوچنے لگی۔۔

جی بلکل۔۔ دانی جبراً مسکراتی ہوئی بولی۔۔

دانی کو دیکھ کر آہل بھی مسکرانے لگا۔

لیکن حیات صاحب یہ ناانصافی کی ہے آپ نے نہ منگنی نہ شادی صرف میڈیا میں بتا دیا ریسپشن ہی دے دیتے ہم بھی تمہاری شادی کو انجوائے کر لیتے۔۔

ہاں دوں گا بس یہ الیکشنز کی وجہ سے مصروفیات بہت بڑھ گئیں ہیں۔۔

آہل مسکرا کر بولا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پہلی ایسی شادی ہوگی جس میں پانچ چھ مہینے ساتھ رہنے کے بعد ریسپشن ہوگا۔۔ دانی آہل کے کان میں سرگوشی کرنے لگی۔۔

تم بھی یونیک ہو تو شادی بھی یونیک ہونی چاہیے نہ۔۔ آہل دھیرے سے بولا جو بامشکل دانی سن پائی۔۔

آپ لوگ انجوائے کریں میں ہمدانی صاحب سے مل کر آیا۔۔ وہ کہتے ہوئے چل دیئے۔۔

دانی آؤ میرے ساتھ تمہیں سب سے ملوانا ہے۔۔

کہہ تو ایسے رہو ہو جیسے مارکیٹ میں نئی گیما آئی ہے جو سب کو دکھانی ہے۔۔ دانی بڑبڑاتی ہوئی چلنے لگی۔۔

آہل جسٹس سرفراز سے بات کر رہا تھا جب اشہد ان کے پاس آیا۔۔

ہیلو مس دانین۔۔ وہ دانی کے عین سامنے آکر ہاتھ آگے کیے ہوئے تھا۔

دانی آہل کو دیکھنے لگی لیکن وہ باتوں میں مگن تھا۔۔

آہل۔۔ دانی نے آہستہ سے پکارا۔۔

آہل چہرہ موڑے اسے دیکھنے لگا پھر اشہد کا ہاتھ دیکھ کر بل کھاتا ہوا آیا۔

ہیلو اشہد جٹ۔۔ آہل دانی کو اپنے ساتھ لگائے اشہد کے ساتھ ہاتھ ملاتا

ہوا بولا۔۔

اشہد ناگواری سے آہل کو دیکھنے لگا۔۔

ہیلو حیات صاحب۔۔ مس دانین تو بہت خوبصورت ہیں۔۔ وہ دانی کا سر تا

پیر جائزہ لیتا ہوا بولا۔۔

مانڈ یوشی از مائی وائف۔۔ آہل ضبط کرتا ہوا بولا۔۔

حیات صاحب تو میں نے ایسا کیا کہ دیا آپ تو ناراض ہی ہو گئے بیوی
ہی ہے آپکی اگر ہم بھی تھوڑا سا لطف اندوز۔۔۔۔

آہل نے دانی کو چھوڑ کر اشد کا گریبان پکڑ لیا۔۔

اپنی زبان سے اگر دانی کا نام بھی لیا تو گتی سے زبان کھینچ کر باہر نکال
دوں گا۔۔ آہل کی آنکھیں شعلے اگل رہیں تھیں۔۔

دانی گھبرا کر آہل کے پیچھے چھپ گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ریلیکس حیات صاحب اتنا غصہ اچھا نہیں ہوتا پارٹی ہے سب کی طرح

آپ بھی انجوائے کریں۔۔ وہ اپنا کالر چھڑواتا ہوا بولا۔۔

فیملیز ہیں یہاں تو آپ بھی اسی طرح بی ہو کریں ورنہ میں زبان سے
بات نہیں کرتا آپ بھی جانتے ہوں گے۔۔ آہل جیب میں ہاتھ ڈالتا ہوا

بولا۔۔

سی یو سون۔۔ وہ تپ کر کہتا چلا گیا۔۔

آہل کیسے ترسے ہوئے لوگ ہیں۔۔ دانی اس کا کوٹ پکڑتی ہوئی بولی۔۔
میرے ہوتے ہوئے تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔ وہ دانی کا منہ
تھپتھپاتا ہوا بولا۔۔

آہل اتنی بورنگ سی پارٹی ہے گھر چلتے ہیں۔۔ دانی اشہد کی نظریں خود
پر محسوس کرتی ہوئی بولی۔۔

دانی کچھ دیر تک چلتے ہیں اس طرح جانا مناسب نہیں تم یہاں بیٹھ جاؤ
میں ان سے مل کر آتا ہوں۔۔ آہل سامنے کھڑے عمر رسیدہ آدمی کی
جانب اشارہ کرتا ہوا بولا۔۔

دانی سر ہلاتی بیٹھ گئی۔۔



ہاں میشو اتنی بکواس سی پارٹی ہے سارے بڑھے بڑھے ہیں ایسا لگ رہا
ہے ہاسپٹل کے مریض بھاگ کر یہاں آگئے ہیں۔ دانی آس پاس دیکھتی
ہوئی بولی۔۔

یار تمہارے مزے ہیں آہل حیات کے ساتھ گھوم پھر رہی ہو۔۔۔ میشو
کے کہنے پر دانی کی نظر لاشعوری طور پر آہل پر جا ٹھہری۔۔۔

پتہ نہیں میشو وہ عجیب ہے بہت عجیب کبھی کبھی لگتا ہے مجھ سے محبت
کرتا ہے لیکن اس نے مجھ پر گولی چلائی تھی میں کیسے بھول جاؤں۔۔۔
ایک سوچ دوسری سوچ پر حاوی ہو رہی تھی۔۔۔

دانی یہ تو تمہیں معلوم کرنا ہے کہ اس نے تم سے نکاح محبت کی خاطر
کیا یا پھر کسی دشمنی یا کسی شے کے عوذ۔۔۔
ابھی تک تو اس نے ڈیڈ سے کوئی مطالبہ نہیں کیا۔۔۔ دانی افسردہ سی
بولی۔۔۔

ہیلو میشو۔۔۔ تمہیں آواز آ رہی ہے۔۔۔ دانی بولتی ہوئی کھڑی ہو گی۔۔۔
لگتا ہے سگنل ڈراپ ہو گئے۔۔۔ دانی چلتی ہوئی گیلری میں آ گی۔۔۔
ہاں اب آ رہی ہے آواز۔۔۔
میشو کی آواز ابھری۔۔۔

تم یونی کیوں نہیں آئی پتہ ہے اس خبیث طیب نے مجھے ہرا دیا۔۔ دانی
فون کان سے لگائے بول رہی تھی جب اس کے عقب میں کوئی آکھڑا
ہوا۔۔

آہل دانی کو موجود نہ پا کر پریشان ہو گیا۔۔ دانی کہاں چلی گی۔۔ وہ آس
پاس دیکھنے لگا۔۔

اشہد نے دانی کی بازو پر ہاتھ رکھا تو دانی کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی۔۔

تم۔۔ اشہد کو دیکھ کر دانی کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔

ہاں بلکل میں دیکھو اب یہاں تو تمہارا شوہر بھی نہیں ہے ڈسٹرب کرنے
کے لیے۔۔ کہتا ہوا وہ دانی کی جانب قدم بڑھانے لگا۔۔

آہل تمہیں چھوڑے گا نہیں دور رہو مجھ سے میں بتا رہی ہوں۔۔ دانی
اٹے قدم اٹھاتی ہوئی بولی۔۔

دانی کیا ہوا۔۔ میشو پریشانی سے بولی۔۔

دانی نے ہاتھ پیچھے کیا اور آہل کا نمبر ملانے لگی آہل نے اسے اپنا نمبر

زبانی یاد کروا رکھا تھا۔۔

اشہد ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا کمینگی سے دیکھتا آگے بڑھ رہا تھا۔۔

آہل دانی کی کال ریسو کرتا چلنے لگا۔۔

دانی کہاں ہو تم۔۔ آہل فکر مندی سے بولا۔۔

میں تمہیں کہہ رہی ہوں آہل یہاں گیلری میں آگیا نہ تو تم زندہ نہیں

بچو گے۔۔ دانی اونچی آواز میں بولی۔۔

آہل کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔

اشہد تم میرے ہاتھ سے نہیں بچتے اب۔۔ آہل مٹھیاں بھینچ کر گیلری کی

جانب آ گیا۔۔

دانی دیوار سے جا لگی۔۔

آہل پلینز آ جاؤ۔۔ دانی دل ہی دل میں بولی۔۔

اشہد مسکراتا ہوا اسکے سامنے آیا تو دانی کو باکسنگ یاد آ گئی۔۔

دانی نے اس کے منہ پر ایک گھونسہ جھڑ دیا۔۔ وہ منہ پر ہاتھ رکھے دانی کو گھورنے لگا اسی اثنا میں آہل نے اسے عقب سے کالر سے پکڑا اور بنا رکے چھ سات مکے اسکے چہرے پر مار دیئے۔۔ اشہد کو سنبھلنے کا موقع ملا تو پیچھے ہٹا۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔ وہ ناک سے نکلنے والے خون کو صاف کرتا آگے بڑھا اور آہل کے منہ پر مکہ مارا۔۔
 آہل گردن دائیں بائیں ہلاتا آگے آیا اور اسکا گریبان پکڑے منہ بگاڑ دیا۔
 جس کی نظر پڑی وہ وہی رک گیا۔۔

دانی سمٹ کر دیوار کے ساتھ لگی تھی۔۔

طارق صاحب آئے تو ان دونوں کو الگ کروایا۔۔ اشہد کا حال خاصا بگڑ چکا تھا۔۔

آئندہ اپنی گندی نظر میری بیوی پر رکھنے سے پہلے اپنی یہ شکل یاد کر لینا۔۔ وہ انگلی اٹھا کر کہتا دانی کے پاس آ گیا۔۔

تم ٹھیک ہو دانی۔۔ وہ دانی کو شانوں سے پکڑتا ہوا بولا۔۔

ہاں۔۔ دانی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔۔

چلو آؤ۔۔ آہل کوٹ کا بٹن بند کرتا ہوا بولا۔۔

حیات صاحب بات تو سنیں۔۔ طارق باجوہ آہل کے پیچھے لپکے۔۔

طارق صاحب کل جلسہ ہے تو اس لیے زیادہ دیر نہیں رک سکتا۔۔ آہل

ان کے شانے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔۔

چلیں ٹھیک ہے پھر۔۔ وہ سمجھ کر خاموش ہو گئے۔۔

اس سے اچھا تو تم مجھے لے کر ہی نہ جاتے۔۔ دانی بیڈ پر بیٹھتی ہوئی

بولی۔۔

دانی میں تمہیں اسی طرح کی پارٹی میں لے جاسکتا تھا کیونکہ ایک بار

تمہیں اپنے ساتھ دکھانا تھا مجھے تاکہ سب کو معلوم ہو جائے تم آہل

حیات کی بیوی ہو۔۔

تم نے غلط کہا۔۔

کیا۔۔ آہل آبرو اچکا کر بولا۔۔

جاہل حیات، کیا ضرورت تھی مجھے سب سے ملوانے کی۔۔ وہ خفگی سے
بولی۔۔

تم ٹھیک ہو نہ۔۔ آہل اسے دیکھتا ہو بولا۔۔

ہاں۔۔

تو پھر تمہیں کس بات کی ٹینشن ہے۔۔ آہل کہتا ہوا نمبر ملانے لگا۔۔

ایک منٹ رکو۔۔ دانی کپڑے اٹھائے واش روم جا رہی تھی۔۔

کیا۔۔ دانی چہرہ موڑ کر اسے دیکھنے لگی۔۔

آج بہت حسین لگ رہی تھی تم ایسا لگ رہا تھا مہتاب میرے آنکھوں میں

اتر آیا ہے میرے فلک کو روشن کرنے۔۔ آہل اسکی سرمئی آنکھوں میں

دیکھتا ہوا بولا۔۔

دانی جھر جھری لیتی تیزی سے نکل گئی۔۔

آہل مسکراتا ہوا ٹہلنے لگا۔۔

ہاں رفیق ذرا اس اشد پر نظر کرو کمینہ دانی پر ہاتھ ڈالنے کا سوچ رہا تھا۔۔

جی سر میں خود اس پر نظر رکھتا ہوں اور سر کل کے انتظامات مکمل ہو گئے ہیں سیکورٹی کی جانب سے بھی مکمل اطمینان ہے لیکن سر آپ بلٹ پروف جیکٹ احتیاطاً پہن لینا۔۔

رفیق تم جانتے ہو میں آج تک جیکٹ پہن کر عوام کے بیچ نہیں گیا۔۔

سر مجھے خدشہ ہے زبیر آپ کو نقصان پہنچانے کی سعی نہ کرے۔۔

زبیر ایسی حماقت نہیں کرے گا وہ جانتا ہے عوام کے دل آہل حیات سے جڑے ہیں اگر مجھے نقصان پہنچائے گا تو عوام مزید مجھ سے محبت کرے گی۔۔

جی سر بات تو ٹھیک ہے۔۔

تم بس اپنی جانب سے مطمئن ہو جاؤ مجھے پرواہ نہیں۔۔

ٹھیک ہے سر پھر کل صبح میں آ جاؤں گا۔۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔



دانی تم نے سنا طیب کی آنکھیں چلی گئیں۔۔ میشو حیرت سے بولی۔۔

واٹ۔۔ لیکن کیسے۔۔

پتہ نہیں وہاں سٹوڈنٹس بات کر رہے تھے کہ اسے دیکھنے جانا ہے اب
جائیں گے تو معلوم ہو گا کیسے ہوا۔

دانی کے دماغ میں جھماکا ہوا۔۔ میشو میں نے آہل کو بولا تھا اووہ مائی گاڈ
مجھے اندازہ ہی نہیں تھا کہ ایسا کچھ کر دے گا۔ دانی منہ پر ہاتھ رکھے
میشو کو دیکھنے لگی۔۔

یہ تو بہت ہی خطرناک انسان ہے دانی مجھے بھی بچ کے رہنا پڑے گا۔
میشو پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگی۔۔

دانی سامنے دیکھنے لگی۔۔

کیا سوچ رہی ہو۔۔ میشو اس کے سامنے چٹکی بجاتی ہوئی بولی۔۔

کچھ نہیں اس جاہل کے بارے میں سوچ رہی تھی عجیب پاگل انسان ہے
پتہ نہیں باقی کے چار مہینے کیسے پورے ہوں گے۔۔ دانی کوفت سے
بولی۔۔

جیسے ہم نے اپنے تمام عہد پورے کیے ان شاء اللہ ہم آئندہ بھی ایسے
ہی آپ کی خدمت میں حاضر رہیں گے۔۔

آہل سانس لینے کو رکا تو عوام نعرے لگانے لگی۔۔

آہل حیات زندہ باد، آہل حیات زندہ۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل نے ہاتھ اٹھا کر سب کو خاموش کیا۔۔

ہم اس صوبے میں امن قائم کریں گے بلکل اسی طرح جیسے یہ پانچ
سال ہم نے امن و امان قائم رکھا بجلی، پانی، صحت ہم ہر چیز کو مد نظر
رکھیں گے جو کمی رہ گئی اسے اب پورا کریں گے۔

آہل حیات ہمیشہ آپ کی خدمت میں پیش پیش رہے گے آپ کے گھر
والے میرے لیے میری فیملی کی مانند ہیں آپ کی عزت، جان، مال کی

حفاظت حکومت کی ذمہ داری ہے۔۔

دانی ٹانگ پے ٹانگ چڑھائے موبائل پر آہل کو بولتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔

یار میشو اب بس بھی۔۔ دانی اکتا کر بولی۔۔

اچھا یار سننے تو دو۔۔ میشو منہ بناتی ہوئی بولی۔۔

ہم انصاف عام کریں گے امیر غریب دونوں کے لیے قانون برابر ہو گا
اگر آہل حیات کوئی جرم کرتا ہے تو وہ بھی وہیں کھڑا ہو گا جہاں
دوسرے مجرم کھڑے ہوں گے،، غریبوں کو بھی انصاف ملے گا،، دوسرا
ہم تعلیم کو فروغ دیں گے کسی بھی ملک کی ترقی کے لیے ان کے
لوگوں کا تعلیم یافتہ ہونا بہت ضروری ہے لوگ باشعور ہوں گے جہالت
سے نکلیں گے تو ترقی کر سکیں گے اور جب عوام ترقی کرے گی ملک
بھی ترقی کرے گا۔

آہل خطاب کر چکا تھا۔۔

آہل حیات گارڈز کی نفری میں چلتا ہوا واپس جا رہا تھا جب ایک گولی بنا
 آواز پیدا کیے ہوا کو چیرتی ہوئی آئی اور آہل حیات کے شانے پر آگئی۔۔
 آہل شانے پر ہاتھ رکھے عقب میں گر گیا رفیق اس کے عین عقب میں
 تھا۔۔

سر۔۔ وہ آہل حیات کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

یکدم بھگدڑ مچ گئی۔۔

لوگ ہڑبڑی میں بھاگنے لگے۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گارڈز نے آہل کو اٹھایا اور تیزی سے گاڑی کی جانب لپکے۔۔

بھیڑ میں کس نے گولی چلائی کوئی جان نہ سکا۔۔ دانی ششہ سی اس افتاد
 کو دیکھنے لگی۔۔ آہل بے ہوش ہو چکا تھا اس کے کپڑے خون میں رنگ
 چکے تھے۔۔۔

ناظرین آپ دیکھ رہے ہیں کہ وزیر اعلیٰ آہل حیات کو کسی نے گولی کا
 نشانہ بنایا جی ہاں ابھی چند لمحوں قبل آہل حیات اپنے چاہنے والوں سے

خطاب کرنے کے بعد واپسی کی جانب گامزن تھے جب ایک گولی ان کے بائیں شانے پر آگئی،

لوگوں کے پسندیدہ لیڈر اس وقت بے سدھ ہیں پارٹی کے لوگ انہیں فوری طور پر ہاسپٹل لے گئے ہیں عوام اپنے لیڈر کو دیکھ کر رنجیدہ ہو رہی ہے۔۔ زخم کتنا گہرا ہے یہ تو ڈاکٹر ہی بتائیں گے باقی تفصیلات جاننے 9 بجے کی ہیڈ لائن میں۔۔

دانی پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔
 دانی آہل حیات کو گولی لگ گئی۔۔ میشو صدمے کی سی کیفیت میں بولی۔

ہاں میشو۔۔ دانی غائب دماغی سے بولی۔۔

میم رفیق سر نے کہا ہے آپ گھر سے باہر مت نکلیے گا۔۔ گارڈ سر جھکائے بول رہا تھا۔۔

اچھا۔۔ دانی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔۔

دانی تم نہیں جاؤ گی ہاسپٹل۔۔ میشو اسے جھنجھوڑتی ہوئی بولی۔۔

پتہ نہیں ویسے بھی رفیق نے بول تو دیا ہے کہ میں گھر سے باہر نہ نکلوں تو۔۔ دانی شانے اچکا کر اسے دیکھنے لگی۔۔

ہائے دانی مجھے تو رونا آرہا ہے وہ بیچارا بہت اچھا ہے۔۔ میشو افسردگی سے بولی۔۔

دانی کشمکش میں مبتلا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیسا رد عمل ظاہر کرے۔ دانی اٹھ کر کانفرس روم میں آگئی جہاں دیوار پر آہل کی تصویر مبسوط تھی وہ مسکرا رہا تھا گال کا ڈمپل پوری آب و تاب سے دکھائی دے رہا تھا۔۔

آہل حیات میں یہی چاہتی تھی تم مر جاؤ تاکہ میری جان چھوٹ جائے تم سے لیکن کیا سچ میں تم مر جاؤ گے۔۔ دانی اس کی تصویر سے مخاطب تھی۔۔

معلوم نہیں مجھے خوشی نہیں ہو رہی جبکہ میں نے تو کہا تھا کہ میں پارٹی کروں گی تمہاری موت پر لیکن مجھے خوشی کیوں نہیں ہو رہی۔۔ دانی

سپاٹ انداز میں بول رہی تھی۔۔ نہ وہ خوش تھی نہ دکھی اس کا دل
عجیب کیفیت میں گھرا ہوا تھا جسے سمجھنے سے وہ قاصر تھی۔۔

میشو میں ابھی آتی ہوں۔۔ دانی لاؤنج میں آ کر بولی۔۔

اچھا جلدی آنا۔۔ میشو نم آنکھوں سے نیوز سن رہی تھی۔۔

دانی کمرے میں آئی اور بالوں میں برش کرنے لگی برش کرتے ہوئے
دانی کا لاکٹ نیچے گر گیا۔ دانی سرمی آنکھوں میں حیرت لیے نیچے جھک

کر لاکٹ اٹھانے لگی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لاکٹ کیسے ٹوٹ گیا۔ دانی دونوں ہاتھوں میں لاکٹ پکڑے ہوئے تھی۔

شاید تمہارے جانے کے ساتھ ہی تمہاری چیزیں بھی چلی گئیں۔۔ دانی

افسوس سے بولتی لاکٹ دراز کھول کر اندر رکھ کر آئینے میں دیکھنے لگی۔

دانی شلوار قمیص پہنے میشو کے پہلو میں آ بیٹھی۔۔

کیا نیوز ہے۔۔

ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے آپریشن جاری ہے گولی بائیں شانے پر لگی ہے

اب معلوم نہیں دل کے پاس لگی ہے یا پھر نہیں۔۔۔ میشو چند لمحے پہلے
سنی نیوز بتانے لگی۔۔۔



آسم یہ کس کا کام ہے۔۔۔ زیبر نیوز دیکھ کر بولے۔۔۔

سر معلوم نہیں لیکن آگر آہل حیات بچ گیا تو الیکشن وہی جیتے گا عوام
ہمدردی میں ووٹ دے گی اسے ہمارے لیے یہ خوش آئند نہیں۔۔۔
بلکل سہی کہہ رہے ہو وہ مر ہی جائے تو بہتر ہے ماضی بھی ہمیشہ ہمیشہ
کے لیے ختم ہو جائے گا اور ہماری حکومت بننے کے راستے میں پڑا پتھر
بھی ہٹ جائے گا۔۔۔

یہ کروایا کس نے ہو گا۔۔۔ آسم پر سوچ دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

پتہ نہیں کس کو مصیبت پڑی تھی جو ایسا کیا اگر اسے مارنا ہی تھا تو بم
بلاست کرتا تاکہ بچنے کا کوئی راستہ نہ ہوتا اس طرح ہمارے لیے مشکل
کھڑی کر دی ہے۔۔۔ وہ بولتے ہوئے یہاں سے وہاں چلنے لگے۔۔۔

آسم اگر وہ بچ جاتا ہے تو کوشش کرو کہ تم اس کا کام تمام کر دو اس کا بچنا ہمارے لیے بہت مسئلے کھڑے کر دے گا۔۔ زبیر فکر مندی سے بولے۔۔

زبیر کے موبائل پر ٹون بجی۔۔

زبیر نے چیک کیا تو ایک ویڈیو تھی۔۔

اووہ مائی گاڈ یہ کس نے بنائی۔۔ زبیر پیشانی پر ہاتھ مارتے ہوئے بولے۔۔

میں تو برباد ہو جاؤں گا۔۔ وہ صوفے پر ڈھے گئے۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر آپ ٹھیک ہیں۔۔ آسم فکر مندی سے بولا۔۔

آسم یہ دیکھو۔۔ وہ صدمے کی کیفیت میں بولے۔۔

آسم پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگا۔۔

یہ کس کا کام ہے۔۔ وہ بامشکل بول پایا۔۔



میم۔۔ رفیق دانی کے سامنے کھڑا تھا۔۔

سر کی سرجری کامیاب ہوگی ہے وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔۔

دانی حیرت زدہ اسے دیکھنے لگی۔۔

اسے ہوش آ گیا۔۔

جی میم ہوش میں آتے ہی سر نے آپ کا نام لیا وہ آپ سے ملنا چاہتے

ہیں۔۔

دانی میشو کی جانب دیکھنے لگی۔۔

کیا سوچ رہی ہو دانی جاؤ وہ تمہیں بلا رہا ہے۔۔ میشو خفگی سے بولی۔۔

آا اچھا چلو۔۔ دانی سوچتی ہوئی چل دی۔۔

دانی کے نکلتے ہی گارڈز بھی نکل آئے پہلے سے ڈبل گارڈز تھے دانی کے

آگے پیچھے۔۔

دانی جو نہی ہاسپٹل پہنچی میڈیا مائیک آگے کیے اس کے پاس آیا۔۔

میم آپکو کس پر شک ہے آپ کے شوہر پر کس نے حملہ کیا۔۔

کیا انکی کسی سے دشمنی تھی جس کے عوذ ان پر حملہ ہوا۔۔

آپ کیا کہنا چاہتی ہیں اس بارے میں۔۔

دانی سپاٹ انداز میں رفیق کو دیکھتی ہوئی چلنے لگی۔۔

پلیز آپ اپنے سوالات بعد میں کیجیے گا۔۔ رفیق مائیک ہٹاتا راستہ بنانے

لگا۔۔

میم۔۔ رپورٹرز انکے سامنے تھے لیکن گارڈز نے انہیں ہٹا دیا۔۔

دانی عجیب عجیب شکلیں بناتی اندر آ گی۔۔

ناظرین آہل حیات کی منکوحہ خاموش تھیں ان کی خاموشی سے کیا اخذ

کیا جائے تھوڑا مشکل ہے دانی حیات سرجری مکمل ہونے کے بعد

ہاسپٹل تشریف لائیں اپنے شوہر کو دیکھنے مزید معلومات کے لیے ہمارے

ساتھ رہیں۔۔

دانی ہاسپٹل کی راہداری میں چلتی ہوئی جا رہی تھی آہل کے کمرے کے

باہر بھاری نفری تعینات تھی اس جانب کسی کو بھی آنے کی اجازت

نہیں تھی۔۔

میم اندر ہیں سر۔۔ رفیق دروازے کے سامنے پہنچ کر بولا۔۔

دانی سر ہلاتی اندر چلی گی۔۔

آہل آنکھیں موندے لیٹا تھا۔۔

رفیق نہیں آئی وہ۔۔ آہل نے آنکھیں کھولے بنا کہا۔۔

دانی دروازے پر ہی رک گی۔۔

اتنا عجیب لگ رہا ہے اسے ہاسپٹل میں دیکھنے کے لیے آنا۔۔ دانی سوچتی

ہوئی چلنے لگی۔۔

رفیق۔۔

کوئی جواب نہ پا کر آہل نے پھر سے پکارا۔۔

آہل میں ہوں دانی۔۔ دانی اس کے سامنے بیٹھتی ہوئی بولی۔۔

آہل نے فوراً آنکھیں کھول دیں۔۔

جنگلی بلی تم آ گی۔۔ وہ مسکرا کر بولا۔۔

دانی کو اس کا ڈمپل دیکھ کر غصہ آنے لگا۔

میرے سامنے تم سائل مت کیا کرو۔۔ دانی خفگی سے بولی۔۔

کیوں۔۔ آہل تعجب سے بولا۔۔

تمہارا یہ جو ڈمپل ہے نہ میرا دماغ خراب کرتا ہے۔۔

آہل پھر سے مسکرانے لگا۔۔

خیر کیسے ہو اب۔۔ دانی سنجیدگی سے بولی۔۔

تمہارے سامنے ہوں۔۔ آہل اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔

مجھے تو لگتا ہے لوہے کے بنے ہو تم گولی کھا کر بھی بچ گئے۔۔

تمہاری دعائیں میرے ساتھ تھیں نہ۔۔

دعاؤں کا تو معلوم نہیں البتہ بدعائیں ضرور تھیں۔۔ دانی اس کی مسکراتی

نگاہوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔۔

آہل کا ڈمپل مزید گہرا ہوتا چلا گیا۔۔

نشانہ تو شاید دل کا تھا لیکن چوک گیا گولی یہاں کندھے کے عین نیچے
لگی اس لیے بچت ہو گی لیکن اب اس کی خیر نہیں۔۔

تمہیں معلوم ہے کس نے کیا۔۔ دانی سرمی آنکھوں میں حیرت سموئے
بولی۔۔

نہیں لیکن معلوم ہو جائے گا۔۔

آہل خاموش ہوا تو دانی بے مقصد یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔

اب میں یہاں کیا کروں۔۔ دانی کافی دیر بعد بولی۔۔

میری خدمت۔۔۔

پورے ہاسپٹل کی فوج ہے نہ تمہاری خدمت کے لیے پھر میں کیوں
کروں۔۔

تم بس میرے سامنے بیٹھی رہو۔۔ آہل کا لہجہ جذبات سے لبریز تھا۔۔

دروازہ ناک ہوا اور نرس اندر آئی۔۔

میم سر کی میڈیسن کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔

ہاں تو دے دو میں نے کیا ہاتھ پکڑے ہیں تمہارے۔۔ دانی نرس کو
دیکھتی ہوئی بولی۔۔

احمق لڑکی پہلے کچھ کھاؤں گا پھر میڈیسن۔۔

ہاں تو کھا لو میں نے کب منع کیا۔۔

تم کھلاؤ مجھے اپنے ہاتھ سے۔۔ آہل بغور اس کی گرے آنکھوں میں دیکھتا
ہوا بولا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں تم اپنے ہاتھ آپریشن کے دوران ڈاکٹر کو دے آئے تھے۔۔

آہل مسکراتا ہوا نفی میں سر ہلانے لگا۔۔

دانی کھڑی ہو گئی۔۔

کھلا دو انہیں۔۔ دانی آہل کو گھور کر بولی۔۔

دانی میرے بال بناؤ۔۔ آہل شرارت سے بولا۔۔

تمہیں میں کس اینگل سے باربر لگتی ہوں۔ دانی آنکھیں چھوٹی کیے بولی۔

بال بنانے ہیں کاٹنے نہیں ہیں۔۔ آہل تصحیح کرتا ہوا بولا۔۔

دانی منہ بسورتی برش اٹھا کر اس کے سامنے آئی۔۔

تمہارے سر میں مار دوں یہی برش۔۔ دانی اس کے سیاہ گھنے بالوں میں

برش چلاتی ہوئی بولی۔۔



زبیر رنداوہا کیا قیمت لگاتے ہو اپنی بربادی کی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زبیر لفافے کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگے۔۔

کس نے بھیجا ہے یہ۔۔ وہ پریشانی سے گویا ہوئے۔۔

سر معلوم نہیں ڈاکیہ دے کر گیا ہے۔۔

اب یہ کون سا نیا دشمن پیدا ہو گیا ہے۔۔ وہ پیشانی مسلتے بیٹھ گئے۔۔

آسم پتہ لگواؤ جلدی الیکشن قریب آ رہے ہیں میں نہیں چاہتا یہ ویڈیو

کسی اور کے ہاتھ لگے۔۔

سر میں کوشش کر رہا ہوں لیکن بہت مشکل ہے ویڈیو فیسبک سے بھیجی
گئی ہے اس اکاؤنٹ کا پتہ کروایا ہے میں نے لیکن اس سے پہلے ہی
بلاک ہو چکا تھا۔

حد ہے ابھی آنا تھا اسے۔۔ زبیر کوفت سے بولے۔۔

نیوز چلاؤ ذرا۔۔ وہ صوفی پر بیٹھتے ہوئے بولے۔۔ آسم نے رموٹ سے
آن کر دیا۔۔

وزیر اعلیٰ آہل حیات کو گولی لگی ہے آپ کیا کہنا چاہیں گے۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت دکھ ہو رہا ہے ہمیں بلاشبہ وہ بہت اچھے وزیر اعلیٰ ثابت ہوئے ہم
آئندہ بھی انہیں ہی لانا چاہیے گے اللہ انہیں صحت یاب کرے۔۔

آپ کا کیا کہنا ہے اس حادثے کو لے کر۔۔

یہ حیات خاندان بہت اچھا ہے ان کے بڑے بھی ایسے ہی تھے عوام کا
خیال کرنے والے نرم دل کے مالک۔۔

مطلب آپ ان کو ہی ووٹ دیں گے۔۔ رپورٹر انہیں دیکھتی ہوئی بولی۔۔

جی بلکل وہ اپنے چاہنے والوں کے لیے آئے تھے اور انہیں گولی لگ گئی
ان جیسا لیڈر ہمیں کہیں نہیں ملے گا۔۔

جی ناظرین آپ نے ملاحظہ کیا عوام کے خیالات وزیر اعلیٰ آہل حیات پر
ہونے والے حملے نے عوام کو غمزدہ کر دیا ہے لوگ ان کی صحت یابی
کے لیے دعا گو ہیں بہت سے مقامات پر خصوصی قرآن خوانی کروائی گئی
اور ان کی صحت یابی کے لیے دعا کی گئی، لوگ ان سے بے حد محبت
کرتے ہیں اور یہ ان کی شخصیت کا ہی سحر ہے جو بول رہا ہے لوگ
انہیں دیکھنے کے لیے ترس رہے ہیں عوام بے صبری سے اپنے لیڈر کا
انتظار کر رہی ہے کہ وہ صحت یاب ہو کر ان سے خطاب کریں یا پھر
کوئی پریس کانفرنس کریں۔۔

بند کرو اس نحوست کو۔۔ زبیر طیش میں بولے۔۔

جس کسی کا بھی یہ کام ہے نہایت گھٹیا تھا تم سے بولا تھا اسے اوپر پہنچا
دینا۔۔

سر میں ہاسپٹل کے اندر بھی داخل نہیں ہو سکتا سیکورٹی فل ٹائٹ ہے

اور مجھے تو وہ پہچان لیں گے۔۔

ہممم میں جاتا ہوں اس کا حال دریافت کرنے۔ زیر سوچتے ہوئے بولے۔

جی سر یہ بہتر ہوگا۔۔

تم گاڑی نکلاؤ میں آتا ہوں۔۔ وہ کھڑے ہو کر بولے۔۔



دانی تم گھر جاؤ۔۔ آہل اسے دیکھتا ہوا بولا۔۔

کیوں۔۔ دانی حیرت سے بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیونکہ مجھ سے ملنے آئیں گے بہت سے لوگ کچھ سیاسی اور کچھ دوست

احباب میں نہیں چاہتا سب کی نظریں تم پر پڑیں اس لیے تم رفیق کے

ساتھ واپس چلی جاؤ میں جلدی گھر آجاؤں گا۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔ دانی شانے اچکاتی اٹھ گی۔۔

اور ہاں میری بات سنو۔۔

کیا۔۔ دانی چہرہ موڑ کر بولی۔۔

یہاں آؤ۔۔ آہل نے اشارہ کیا۔۔

دانی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے سامنے آگئی۔۔

آہل نے اپنا دائیاں ہاتھ دانی کے بائیں ہاتھ میں پھنسا یا، دانی تعجب سے اسے دیکھنے لگی۔۔

آہل کا ہاتھ گرم تھا اور دانی کا ہاتھ تخی بستہ۔۔

تمہاری حفاظت بہت ضروری ہے تم گھر سے باہر مت نکلنا فلحال تمہارا آہل یہاں ہے سو میں تمہارے آس پاس نہیں رہ سکتا رفیق جیسے تمہیں کہے گا تم ویسے ہی کروگی سمجھ رہی ہو نہ۔ وہ نرمی سے بول رہا تھا چہرے پر فکر مندی کے آثار تھے۔۔

اور یونی۔۔ دانی نے چہرہ اٹھا کر پوچھا۔۔

چلی جانا یونی لیکن گارڈز کے ساتھ ہی اور واپس گھر آؤ گی تم، مجھے یہاں سے بھاگ دوڑ مت کروانا تم۔۔ کہہ کر آہل نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔

دانی کا ہاتھ گرم ہو گیا تھا اس نے اپنی حرارت دانی میں منتقل کر دی

تھی۔

ٹھیک ہے۔۔ دانی کہہ کر باہر نکل گئی۔۔

یہ مجھے کیا ہو رہا ہے میں کیوں اسکی باتیں مانتی جا رہی ہوں۔۔ دانی خود کلامی کر رہی تھی۔

یار اس پر حملہ ہوا ہے اسی لیے میں ابھی کچھ نہیں کہہ رہی۔۔ دانی نے خود کو مطمئن کرنا چاہا۔۔

خیر دفعہ کرو اس جاہل حیات کو۔۔ دانی سر جھٹکتی چلنے لگی۔۔

گارڈز کے ہمراہ دانی واپس آ گئی۔۔

دانی کے جانے کے گھنٹے بعد زبیر رنداوہا اور طارق باجوہ آہل سے ملنے آئے۔۔

بہت ہمت والے ہو۔۔ زبیر آہل کے دائیں شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔۔

ہمت تو ابھی آپ نے دیکھی نہیں ہے۔ آہل ان کی آنکھوں میں آنکھیں

ڈالتا ہوا بولا۔۔

زبیر لمحہ بھر کو ٹھٹکے۔۔

کہیں آسم کا خدشہ درست تو نہیں۔۔ وہ آہل کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگے۔۔

جب میں دوبارہ جلسہ کروں گا پھر دیکھیے گا میری ہمت۔۔ آہل اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ کر سنبھل کر بولا۔۔

زبیر کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے۔۔

گیٹ ویل سون۔۔ وہ مسکرا کر کہتے چلے گئے۔۔

سر دانین میڈم کا استعمال کب کرنا ہے۔۔ ان کے جاتے ہی رفیق آہل کے سامنے بیٹھ گیا۔۔

ابھی نہیں رفیق میں چاہتا ہوں دانی مجھ پر اعتبار کرنے لگے پھر وہ کام کروں تبھی اس کا استعمال منافع بخش ہوگا ورنہ بہت کچھ خراب ہو جائے گا۔۔ آہل فکر مندی سے بولا۔۔

ٹھیک ہے سر۔۔

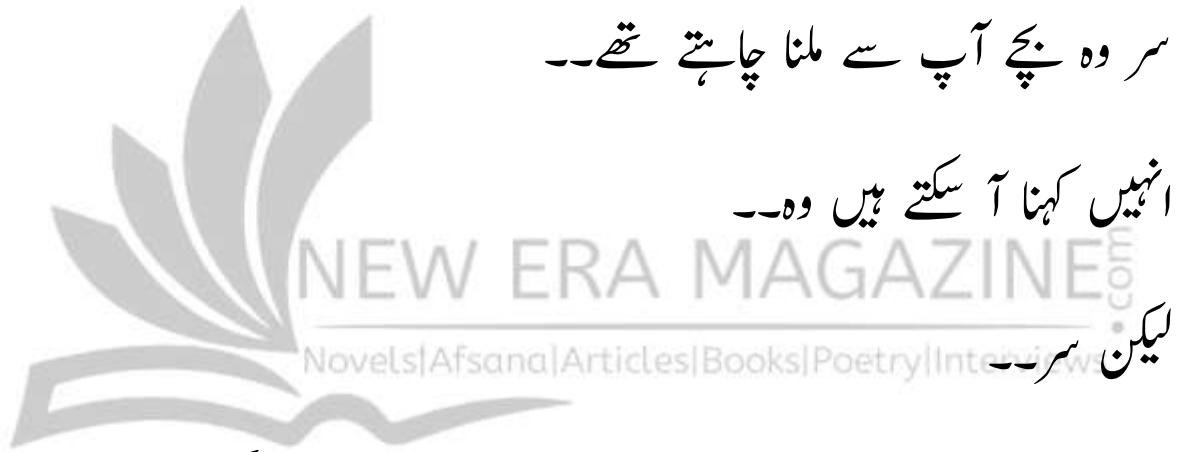
دانی کو تم خود چھوڑ کر آئے تھے۔۔

جی سر لاؤنج تک گیا تھا میں۔۔

گڈ۔۔ آہل بائیں جانب دیکھنے لگا۔۔

سر وہ بچے آپ سے ملنا چاہتے تھے۔۔

انہیں کہنا آ سکتے ہیں وہ۔۔



رفیق وہ بچے ہیں کچھ نہیں کریں گے میں جانتا ہوں وہ کبھی مجھے نقصان پہنچانے کا سوچ بھی نہیں سکتے اور آہل حیات کمزور نہیں جو ایک بچے کا مقابلہ نہ کر سکے تم کہہ دینا انہیں۔۔ آہل کی آنکھوں میں اداسی تھی۔۔

سر آپ ٹھیک ہیں۔۔

ہاں ٹھیک ہوں میں رفیق بس کبھی کبھی یہ روبوٹک لائف ٹائمرنگ لگنے لگتی ہے۔۔

میں سمجھ سکتا ہوں سر۔۔ وہ دکھ سے بولا۔۔

سر میں آیا۔۔ رفیق کا فون رنگ کرنے لگا تو وہ باہر نکل گیا۔۔

آہل سانس خارج کرتا دیوار کو گھورنے لگا۔۔

وہ کسی کو یاد نہیں کرتا تھا کسی کو بھی نہیں شاید تکلیف اتنی شدید تھی

کہ یاد نہ کرنا ہی بہتر تھا اس نے خود پر جو لوہے کا خول چڑھایا تھا اسے

مضبوط رکھنے کے لیے یاد نہ کرنا ہی بہتر تھا۔۔

رفیق اگر بچے نہیں آ رہے تو نرس کو بولو مجھے نیند کا انجیکشن لگا دے کچھ

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیر سونا چاہتا ہوں۔۔ آہل کا انداز تھکا تھکا تھا۔۔

جی سر۔۔ رفیق پھر سے باہر نکل گیا۔۔



دانی کمرے میں آئی تو یکدم تنہائی کا احساس ہوا آہل حیات مجھے تمہاری

موجودگی کی عادت سی ہوگی ہے تم سے لڑائی کیے بنا نیند نہیں آتی۔۔

دانی بولتی ہوئی بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔۔

کچھ سوچ کر اس نے آہل کا نمبر ملایا۔۔۔

آہل پیپرز دیکھ رہا تھا جب اس کا فون رینگ کرنے لگا۔

نام دیکھ کر آہل کے لب مسکرانے لگے۔۔

جنگلی بلی کو میری یاد کیسے آگئی۔۔ آہل خوشی سے چہکا۔

آج مجھے جاہل حیات دکھائی نہیں دے رہا نہ اسی لیے نہ ہی تمہارا وہ

فضول سا ڈمپل۔۔ دانی جل کر بولی۔۔

ایک بات بتاؤ تمہیں میرا ڈمپل اچھا لگتا ہے یا برا۔۔ آہل فائل بند کرتا

ہوا بولا۔۔

زہر لگتا ہے۔۔

پھر دیکھتی کیوں ہو۔۔

اچھا مطلب اب جب تمہارا ڈمپل نظر آئے میں آنکھوں کو بند کر لیا

کروں کہ بھی آہل کا ڈمپل باہر آ رہا ہے۔۔

آہل تمہے لگانے لگا۔۔

یہ تو تم نے بلکل وہی بات کردی کہ مسجد میں اعلان ہوتا ہے پردے والوں پر وہ کرلو ہم چھت پر چڑھنے لگے ہیں تو تم بھی پہلے اعلان کیا کرو کہ میرا ڈمپل نکلنے والا ہے دانی پردہ کر لو۔ دانی کڑی جوڑتی ہوئی بولی۔۔

آہل ہنس ہنس کر دوہرا ہو رہا تھا۔۔

اف دانی تم بہت مزے کی ہو۔۔ آہل بامشکل ہنسی روکتا ہوا بولا۔۔

میں کیا بریانی ہوں جو مزے کی ہوں۔۔ دانی برا مان گئی۔۔

نہیں تم میری جنگلی بلی ہو۔۔

اور تم غنڈے نہیں بلکہ دہشت گرد۔۔ دانی تضحیح کرتی ہوئی بولی۔۔

میں معصوم سا ہوں دہشت گرد کہاں سے لگتا تمہیں۔۔

اللہ ابھی ابھی میرا دل ہارٹ اٹیک کو ہاتھ لگا کر آیا ہے معصوم اور تم

تم نے تو معصومیت کی بھی بے عزتی کر دی ہے آہل۔۔

دانی آہ بھرتی ہوئی بولی۔۔

دانی اس طرح کی بات مت کیا کرو سمجھی۔۔ آہل ہارٹ اٹیک والی بات کے باعث خفگی سے بولا۔۔

اور ہاں پہلے مجھے یہ بتاؤ تم نے طیب کو اندھا کر دیا۔۔ دانی منہ کھولے بولی۔۔

ظاہر ہے اس نے تمہیں آنکھ ماری اب دوبارہ آنکھ مارنا تو دور دیکھ بھی نہیں سکے گا۔۔ آہل دانت پیتا ہوا بولا۔۔

اللہ میری توبہ انسان ہو یا شیطان، آہل تمہاری وجہ سے بیچارا شیطان بھی پریشان ہوگا۔۔

کیوں۔۔ آہل کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔۔

تم اس سے بڑی پوسٹ پر ہو شیطان سے بھی دو قدم آگے تو وہ تو پریشان ہو گیا ہوگا نہ۔۔ دانی معصومیت سے بولی۔۔

آہل پھر سے قہقہے لگانے لگا۔۔

ہنتے تو ایسے ہو جیسے میں شگوفے سناتی ہوں۔۔

ایک منٹ دانی میری ڈرپ اتر گی ہے۔۔

تو رہنے دو ڈرپ میں تو کہتی ہوں ایسے ہی بوتل کو منہ لگا لو تمہارا ٹائم
بچے گیا ڈرپ سے کیا ایک ایک قطرہ جائے گا۔۔

دانی ایک ضروری کال ہے تم سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔ آہل فون
دیکھتا ہوا بولا۔۔

بعد میں نرس سے باتیں کرنا میں سونے لگی ہوں۔۔ دانی منہ بسورتی لیٹ
گی۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
بد تمیز حیات۔۔ دانی اسے نئے نام سے نوازتی کمبل اوڑھنے لگی۔۔



زبیر رنداوہا پھر کیا سوچا تم نے یہ مووی ریلیز کر دوں۔۔ آج پھر سے
خاکے پر صرف ایک ہی سطر لکھی تھی۔۔

کون بے غیرت اب میرے پیچھے پڑ گیا وہ آہل حیات کم تھا کیا۔۔
سر کہیں یہ اس لڑکی کا بھائی تو نہیں۔۔ آسم یاد کرتا ہوا بولا۔۔

کس لڑکی کا۔۔

سر وہ جس کے ساتھ آپ نے زبردستی کی تھی۔۔

نہیں آسم اس کے تمام اہل خانہ کو ہم نے ٹھکانے لگا دیا تھا پھر بھائی
کہاں سے آیا۔۔

سر جب ہم وہاں سے نکلے تھے اس کا بھائی آخری سانسیں لے رہا تھا۔۔

آخری سانسیں لے رہا تھا نہ تو مر گیا ہوگا، یہ مجھے کوئی اور ہی لگ رہا
ہے کوئی پاور والا عام انسان مجھ پر ہاتھ ڈالنے کا سوچ نہیں سکتا۔۔ وہ
فکر مندی سے گویا ہوئے۔۔

سر دوسرے جلسے کی تیاری بھی پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہیں۔۔

ٹھیک ہے پھر اس جانب دھیان دیتا ہوں میں۔۔ وہ سر جھٹکتے ہوئے
بولے۔۔



آہل دو دن بعد گھر واپس آ گیا۔۔

دانی لب کاٹتی اسے دیکھ رہی تھی جس کے بائیں کندھے سے سفید پٹی دکھائی دے رہی تھی آہل کی شرٹ کے بالائی بٹن کھلے ہوئے تھے۔
دانی نے اس کے کشادہ سینے سے نظریں ہٹائیں۔۔

بندہ شرٹ کے بٹن ہی بند کر لیتا ہے۔۔ ملازموں کے جاتے ہی دانی بول پڑی۔۔

آہل نظر اٹھا کر اسے دیکھنے لگا جو اس وقت وائٹ شرٹ کے ساتھ ریڈ جینز پہنے بالوں کو پونی میں قید کیے اسے گھور رہی تھی۔۔
بندے نے ضروری نہیں سمجھا اور دانی فلحال کوئی فضول بات نہیں مجھے بہت اہم کام کرنا ہے سو تم باہر چلی جاؤ۔۔ آہل لیپ ٹاپ کھولتا ہوا بولا۔

دانی منہ کھولے اسے دیکھنے لگی جس نے کھڑے کھڑے اسے فارغ کر دیا تھا۔۔

جاہل کہیں کا۔۔ دانی بڑبڑاتی ہوئی باہر نکل گئی۔۔

آہل مسکراتا ہوا میلز چیک کرنے لگا۔

دانی گارڈز کے ہمراہ یونی چلی گی۔

ارحم تم تو ایسے غائب ہوئے جیسے گنجے کے سر سے بال۔۔ دانی خفگی سے بولی۔۔

یار کیا کرتا ماما واپس آنے پر راضی ہی نہیں تھیں۔۔

پھر کیسے آگئے۔۔

ماما وہیں ہیں میں آنا کو لے کر آ گیا کیونکہ اس کا بھی کالج مس ہو رہا تھا۔۔

ارحم کالج مس نہیں ہوتا کورس مس ہوتا ہے۔۔ دانی منہ بناتی ہوئی بولی۔

اب تم بال کی کھال اتارنے بیٹھ جایا کرو۔۔

میں تو کھڑی ہوں دیکھو۔۔

دانی پاؤں کی جانب اشارہ کرتی ہوئی بولی۔۔

میشو کہاں ہے۔۔ وہ آس پاس دیکھتا ہوا بولا۔۔

وہ برگر کے ساتھ انصاف کر رہی ہے آؤ ہم بھی کرتے ہیں۔۔ دانی بیگ
سنجالتی چلنے لگی۔

میشو ایک دن ڈھول بن جاؤں گی تم۔۔

بس تم نظر لگا دینا مجھے۔۔ میشو منہ بسورتی ہوئی بولی۔۔

ارحم اس کے ہاتھ سے برگر لے کر کھانے لگا۔۔

میرے خیال میں وہ سامنے سے برگر مل رہا ہے مچھلی نہیں۔۔ میشو گھور
کر بولی۔۔

ہاں تو میں نے کب بولا مچھلی مل رہی ہے۔۔

تو وہ تمہیں بھی برگر ہی دے گا گائے بھینس نہیں۔۔ میشو نے کہہ کر
اس کے ہاتھ سے جھپٹ لیا۔۔

کیا ہے نہ جو چھین کر کھانے کا مزہ ہے وہ خود لے کر کھانے میں نہیں
کیوں دانی۔۔ ارحم ہاتھ صاف کرتا ہوا بولا۔۔

بلکل۔۔ دانی میشو کا برگر والا ہاتھ اپنے منہ کے آگے کرتی ہوئی بولی۔۔

دو گارڈز دانی کے عقب میں کھڑے تھے۔۔

کوئی حال نہیں تم دونوں کا ٹھونس لو اسے میں اور لے آتی ہوں۔۔ وہ

جل بھن کر چل دی۔۔ ارحم قہقہ لگاتا دانی کے ساتھ والی چسیر پر بیٹھ

گیا۔۔

دانی ویسے یہ روبروٹ کیوں۔۔ ارحم عقب میں دیکھتا ہوا بولا۔۔

دانی زبیر سے دانی حیات بن گی ہوں کچھ تو چنچ آنا ہی تھا۔ دانی

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

برگر کھاتی ہوئی بولی۔۔

اچھا تمہارے شوہر نے صحیح صحیح، ویسے بہت افسوس ہوا تمہارے شوہر کا

سن کر۔۔

اچھا مجھے نہیں ہوا۔۔ دانی نارمل سے انداز میں بولی۔۔

ارحم ہنستا ہوا اسے دیکھنے لگا۔۔

یار وہ تو تم سے بڑا ہے۔۔ وہ سوچتا ہوا بولا۔۔

ایک نہیں دو نہیں پورے دس سال، دس سال میں بندہ بیس تیس ملک
گھوم سکتا اور اس کے لیے دس منٹ کی مانند ہیں۔۔

دائین تم میچ دیکھنے جاؤ گی۔۔۔

ہاں سٹارٹ تو ہوں۔۔ دانی میشو کی پلیٹ سے چپس اٹھاتی ہوئی بولی جو
وہ ابھی ابھی لائی تھی۔۔

تمہارا شوہر جانے دے گا۔۔ ارحم دانی کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

کیوں نہیں جانے دے گا۔۔ دانی گھور کر بولی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار میشو کو دیکھ۔۔ ارحم دانی کے کان میں بولا۔۔

دانی میشو کو دیکھ کر ہنسنے لگی۔۔

کیا ہوا۔۔ میشو آبرو اچکا کر بولی۔۔

ایسا لگ رہا ہے صدیوں کی بھوکی ہو تم۔۔ دانی ہنستی ہوئی بولی۔۔

تم دونوں میرے کھانے پر نظر مت رکھا کرو خدا کے واسطے، کل سے

میں کہیں چھپ کر کھاؤں گی۔۔

ہاں میشو غلط کام چھپ کر کرتے ہیں۔۔ دانی تمہ لگاتی ہوئی بولی۔۔
 جس دن تم کھاؤ گی نہ پھر پوچھوں گی تم سے۔۔ میشو منہ بسورتی چلی
 گی۔۔

کوئی حال نہیں تمہارا ناراض کر دیا اسے۔۔ ارحم اس کے سر پر چت لگاتا
 ہوا بولا۔۔



انعم کمرے میں آئی دروازہ لاک کر کے بار بار اپنے ہونٹ صاف کرنے
 لگی کبھی ٹشو سے تو کبھی آستین سے۔۔

پھر لائٹر اٹھا کر سیکرٹ سلگالی۔۔

وہ احد کے ساتھ باہر گی تھی۔۔

رحیم کیسے بھول جاؤں تمہیں زہر لگتا ہے وہ احد مجھے۔۔ انعم روتی ہوئی

پھر سے اپنے ہونٹ رگڑنے لگی۔۔

ڈیڈ آپ نے بہت غلط کیا بہت غلط لائف میری تو پھر حق بھی میرا ہونا

چائیے اگر میری جگہ داین ہوتی تو آپ کبھی ایسا نہ کرتے لیکن داین
میری جگہ کیسے ہو سکتی ہے وہ تو پرفیکٹ ہے ہر لحاظ سے۔۔ انعم کے اندر
کی تلخی مزید بڑھ گی۔۔

دوسری سیگٹ سگا کر وہ بالکونی میں نکل آئی، انعم آسمان پر چھائے
بادلوں کو دیکھنے لگی دیکھتے دیکھتے وہ ماضی کی یادوں میں چلی گی۔۔

انعم تم بانیک پر کیسے جاؤ گی۔۔ رحیم فکر مندی سے بولا۔

اگر تم جا سکتے ہو تو میں کیوں نہیں۔۔ وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔۔

میرا مطلب میں تو بانیک پر ہی جاتا ہوں لیکن تم کبھی نہیں۔۔

اچھی بات ہے نہ میں ابھی سے عادت بنا لوں بانیک پر بیٹھنے کی اب ٹائم
ویسٹ مت کرو۔۔ رحیم اسے دیکھتا بانیک پر بیٹھ گیا انعم مسکراتی ہوئی اس
کے پیچھے بیٹھ گی۔۔

چلیں۔۔

بالکل۔۔ اور ہاں فل سپیڈ پر چلانا۔۔ انعم پر جوش انداز میں بولی۔

رحیم نے کیک ماری اور سپیڈ بڑھاتا چلا لگا۔ تم تو یونہی کہہ رہے تھے اتنا مزہ آ رہا ہے بانیگ پر۔۔ وہ رحیم کی پشت سے سر ٹکاتی ہوئی بولی۔۔ انعم کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا حال کی تلخیاں اسے ماضی سے نکال لائیں۔



دانی کمرے میں آئی تو آہل بیڈ پر نیم دراز تھا۔۔
 آج جلدی نہیں آگئی تم۔۔ وہ نظریں ہنوز لیپ ٹاپ پر رکھے بولا۔۔
 نہیں تمہاری گھڑی کا دماغ خراب ہو گیا ہے وہ تمہیں غلط ٹائم دکھا رہی ہے، بندہ پوچھے کو من سینسن کی بات ہے اگر میں ٹائم سے پہلے آگئی ہوں تو اس یہی مطلب ہے کہ میں جلدی آئی ہوں اس میں پوچھنے کی کیا تک بنتی ہے۔۔ دانی کمر پر دونوں ہاتھ رکھے اسے گھورنے لگی۔۔
 آہل دھیرے سے مسکرا دیا۔۔

اچھا جلدی کی وجہ تو جان سکتا ہوں۔۔

تمہاری چوٹ۔۔ دانی کہتی ہوئی اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

چوٹ میرے لگی ہے تو۔۔ آہل آبرو اچکا کر بولا۔۔

ہاں بالکل چوٹ تمہارے لگی ہے لیکن دماغ میرا خراب ہو گیا ہے۔۔ دانی

کوفت سے بولی۔۔

آہل نفی میں سر ہلاتا مسکرانے لگا۔۔

ہر بات بتائی نہیں جاتی خود بھی سمجھ جاتے ہیں، تم نے کھانا کھا لیا۔۔

دانی خفگی سے بولی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں میں نے سوچا تمہارے ساتھ کھاؤں گا۔۔

اور میں اگر رات میں آتی۔۔ دانی گھور کر بولی۔۔

تو رات میں کھا لیتا۔۔

ہاں رات میں کھا لیتا۔۔ دانی بڑبڑاتی ہوئی کوٹ اتارنے لگی۔۔

میں چینیج کر لوں پھر کھاتے ہیں۔۔

آہل اثبات میں سر ہلاتا پھر سے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلانے لگا۔

زخم بہت گہرا ہے۔۔ دانی لقمہ منہ میں ڈالتی ہوئی بولی۔

ظاہر ہے گولی اندر تھی۔۔ آہل شانے اچکاتا ہوا بولا۔

پھر تم اتنے آرام سے کیسے بیٹھے ہو۔۔

تو کیا کروں۔۔ آہل آبرو اچکا کر بولا۔

تمہیں چاہیے تھا میرا سر کھاتے ہائے دانی میں مر رہا ہوں دوائی لگا دو
ہائے مجھے سانس نہیں آ رہا۔۔ دانی سینے پر ہاتھ رکھتی اداکاری کرتی ہوئی
بولی۔۔

آہل کھانا چھوڑ کر اسے دیکھنا لگا۔

دانی خود بھی مسکرا رہی تھی۔

میڈم کیا چاہتی ہو میں کھانا نہ کھاؤں۔۔ آہل اس کی جیکٹ پکڑا کر اپنی

جانب کھینچتا ہوا بولا۔

میں نے کیا تمہارا ہاتھ پکڑا ہے یا پھر ٹرے لے کر بھاگ رہی ہوں جو

تم کھا نہیں سکتے۔۔ دانی خفگی سے دیکھتی آہل کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتی
اس کا ہاتھ ہٹانے لگی۔۔

آہل مسکراتا ہوا دانی کے مول جیسے ہاتھ کو دیکھنے لگا جو اسکے ہاتھ کے
اوپر تھا۔۔

نہیں کھانا تو ٹیرس پر چلتے ہیں۔۔ دانی گھورتی ہوئی بولی۔۔

چلو آؤ ابھی کھانے کا موڈ نہیں۔۔ آہل اسی طرح بولا۔۔

میں کیا بھاگ رہی ہوں جو مجھے چھوڑ نہیں رہے۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہارا کیا بھروسہ۔۔۔۔

ہاں میرا کیا بھروسہ تمہارے گھر میں ڈاکہ ڈال کر چلتی بنوں ہیں نہ۔۔

دانی دانت پیستی ہوئی بولی۔۔

بلکل جنگلی بلی۔۔

چھوڑو مجھے۔۔ دانی اس کا گریبان پکڑتی ہوئی بولی۔۔

آہل نظریں جھکائے دانی کے دوسرے ہاتھ کو دیکھنے لگا جو اسکی شرٹ پر

تھا۔۔

تم میرا گریبان پکڑ رہی ہو۔۔

پکڑ نہیں رہی جناب پکڑ چکی ہوں۔۔ دانی اپنی سرمئی آنکھیں اس کی سیاہ آنکھوں میں گاڑھتی ہوئی بولی۔۔

آہل نے اپنا بائیاں ہاتھ دانی کے دائیں ہاتھ پر رکھ دیا جو اس کی شرٹ پر تھا۔۔

دانی منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیا کوئی شرٹ کھینچنے والی گیم چل رہی ہے۔۔

تم نے شروع کی ہے۔۔ آہل محظوظ ہوتا ہوا بولا۔۔ دونوں کے بیچ فاصلہ چند انچز کا تھا۔۔

دانی ہونٹ باہر نکالے بیچارگی سے آہل کو دیکھنے لگی۔۔

تم اتنی معصوم نہیں ہو۔۔ آہل قہقہہ لگاتا ہوا بولا۔۔

لیکن تم اتنے ہی لوفر ہو جتنے دکھائی دے رہے۔۔

اچھا چلو آؤ چلتے ہیں۔۔ آہل دانی کی جیکٹ اپنی گرفت سے آزاد کرتا
 بولا۔۔

آہاں کمال کا موسم ہے۔۔ دانی ٹیرس پر آتی ہوئی بولی۔۔

آہل چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کے عقب میں آ رہا تھا۔۔

تمہیں تو یہ موسم پسند نہیں۔۔ آہل حیرت سے بولا۔۔

تم کیسے سب جانتے ہو۔۔ دانی بولتی ہوئی اس کے سامنے آ گئی۔۔

آہل دانی کی رگ رگ سے واقف ہے۔۔ وہ دانی کی ناک دباتا ہوا بولا۔۔

دانی پیشانی پر بل ڈالے اسے دیکھنے لگی۔۔

تمہیں بارش پسند ہے۔۔ آہل دانی کی پشت دیکھتا ہوا بولا۔۔

بلکل اور دیکھنا بارش ہوگی۔۔ دانی گردن اوپر کیے آسمان کو دیکھتی ہوئی

بولی جہاں سیاہ بادل اندھیرا کیے ہوئے تھے۔۔

اگر نہ ہوئی۔۔ آہل چیلنج والے انداز میں بولا۔۔

تو نہ ہو میں نے کونسا پیسے دیئے ہیں آسمان کو کہ بارش برسانا۔۔ دانی
شانے اچکاتی ہوئی بولی۔۔

آہل مسکراتا ہوا چلنے لگا اور ریٹنگ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو گیا۔۔

دانی ریٹنگ سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گی۔۔

تم نے ویکس کی ہے اپنی چھیٹ پر۔۔ دانی کی نظریں اسکے گریبان پر
تھیں۔۔

آہل نے نگاہیں نیچی کیں اور مسکرانے لگا۔۔

تمہیں کہا تھا اپنی نظریں سنبھال کر رکھا کرو۔۔ وہ خفگی سے بولا۔۔

کیوں تمہارے پاس آ رہیں ہیں۔۔

بلکل دیکھو ابھی تو یہاں تک آئیں ہیں پھر ناجانے کہاں تک جائیں۔۔

کہیں نہیں جاتیں تم بے فکر رہو۔۔ دانی آس پاس دیکھتی ہوئی بولی۔۔

تم ہو کیا میڈم۔۔ آہل اس کا رخ اپنی جانب موڑتا ہوا بولا۔۔

دائین حیات۔۔ دانی نے کہہ کر زبان دانتوں تلے دی۔
 بلکل یہی سمجھنا چاہیے۔۔ آہل محظوظ ہوتا ہوا بولا۔۔
 اب تم زیادہ خوش مت ہو۔۔ دانی منہ بسورتی ہوئی بولی۔۔
 میں کہاں خوش ہو رہا ہوں۔۔ آہل حیرت سے بولا۔۔
 ہاں نہ پتہ چلے مٹھیاں بانٹتے پھرتے نظر آؤ۔۔ دانی کہتی ہوئی چلنے لگی۔۔
 آہل قہقہہ لگاتا اس کی پشت کو دیکھنے لگا۔۔
 دانی کے چہرے پر ایک بوند گری۔۔ دانی نے چہرہ اٹھا کر آسمان کو دیکھا
 تو ایک اور بارش کی بوند اس کے چہرے کو سیراب کر گئی۔۔
 آہاں آہل تمہیں کہا تھا نہ بارش ہو گی۔۔ دانی چہکی۔۔
 آہل کو ادراک ہوا تو دروازے کی جانب آ گیا۔۔
 دانی آ جاؤ نیچے چلتے ہیں۔۔ آہل اسے دیکھتا ہوا بولا۔۔
 تم جاؤ میں ابھی نہیں آؤں گی۔۔ قطرے تیزی سے گرنا شروع ہو گئے

تھے۔۔

دانی یہ موسم ٹھیک نہیں بیمار پڑ جاؤ گی۔۔ آہل فکر مندی سے بولا۔۔
 پھر مزہ آئے گا نہ تم کمرے میں آؤ گے تو میری ناک بہ رہی ہو گی پھر
 تم ٹشو اٹھا کر میرے ناک پر رکھو گے اور میں شرٹووو شرٹووو کر کے ناک
 صاف کروں گی۔۔ دانی شریر لہجے میں بولی۔۔

چھی۔۔ گندی۔۔ چلو واپس آؤ۔۔ وہ تیز ہوتی بارش کو دیکھ کر بولا۔

NEW ERA MAGAZINE
 میں نہیں آ رہی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانی میں پیٹی کی وجہ سے نہیں آ سکتا لیکن گارڈز آ سکتے ہیں شرافت سے
 آ جاؤ یہاں۔۔

دانی ناک چڑھاتی اس کی سمت قدم بڑھانے لگی۔۔

پہلے شرافت کو تو بلاؤ پھر ہی اس کے ساتھ آ سکوں گی۔۔ دانی مسکراتی
 ہوئی بولی۔۔

دانی۔۔ آہل خفگی سے دیکھتا ہوا بولا۔۔

اچھا بھی آگئی یہ لو۔۔ دانی کہتی ہوئی اس کے سامنے آگئی۔۔

آہل زینے اترنے لگا۔۔

دانی چلیج کر کے نکلی تو آہل لیپ ٹاپ رکھے بیٹھا تھا۔۔

ایک لیپ ٹاپ اور ایک وہ رفیق دونوں اس کی ہاف گرل فرینڈ ہیں۔۔

دانی بولتی ہوئی اسے گھورنے لگی۔۔

آااا چھی۔۔ آہل نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا اور نفی میں سر ہلانے لگا۔۔

دانی اس کے ساتھ آ بیٹھی۔۔

دانی نے ہاتھ بڑھا کر ویڈیو سٹاپ کر دی۔۔

آہل چہرہ موڑے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔

تم مووی بھی دیکھتے ہو۔۔ دانی تعجب سے بولی۔۔

ہاں اور اس میں حیران ہونے والی کیا بات ہے۔

تم تو خود فلم ہو تمہیں کیا ضرورت مووی دیکھنے کی۔۔

آہل نے ہینڈ فری اتاری اور دانی کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔

تم بھی دیکھو میرے ساتھ۔

یہ میری بازو ہے سپرنگ نہیں جسے تم کھینچتے رہتے ہو۔ دانی کا سر آہل کی بازو سے ٹکرایا تھا۔

آہل اسے نظر انداز کیے اسکرین پر نظریں مرکوز کر گیا۔

دانی سر جھٹکتی مووی دیکھنے لگی۔

ہائے اللہ بس کر دو کیسی خون خرابے والی مووی ہے۔ دانی لیپ ٹاپ کی اسکرین بند کرتی ہوئی بولی۔

اتنی اچھی تو ہے۔ آہل مسکراتا ہوا بولا۔

تمہیں تو ایسی ہی اچھی لگیں گے ٹریننگ جو لینی ہوتی تم نے۔ تم ایسے سو جاؤ گے۔ دانی اسے نیم دراز ہوتے دیکھ کر بولی۔

ہاں کیوں۔

نہیں میرا مطلب رات میں میرا ہاتھ وات لگ گیا تو۔ دانی فکر مندی

سے بولی۔

تم ہاتھ مارتی ہو۔۔۔

نہیں لیکن اب نیند میں کیا معلوم ہاتھ مار دوں یا پیر لوگ چلتے ہیں نیند میں تو میں ہاتھ بھی نہیں مار سکتی۔۔

پھر کیا کریں اب۔۔ آہل اسے دیکھتا ہوا بولا۔۔

میں کسی دوسرے روم میں سو جاتی ہوں۔۔

نہیں کسی دوسرے روم میں نہیں جا سکتی تم۔۔

کیوں تم نے باقی سب بیچ رکھا ہے کیا۔۔

تم میرے سامنے ہی رہو گی۔۔

نہیں فرار ہوتی۔۔ دانی آہستہ سے بولی۔۔

بات فرار کی نہیں ہے۔۔

اچھا پھر میں صوفے پر سو جاتی ہوں۔۔ دانی حل پیش کرتی اسے دیکھنے

لگی۔۔

تم یہیں سو جاؤ کوئی مسئلہ نہیں۔۔

نہ بھی نہ تمہیں کچھ ہو گیا تو مجھ پر قتل کیس ہوا ہو میں صوفے پر سو جاؤں گی۔۔

ٹھیک ہے اگر تم ایزی ہو کر سو سکتی ہو تو تمہاری مرضی۔۔

دانی سر ہلاتی اٹھ گی۔۔

دانی مجھے کب بورڈ سے شرٹ نکال دو۔۔ آہل اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا ہوا بولا۔۔

تم میرے سامنے چنچ کرو گے۔۔ دانی کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔

شرٹ چنچ کر رہا ہوں۔۔ آہل شانے اچکاتا ہوا بولا۔۔

دانی ناک سکورتی شرٹ نکالنے لگی۔۔

یہ لو۔۔

تھینک یو۔۔ آہل مسکراتا ہوا بولا۔۔

بائی سیپس تو ایسے ہیں جیسے غبارے میں پھونک بھری ہو۔۔ دانی منہ
کھولے دیکھتی ہوئی بولی۔

گوری بازو کی رگیں ابھری ہوئیں تمہیں پھر ان پر بنا ٹیڈو چار چاند لگا رہا
تھا۔۔

آہل مسکراتا ہوا شرٹ پہننے لگا۔۔

آہل مجھے تمہاری ہیلپ چاہئے۔۔ آہل انعم کا میسج پڑھنے لگا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھانا۔۔ دانی سوالیہ نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔۔

دس منٹ تک۔۔

عجیب ہی ٹائم ہیں اس بندے کے ابھی کھالے گا تو باہر نکل آئے گا

کیا۔۔ دانی بڑبڑاتی ہوئی اٹھ گی۔۔

آہل مسکراتا ہوا جواب لکھنے لگا۔۔

کیسی ہیلپ۔۔

تم سے مل کر بات کرنا چاہتی ہوں۔۔

آہل میسج پڑھتا پرسوج دکھائی دینے لگا۔

دانی ارحم سے دور رہا کرو۔۔ آہل میسج ٹائپ کرتا ہوا بولا۔۔

ہیں ارحم کہاں سے آ گیا۔۔ دانی ششدرہ سی اسے دیکھنے لگی۔۔

جو کہا ہے اس پر عمل کرو دوبارہ اس سے بات مت کرنا ورنہ وہ بولنے

کے قابل نہیں رہے گا۔۔ وہ سختی سے بولا۔۔

تمہارے گارڈز کا منہ میں توڑتی ہوں۔۔ دانی غصے سے بولی۔۔

دانی کوئی فضول گوئی نہیں اور جہاں بیٹھی ہو بیٹھی رہو۔۔ عموماً میں

وارنگ دینے میں وقت کا ضائع نہیں کرتا لیکن تمہیں دے رہا ہوں۔۔

کہہ تو ایسے رہے ہو جیسے دو تین ملک دے رہے ہو مجھے۔۔ دانی سر

جھٹکتی ہوئی باہر نکل گئی۔

ہیلو انعم۔۔

کب مل سکتے ہو تم۔۔ انعم نے چھوٹے ہی پوچھا۔۔

فلحال تو چند دن نہیں لیکن میں رفیق کو بول دوں گا کہ تمہارے لیے
ٹائم میج کر دے کیونکہ گھر میں دانی ہوتی ہے ورنہ یہاں ملاقات کر
لیتے۔۔

ہاں دانی کے سامنے نہیں ٹھیک ہے میں کچھ دن ویٹ کر لیتی ہوں۔۔
انعم نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔



مس قدسیہ کیسی ہیں آپ۔۔ زبیر اس خاتون کے گلے لگتے ہوئے بولے۔
ہمیں کیا ہونا ہے زبیر صاحب۔۔ وہ بیٹھنے کا اشارہ کرتیں ہوئیں بولیں۔۔

ریفائنری کا سن کر بہت افسوس ہوا زبیر۔۔ وہ دکھ سے بولیں۔۔

افسوس تو سچ میں بہت بڑا ہے اسی لیے آپ کے پاس آیا ہوں۔۔ وہ
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولے۔۔

ہاں ہاں بولو تم۔۔

سمگلنگ سے اس بار جو پے مینٹ آئے گی آپ وہ ساری مجھے دے دیں

الیکشن بھی سر پر ہیں پھر یہ ریفرنری کا مسئلہ۔۔

چلو ٹھیک ہے لیکن اس بار پے مینٹ بھی زیادہ ہے۔۔ وہ زبیر کو دیکھتی
ہوئیں بولیں۔

اگلی دوپے مینٹس آپ رکھ لینا لیکن ابھی مجھے اشد ضرورت ہے۔۔

کوئی مسئلہ نہیں میرا تو سرکل چل رہا ہے لیکن وہ ایئر ہو سٹس بہت تنگ
کر رہی ہے۔۔

کیا کہتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پیسے زیادہ مانگ رہی ہے کہتی خطرہ بھی تو زیادہ ہے۔۔

اس کی جو ویڈیو ہے وہ دکھا دینا اور کہہ دینا اگر جیل کی ہوا کی بجائے

باہر کی ہوا کھانا چاہتی ہو تو خاموشی سے کام کرو پیٹ نہیں بھرتے ان

کے پھر چاہے جتنا بھی دے دو۔۔

بلکل۔۔ لالچ بڑھتا ہی جاتا ہے۔۔

دانین کا سناؤ آہل کے پاس ہی ہے کیا۔۔

ظاہر ہے کہتا ہے نکاح کیا ہے اب ثبوت بھی نہیں نکاح کا میں تو کچھ
 کر ہی نہیں سکتا جب جب سوچتا ہوں خون کھولتا ہے میرا۔۔ زبیر ضبط
 کرتے ہوئے بولے۔۔

کہیں آہل حیات پر حملہ تم نے۔۔

میں پاگل ہوں کیا جو خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماروں گا، نا جانے کس کی
 حرکت ہے یہ۔۔ وہ کوفت سے بولے۔۔

غصے کا تیز ہے وہ لیکن انسان اچھا ہے۔۔

آپ کو تو اول روز سے ہی پسند ہے وہ۔۔

ہاں لیکن وہ مجھے لفٹ کیوں کروائے گا۔۔ وہ آہ بھرتی ہوئیں بولیں۔۔

کہیں تو اغوا کروا لیں۔۔ وہ شرارت سے بولے۔۔

وہ اغوا ہونے والوں میں سے نہیں۔۔ وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئیں بولیں۔۔

خیر میں چلتا ہوں پھر جیسے آئیں مجھے کال کر دینا۔۔ زبیر کھڑا ہوتا ہوا

بولے۔۔

ہاں میں انفارم کر دوں گی۔۔ وہ مسکراتی ہوئیں بولیں۔۔



آہل تم کب ٹھیک ہو گے۔۔ دانی منہ بناتی ہوئی بولی۔۔

کیوں تم نے کون سا کام کروانا ہے مجھ سے۔۔ آہل کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔۔

جالے صاف کروانے ہیں گھر کے۔۔ دانی اکتا کر بولی۔۔

آج جنگلی بلی کا آف ہے کہاں جانا ہے بولو۔۔ وہ دانی کی جانب رخ موڑتا ہوا بولا۔۔

میں اکیلی چلی جاتی ہوں۔۔

سوچنا بھی مت۔۔

پھر تمہیں ایسے کیسے لے کر جاؤں۔۔

آہل حیات بہت مضبوط ہے تمہیں ابھی اندازہ نہیں ہے۔۔

ہاں بالکل تمہاری رگیں لوہے کی ہیں نہ۔۔۔

کہاں جانا ہے بتاؤ۔۔ آہل دانی کے چہرے سے بال ہٹاتا ہو بولا۔۔
 تمہیں میرے بالوں سے کیا مسئلہ ہے۔۔ دانی گھورتی ہوئی بولی۔۔
 تم ٹھیک نہیں کرتی تو مجھے کرنے پڑتے ہیں۔۔ آہل اسکی سرمی آنکھوں
 میں دیکھتا ہوا بولا۔

یہ میرا چہرہ ہے تمہارا نہیں۔۔ دانی منہ پر انگلی رکھتی ہوئی بولی۔

تم پوری کی پوری میری ہو تو یہ چہرہ میرا کیوں نہیں۔۔

اچھا جاؤ تم رکھ لو، مجھے کرکٹ کھیلنی ہے۔۔

میڈم آپ کے شوہر تو نہیں کھیل سکتے۔۔ وہ شانے اچکاتا ہوا بولا۔۔

تو آپ کی بیگم تو کھیل سکتی ہیں نہ۔۔ دانی اسی کے انداز میں بولی۔۔

اکیلی کھیلو گی۔۔

یہ جو نیچے اتنی فوج تیار کر رکھی ہے جنگ کروانی ہے کیا ان سے۔۔

آہل خاموش ہو گیا۔۔

تمہارے سامنے کھیلوں گی وہ بال کروائیں گے بس۔۔ دانی اسکی خاموشی
کا مفہوم سمجھ کر بولی۔۔

ٹھیک ہے چلو۔۔ آہل موبائل جیب میں ڈالتا ہوا بولا۔۔

زبیر کی کوئی خبر کیا کر رہا ہے آج کل۔۔ آہل رفیق کے ہمراہ کھڑا
تھا۔۔

ریفائٹری پھر سے سٹارٹ کرنے کا سوچ رہا ہے۔۔ اور اتنا پیسہ کہاں سے
آئے گا۔۔ آہل کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
ڈاکٹر قدسیہ۔۔

رفیق پتہ لگواؤ یہ دونوں کر کیا رہے ہیں پچھلے دو ماہ سے۔۔

جی سر میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔۔

کیونکہ ڈاکٹری سے اتنا پیسہ پاسبل نہیں۔۔ آہل نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا۔

سامنے دانی بیٹ پکڑے کھیل رہی تھی۔۔

سر بچوں نے پیسے لینے سے انکار کر دیا ہے۔۔

کیوں۔۔ آہل تعجب سے بولا۔۔

سر حسین کہتا ہے کہ میں جب کر رہا ہوں خود کروں گا گھر کا سارا
خرچ۔۔

بیوقوف ہے وہ، پورا گھر کیسے چلا سکتا ہے وہ۔۔

جی سر میں نے بھی کہا، اسی باعث وہ آپ سے ملنے بھی نہیں آئے کہ
آپ کی بات تو وہ ٹال نہیں سکتے۔۔

ہممم تم انہیں کہنا میں بلا رہا ہوں، خود بات کروں گا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل فائل کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

دانی نے شاٹ ماری اور گیند سیدھا آہل کے منہ پر آ گئی۔۔

دانی منہ کھولے اسے دیکھنے لگی جو اپنی ناک رگڑ رہا تھا۔۔

دانی نے بیٹ نیچے پھینکا اور بھاگ کر اس کے پاس گئی۔۔

آئم سو سوری مجھے نہیں پتہ تھا بال تمہیں لگ جائے گی۔۔

دانی اس کا ہاتھ ہٹا کر دیکھتی ہوئی بولی، اسکی ناک سرخ ہو رہی تھی۔۔

درد ہو رہا ہے کیا۔۔ دانی ہچکچاتی ہوئی بولی۔۔

بس بہت ہو گیا چلو اندر۔۔

کچھ لگا دوں میں یہاں۔۔ دانی اس کے ساتھ چلتی ہوئی بولی۔۔

نہیں ضرورت نہیں۔۔

تم مجھے کچھ نہیں کہو گے۔۔ دانی نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsanay | Urdu | Essays | Poetry | Interviews |

کیا کہوں۔۔ وہ رک کر دانی کو دیکھنے لگا۔۔

جیسے سب کو مارتے ہو دو چار تھپڑ مار دیتے شاید۔۔

سب میں اور تم میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔ آہل جیب میں ہاتھ

ڈالے کھڑا تھا۔۔

دانی اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھ رہی تھی، کبھی کبھی وہ بالکل عام سا

شخص لگتا جس کے لیے دانی بہت اہمیت کی حامل ہے۔۔

کیا ہوا۔۔ وہ دانی خاموش پا کر بولا۔۔

کچھ نہیں۔۔ دانی نفی میں سر ہلاتی چلنے لگی۔۔

دانی تم روم میں رہنا اب دوست ملنے آئیں گے مجھ سے۔۔

تو میں کیا انہیں باہر نکال دوں گی۔۔

نہیں تمہیں کسی کے سامنے آنے کی ضرورت نہیں جا کر پڑھائی کرو۔۔

وہ سرد لہجے میں بولا۔۔

دانی شانے اچکاتی چلنے لگی۔۔

سنو۔۔ آہل نے اسے ٹوکا۔۔

ہاں۔۔ دانی چہرہ موڑے اسے دیکھنے لگی۔۔

تمہارا لاکٹ۔۔ وہ آبرو اچکا کر بولا۔۔

وہ اس کا لاک ٹوٹ گیا تھا۔۔

اچھا مجھے دینا میں ٹھیک کروا دوں گا۔۔

دانی اچھا کہہ کر زینے چڑھنے لگی۔۔

آہل ڈرائنگ روم میں چلا گیا۔۔

پتہ نہیں کب آئے گا۔۔ دانی آہل کی منتظر تھی۔۔

میشو بھی پتہ نہیں کہاں ہے فون اٹھا ہی نہیں رہی۔۔ وہ کوفت سے

بولی۔۔

آہل میں گھر کب جاؤں گی۔۔ آہل کے کمرے میں قدم رکھتے ہی دانی

بول پڑی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل آبرو اچکا کر اسے دیکھنے لگا۔۔

کیا کرنا ہے گھر جا کر۔۔

ڈانس۔۔ دانی تپ کر بولی۔۔

یہیں کر لو پھر۔۔ وہ سٹڈی کھولتا ہوا بولا۔۔

اچھا پھر باہر لے کر چلو مجھے۔۔

کیوں۔۔ آہل چہرہ موڑ کر بولا۔۔

کھانے کے لیے۔۔

تو گھر میں کھانا نہیں مل رہا تمہیں۔۔ وہ فائلز نکالتا ہوا بولا۔۔

صاف صاف کہو کوئی بھی بات نہیں مانو گے۔۔ دانی سینے پر بازو باندھے

دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر بولی۔۔

ٹھیک ہے کہیں نہیں جانا اب خاموشی سے چلی جاؤ۔۔ آہل کی پیشانی پر

شکینیں تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل یہ کیا بات ہوئی۔۔

دانی جب میں کام کر رہا ہوں تو مجھے تنگ مت کیا کرو۔۔ وہ فائل پر

نظریں دوڑاتا ہوا بولا۔۔

مجھے بھوک لگی ہے۔۔

ابھی آ جائے گا کھانا کمرے میں جاؤ تم۔۔

جاہل۔۔ دانی کوفت سے بولتی چلی گی۔۔

یہ پہلے کیوں نہیں معلوم ہوا مجھے۔۔ وہ صفحے الٹ پلٹ کر دیکھتا ہوا
 بولا۔۔

ایک گھنٹے بعد آہل سٹڈی سے نکلا۔۔

ڈیٹ پر گئے تھے کیا۔۔ دانی تپ کر بولی۔۔

آج کھانا تم بناؤ گی۔۔ وہ دانی کے ساتھ صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا۔۔

تم بھی مذاق کرنے لگے ہو۔۔

میں بلکل سیریس ہوں۔۔ آہل سنجیدگی سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔۔

میں نے کبھی پانی بھی نہیں ابالا۔۔

تو آج ابال لینا نو ایشو۔۔

نو ایشو گیو می ٹشو۔۔ دانی دانت نکالتی ہوئی بولی۔۔

آ جاؤ۔۔ آہل کھڑا ہوتا ہوا بولا۔۔

میں تو نہیں آ رہی۔۔

اچھا میں دیکھتا ہوں کیسے نہیں آتی تم۔۔ وہ دانت پیتا ہوا آگے آیا۔۔
 کیا کرو گے۔۔ دانی اس کے خطرناک تیور دیکھ کر بولی۔۔
 بیڈ پر جاؤ۔۔ آہل اسے بازو سے پکڑتا ہوا بولا۔۔
 کیوں۔۔

دانی اپنی بازو چھڑواتی ہوئی بولی۔۔

آہل نے لائٹ آف کر دی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
 Novels | Afsana | Art | Poetry | Screenplay | Greeting Cards
 آہل کی آنکھوں میں شرارت تھی۔۔

واٹ ربش۔۔ لائٹ ان کرو۔۔ دانی چلائی۔۔

تمہیں ایک بار اچھے سے سمجھا دوں۔۔ آہل بولتا ہوا چلنے لگا۔۔

آہل میں۔۔۔۔

کیا تم۔۔ آہل موبائل کی ٹاریج دانی پر مارتا ہوا بولا۔۔

کیا کرو گی تم بولو۔۔ آہل کے چہرے پر سختی عمود آئی۔۔

دانی چار مہینے سے بھی کم ٹائم ہے۔۔ دانی دل ہی دل میں سوچنے لگی۔۔

میں کھانا بناؤں گی۔۔ دانی مسکرا کر بولی۔۔

گڈ گرل۔۔ آہل اس کا منہ تھپتھپاتا ہوا بولا۔۔

دانی منہ چڑاتی اس کے پیچھے چل دی۔۔

کیڑے مکوڑے کھلاؤں گی تمہیں۔۔ دانی آہل کو گھورتی ہوئی بولی جو

شلیف پر چڑھ کر بیٹھا تھا۔۔

تم کیڑے مکوڑے کھاتی ہو۔۔ آہل محظوظ ہوا۔۔

نہیں لیکن تمہارے لیے اسپیشل ڈش یہی بناؤں گی۔۔ آہل قمقہ لگانا ہوا

نفی میں سر ہلانے لگا۔۔

آہل میں نے کبھی چولہا بھی نہیں جلایا۔۔ دانی رونے والی شکل بناتی ہوئی

بولی۔۔

چولہا جلا کر دو میم کو۔۔ آہل کک کو اشارہ کرتا ہوا بولا جو حیران پریشان

سا کھڑا تھا۔۔

جی سر۔۔ وہ کہتا ہوا چولہا جلانے لگا۔۔

دانی منہ کھولے آہل کو دیکھنے لگی۔۔

یہ لو آج بھی تم نے چولہا نہیں جلایا اب بناؤ۔۔

کیا بناؤ۔۔ دانی منہ بسورتی ہوئی بولی۔۔

تمہیں معلوم ہوگا میں تو کھانے کے لیے بیٹھا ہوں۔۔ آہل ہاتھ اٹھاتا ہوا

بولا۔۔

ہوں۔۔ دانی سر جھٹکتی آگ کو دیکھنے لگی سرخ شعلے اوپر آ رہے تھے۔۔

میم کیا دوں آپ کو۔۔

مجھے چیتے کا گوشت لا کر دو۔۔

دانی کی بات پر آہل منہ پر ہاتھ رکھے ہنسی روکنے کی سعی کرنے لگا۔۔

کک منہ کھولے دانی کو دیکھنے لگا۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو اگر دانی حیات کچھ بنا ہی رہی ہیں تو دنیا کی

انوکھی چیز بنائے گی۔۔ وہ تفاخر سے بولی۔۔

چکن نکال کر دو فریج دو۔۔ آہل مسکراتا ہوا بولا۔۔

اگر چکن دیا تو تمہیں کچا کھلاؤں گی میں مجھے چیتے کا گوشت ہی چاہیے۔۔

دانی شلیف پر زور سے ہاتھ مارتی ہوئی بولی۔۔

دیوار کے ساتھ جو شلیف تھی آہل اس پر بیٹھا تھا اور جس شلیف کے

سامنے دانی کھڑی تھی وہ باورچی خانے کے وسط میں تھی۔۔

کہاں سے لا کر دوں۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جنگل سے اور کہاں سے۔۔ دانی گھور کر بولی۔۔

تم باہر جاؤ۔۔ آہل کک کو دیکھتا ہوا نیچے اتر آیا۔۔

اب تم اپنی فضول حرکتوں پر مت آنا۔۔ دانی اس کا ارادہ بھانپ کر

بولی۔۔

ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں۔۔ آہل کے چہرے پر بلا کی معصومیت

تھی۔۔

تم اتنی معصوم قوم۔۔ دانی گھور کر بولی۔۔

کیا بناؤ گی تم۔۔ آہل اس کے عین مقابل آکھڑا ہوا۔۔

تمہارا سر۔۔ دانی دانت پیستی ہوئی بولی۔۔

کیا کہا۔۔ آہل کہہ کر ایک قدم آگے بڑھا تو دانی نے دو قدم اٹھ

اٹھائے۔۔

تمہارے کان ایکسپائر ہو گئے ہیں نئے ڈلواؤ جا کر۔۔

مسز حیات آپ چکن بنائیں گی یا نہیں۔۔ آہل دانی کی آنکھوں میں دیکھتا

ہوا بولا۔۔

ظاہر ہے چکن ہی بناؤں گی اب تمہیں تو بنانے سے رہی۔۔ دانی منہ

بسور کر بولی۔۔

ویری گڈ اینڈ یہ رہا چکن۔۔ آہل فریج سے نکالتا ہوا بولا۔۔

آہل اس میں سے تو سمیل آ رہی ہے۔ دانی گوشت کو سونگھتی ہوئی

بولی۔۔ دانی ناک پر انگلی رکھے ہوئے تھی۔۔

ہاں تو کچا گوشت ہے سمیل تو آئے گی نہ۔۔ آہل اس کی ناک سے انگلی
ہٹانا ہوا بولا۔۔

میں پرفیوم لے کر آتی ہوں ایسے تو میرا سانس بند ہو جائے گا۔۔ دانی
سرمی آنکھوں کو پورا کھولے ہوئے تھی۔۔

دماغ خراب ہے تمہارا اسے ایسے ہی بناتے ہیں اب جلدی کرو مجھے
بھوک لگی ہے۔۔ وہ شیف سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔

اتنی ہی بھوک لگی ہے تو کھا لو سامنے پڑا ہے میں تو دو دن سے پہلے
نہیں بنا سکتی۔۔

دانی ایک ہاتھ سے ناک پر انگلی رکھے دوسرے ہاتھ سے گوشت باؤل
میں نکالنے لگی۔۔

آہل دلچسپی سے اسکے چہرے کے بدلتے تاثرات کو دیکھ رہا تھا۔۔
آہل یہ کیا ہے۔۔

مجھے کیا معلوم۔۔ وہ شانے اچکاتا ہوا بولا۔۔

تمہیں کیوں نہیں معلوم تم چیف منسٹر ہو۔۔

میڈم چیف منسٹر کا کام ملک سنبھالنا ہے گھر نہیں۔۔

ہاں تو ملک بھی تو ایک ایک گھر سے مل کر بنتا ہے بلکل فارغ ہو تم
تو۔۔ دانی منہ بناتی چیزیں چیک کرنے لگی پاس ہی آئی پیڈ پڑا تھا ساتھ
ساتھ سرچ کرتی جاتی۔۔

آہل کوکنگ جانتا تھا لیکن دانی کے سامنے جان بوجھ کر انجان بن رہا

تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگر تم نے یہ نہ کھایا تو میں تمہیں کھا جاؤں گی۔۔ دانی کاٹ کھانے
والی نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔۔

نو پرا بلم۔۔

یہ قورمہ بنایا ہے تم نے۔۔ آہل سالن دیکھتا ہوا بولا۔۔

نہیں نورمہ کو بنایا ہے سیکنڈ ایئر کی بک میں پڑھا ہوگا تم بٹن بٹن فسٹ

لیسن۔۔ دانی دانت پیستی ہوئی بولی۔۔

اچھا۔۔ آہل لب دبائے سالن ڈالنے لگا۔۔

دانی ففٹی ففٹی ہے بیکار اتنا کہ کھایا نہیں جا سکتا لیکن تمہاری شکل دیکھ کر کھا سکتا ہوں۔۔

کیوں میری شکل سے ٹیسٹ چھلک رہا ہے کیا جو تمہیں پھر یہ سالن کھانے لائق لگے گا۔۔

تم کیوں نہیں کھا رہی۔۔ آہل اسے رنگ گھماتے ہوئے دیکھ کر بولا۔۔

میرا دل نہیں کر رہا۔۔ دانی منہ بناتی ہوئی بولی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دل کیوں نہیں کر رہا اگر اپنے کھانے کی وجہ سے کہہ رہی ہو تو کک نے بھی کھانا بنایا ہے تم وہ کھا لو۔۔ آہل فکر مندی سے بولا۔۔

نہیں تم کھا لو میں تھک گی ہوں۔۔ دانی بال سمیٹتی ہوئی چلنے لگی۔۔

اس لڑکی کا بھی کچھ پتہ نہیں چلتا۔۔



دانی سو کر اٹھی تو آہل اس کے بغل میں بیٹھا تھا۔۔

اٹھ گی تم۔۔ آہل چہرہ موڑ کر بولا۔۔

ہاں۔۔ دانی جمائی لیتی ہوئی بولی۔۔

دانی آہل کی بازو سے ٹیک لگا کر موبائل چیک کرنے لگی۔۔

آہل اس خوشگوار تبدیلی پر جہاں حیران تھا وہاں خوش بھی۔۔

آہل مجھے میچ دیکھنے جانا ہے۔۔ دانی میشو کو جواب دیتی ہوئی بولی۔۔

کہاں۔۔ آہل کی انگلیاں تیزی سے چل رہی تھیں۔۔

دوبئی۔۔ اپنے دوستوں کے ساتھ۔۔
NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Sohaks|Pictorial|Gharani

کہیں نہیں جانا تم نے۔۔ آہل بے لچک لہجے میں بولا۔۔

پلیز مجھے بہت شوق ہے۔۔

تم پہلے بھی تو گئی تھی۔۔

ہاں لیکن تب فوراً واپس آ گئی تھی یہ بھی معلوم ہو گا تمہیں۔۔

جی ہاں میں جانتا ہوں لیکن اکیلی نہیں۔۔

آہل تین لوگ اکیلے کیسے ہوتے ہیں مجھے بتاؤ۔۔ دانی ابھی تک اس کی بازو سے ٹیک لگائے نیم دراز تھی۔۔

میرے پاس ٹائم ہوا تو تمہیں لے جاؤں گا ورنہ نہیں۔۔

دانی خاموش ہو گی موبائل بند کر کے اپنے اوپر رکھ لیا اور سوچنے لگی۔۔

جیسا جلاد یہ ہے میشو اور ارحم کے ساتھ کبھی جانے نہیں دے گا میں نے تو میچ دیکھنا ہے پھر اسی کے ساتھ چلی جاتی ہوں۔۔ دانی لب کاٹتی

سوچ رہی تھی۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
سوچ لیا۔۔

تم کیا جن ہو۔۔ دانی اس کی جانب رخ موڑتی حیرت سے بولی۔۔

نہیں میں بس اپنی دانی کو جانتا ہوں جس دن جانا ہو مجھے بتا دینا تمہارا
آئی ڈی کارڈ بھی بنانا پڑے گا۔۔

کیوں۔۔ دانی کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔

مجھ سے نکاح ہوا ہے تمہارا شادی کے بعد لڑکی کا آئی ڈی کارڈ دوبارہ

بتتا ہے۔۔

تمہیں سب کچھ معلوم ہوتا۔۔ اچھا مجھے اپنا فون دو۔۔

کیوں۔۔ آہل کی پیشانی پر لکریں ابھریں۔۔

دو تو سہی۔۔ دانی اس کی شرٹ کھینچتی ہوئی بولی۔۔

کیا کرنا ہے تم نے۔۔

کچھ توڑنے کا دل کر رہا ہے۔۔

دانی تنگ مت کرو میں کام کر رہا ہوں۔۔ آہل اپنی بازو سے اس کیا

ہاتھ ہٹاتا ہوا بولا۔

تم ہو ہی جاہل حیات۔ کھا نہیں جاؤں گی تمہارا فون۔۔ دانی منہ موڑ کر

بیٹھ گئی۔۔

جنگلی بلی خفا ہو گئی ہے۔۔

تمہیں کیا۔۔

اچھا یہ لو لیکن تم کیا کرو گی میرے فون کا۔۔ آہل اس کی گود میں
فون رکھتا ہوا بولا۔۔

سب کچھ ان لاک کرو۔۔ دانی آہل کی جانب رخ موڑ کر آلتی پالتی مار
کر بیٹھ گئی۔۔

آہل اسے دیکھ کر مسکرانے لگا تو ڈمپل پھر سے عود آیا۔۔
خود لگاؤ پاسورڈ۔۔

امم۔۔ دانی منہ پر انگلی رکھے سوچنے لگی پھر دانی لکھ کر اینٹر کیا۔۔
دانی مبہوتزدہ سی اسے دیکھنے لگی۔۔

دیکھ لو جو دیکھنا ہے۔۔

دانی نے گیلری کھولی تو اپنی بصارت پر یقین نہ آیا، دانی بے اعتنائی سے
آہل کو دیکھنے لگی۔۔

ایسے مت دیکھو۔۔ آہل کی نظریں اسکرین پر تھیں۔۔

چور۔۔ میری پکس چوری کیں ہیں تم نے۔۔ دانی اپنی ڈھیروں تصویریں

دیکھ کر بولی۔۔

چوری تو نہیں کی بس لے لیں کسی طریقے سے۔۔

وہ چوری ہی ہوتی ہے، دانی مسکراتی ہوئی اپنی تصویریں دیکھ رہی تھی۔۔

اچھا جی۔۔ آہل نے کہہ کر بات ختم کی۔۔

وال پیپر تو کمال کا ہے۔۔ دانی پسندیدگی سے بولی جو کہ اسی کی تصویر تھی۔۔

یہ میری فیورٹ ہے۔۔ بولتے بولتے آہل کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ
رینگ گی۔۔

اور میں۔۔ بے اختیار دانی کے لبوں سے پھسلا۔۔

یہ ایک مسٹری ہے۔۔

کیا۔۔ دانی اسکرین بند کرتی ہوئی بولی۔۔

کہ تم میرے لیے کیا ہو، تمہیں یہ مسٹری سولوو کرنی ہے۔۔ آہل اس

کی ناک چھیڑتا ہوا بولا۔۔

تم عجیب نہیں بہت عجیب ہو اور یہ مسٹری دنیا کی مشکل ترین مسٹری ہو گی۔۔

تو کیا دانی حیات اسے حل کرنا پسند نہیں کریں گی۔۔

چیلنج۔۔ دانی اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔۔

ڈن جو مانگو گی دوں گا سولو و اٹ۔۔ آہل کہہ کر لیپ ٹاپ کی اسکرین اوپر کی اور کام کرنے لگا۔۔

دانی پھر سے اس کا موبائل دیکھنے لگی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انعم کا نمبر کیا کر رہا ہے آہل کے پاس۔۔ دانی کی پیشانی پر شکنیں ابھریں۔ دانی تم نے کھانا نہیں کھایا۔۔

ہاں تم رونی کو بولو یہیں لے آئے کھانا۔ دانی اس کی میلز چیک کرنے لگی۔۔

میسجز پر لاک تھا جو کہ دانی کے نام سے نہیں کھلا۔۔

میسجز کا پاسورڈ کیا ہے۔۔ دانی چہرہ اٹھا کر بولی۔۔

تمہارا وہاں کوئی کام نہیں۔۔ آہل سرد مہری سے بولا۔۔
مجھے کھول کر دو۔۔ دانی نے فون اس کے سامنے کیا۔۔
تھینک یو۔۔ آپ چیک کر چکی ہیں مزید اب ضرورت نہیں۔ آہل نے کہہ
کر فون جیب میں ڈال کیا۔۔

بد تمیز حیات۔۔ دانی کہہ کر بیڈ سے اتر گی۔۔

آہل مسکراتا ہوا دانی کو دیکھنے لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈاکٹر قدسیہ آپ آہل سے ملنے کیسے جا سکتی ہیں۔۔ زبیر ششہ سا بولا۔۔

وہ اتنے برے حادثے سے نکلا تھا میں کیوں نہ جاتی۔۔

لیکن آپ جانتی ہیں نہ وہ کون ہے۔۔

میں اچھے سے جانتی ہوں اور میری دشمنی آہل سے نہیں۔۔

لیکن پھر بھی آہل۔۔

زبیر آہل کی اپنی ایک الگ جگہ ہے،، میرے دل کی کدورت اسے اس جگہ سے ہٹا نہیں سکتی۔۔

اور اگر وہ جان گیا ماضی تو پھر جانتی ہیں وہ آپ کے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔۔ زبیر نے تشبیہ کرنا چاہا۔۔

ماضی ماضی میں رہ گیا وہ کبھی نہیں جان سکتا دس سال پہلے کیا ہوا تھا عاقب جانتا تھا اور وہ اب اس دنیا میں نہیں رہا تم اور میں آہل کو بتانے سے رہے سو تم پریشان مت ہوا کرو۔۔

اگر وہ لاعلم ہے تو پھر دانیں کو کیوں اپنے ساتھ رکھا ہے اس نے۔۔

ہو سکتا ہے اسے دانیں پسند آگئی ہو اسی لیے اسے اپنے ساتھ رکھ لیا۔۔

دانیں میری بیٹی ہے کوئی کھلونا نہیں جسے پسند کیا اور اٹھا کر اپنے گھر لے گئے۔۔

زبیر پر سکون رہو وہ محفوظ ہے پھر تم کیوں ہائپر ہو رہے ہو۔۔

اگر دانیں کی جگہ آپ کی بیٹی ہوتی تو میں دیکھتا آپ کا یہی رد عمل ہوتا

کیا۔۔ زبیر افسوس سے بولا۔۔

ڈاکٹر قدسیہ سرنفی میں ہلاتی چائے میں چمچ ہلانے لگیں۔۔



سر ایک بری خبر ہے۔۔ رفیق بوکھلا کر بولا۔۔

کیا ہوا رفیق۔۔ آہل کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔۔

سر کسی نامعلوم افراد نے فائرنگ کی ہے ایک آدمی جاں بحق اور دو

افراد زخمی ہوئے ہیں۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اووہ شٹ۔۔ ارجنٹ میٹنگ رکھو رفیق۔۔ آہل بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا

بولا۔۔

جی سر۔۔

کچھ ہی دیر میں محکموں کے سربراہ کانفرس روم میں بیٹھے تھے۔۔

یہ بالکل اچھا نہیں ہوا خیر جو ہو گیا اسے بدلا نہیں جا سکتا لیکن شہر میں

ہنگامی صورت حال نافذ کر دو، ڈبل سواری پر پابندی لگا دو۔۔

جی سر۔۔

حساس علاقوں میں آرمی کو تعینات کر دو فوری طور پر، اور رفیق پتہ لگواؤ کس نے فائرنگ کی ہے اس شخص کی پشت پناہی کون کر رہا ہے۔۔ آہل فکر مندی سے بولا۔۔

جی تو ناظرین جیسا کہ آپ کو آگاہ کیا گیا کہ ایک نامعلوم افراد نے فائرنگ کی جس کے نتیجے میں ایک افراد جاں بحق اور چار افراد زخمی ہوئے ہیں جی ہاں چار افراد کچھ دیر قبل پیش آنے والا یہ واقعہ لوگوں کو خوفزدہ کر گیا ہے دیکھتے ہیں حکومت اس کے پیش نظر کیا اقدامات کرتی ہے۔۔

تمام افسر اپنے اپنے کام کے لیے چلے گئے۔۔

رفیق معلوم کرواؤ اس آدمی کے بارے میں جو جاں بحق ہوا ہے، اس کی رہائش اور فیملی وغیرہ کا، میں خود جاؤں گا۔۔

لیکن سر آپ خود کیسے خطرہ مول لے سکتے ابھی تو آپ کا زخم بھی تازہ

ہے۔۔ رفیق متفکر سا بولا۔۔

تم فکر مت کرو رفیق مجھے کچھ نہیں ہو گا۔۔ آہل پر اعتماد انداز میں بولا۔

دانی یونی میں ہے۔۔ آہل کو یکدم اس کا خیال آیا۔۔

جی سر ابھی ٹائم نہیں ہوا ان کے آنے کا۔۔

پھر ایسا کرو تم اسے خود گھر لے کر آؤ مجھے کسی اور پر بھروسہ نہیں اور

دانی کو کچھ نہیں ہونے دے سکتا میں۔۔

جی سر میں دانی میڈم کو لے کر آتا ہوں ساتھ میں اس آدمی کی

معلومات بھی۔۔

رفیق کہہ کر باہر نکل گیا۔۔

آہل دو انگلیوں سے پیشانی مسلتا ٹہلنے لگا۔۔

یقیناً یہ کسی سیاسی پارٹی کی حرکت ہے، ان کے لیے زندگی کتنی بے مول

ہے اپنے مفاد کی خاطر کسی کو بھی موت کے بھینٹ چڑھا دیں گے کوئی

مسئلہ ہی نہیں۔۔ آہل تلخی سے سوچنے لگا۔۔

واقعے زندگی کی کوئی اہمیت نہیں۔۔ آہل ماضی میں جا رہا تھا۔۔

آہل نے جھٹ سے آنکھیں کھول دیں اور نفی میں سر ہلاتا خود کو باز رکھنے لگا۔

میں معذرت چاہتا ہوں آپ سے کہ ہمارے دور حکومت میں ایسا واقعہ پیش آیا۔۔ مجھے بہت افسوس ہے لیکن موت کا وقت طے ہے کسی نہ کسی بہانے سے لے جاتی انسان کو، خدا کے فیصلے میں ہم دخل نہیں دے سکتے لیکن میں آپکو یقین دہانی کروانا ہوں کہ آپکا خرچ حکومت اٹھائے گی ہماری حکومت دوبارہ آئے یا نہ آئے۔۔

بہت شکریہ آپ کا۔۔ خاتون دوپٹے سے آنکھیں مسلتی ہوئی بولی۔۔

میں جانتا ہوں دنیا کی کوئی بھی چیز ان کی کمی پوری نہیں کر سکتی لیکن جینے کے لیے بنیادی ضروریات کھانا، لباس، تعلیم ان کی ضرورت پڑتی ہے اور یہ کام میں بخوبی انجام دے سکتا ہوں آپ کے شوہر کو واپس نہیں لا سکتا لیکن ان کی ذمہ داری ضرور اٹھا سکتا ہوں۔۔

آپ نے اتنا کہا یہی بہت ہے جانتی ہوں دنیا کی کوئی دولت ان کے بابا کو واپس نہیں لاسکتی۔۔

آہل افسوس سے چھوٹے چھوٹے بچوں کو دیکھنے لگا۔

یتیمی بہت دردناک شے ہے میں جانتا ہوں کیونکہ آہل حیات بھی ایک یتیم ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کبھی آپ سے غفلت نہیں برتوں گا یہ بچے میرے بچوں کی مانند ہیں۔

میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ خود تشریف لائے ہمارے اس چھوٹے سے گھر میں۔

ناظرین آپ نے دیکھا ابھی ابھی وزیر اعلیٰ آہل حیات خود مرحوم فیض رسول کے غریب خانہ میں تشریف لائے ان کے لواحقین سے اظہار افسوس کیا اور ان کی مالی امداد کرنے کی یقین دہانی کرائی جی ہاں ان کا کہنا تھا وہ خود بھی یتیم ہیں ان کا درد سمجھ سکتے ہیں، آہل حیات ناساز طبیعت کے باوجود خود تشریف لائے اور ان کی مدد کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے خواہ ان کی حکومت دوبہ بنتی ہے یا نہیں وہ اس فرض کو ادا

کریں گے۔۔۔

آہل جو نہی گھر میں داخل ہوا نظر دانی اور اس کے دوستوں سے ٹکرائی،
چہرے پر ناگواری عود آئی چونکہ ارحم بھی ان کے ہمراہ تھا۔۔

آہل طیش میں آگے آیا دانی کا ہاتھ پکڑا اور تیز تیز قدم اٹھانے لگا۔
میشو جس نے بولنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا اسے دیکھ کر خاموش ہو
گی۔۔

آہل کیا مسئلہ ہے کیوں مجھے لے جا رہے ہو۔۔ دانی اس کے ساتھ بامشکل
قدم ملاتی ہوئی بولی۔۔

یا اللہ گولی کھا کر بھی اس بندے کی بیٹری ذرا لو نہیں ہوئی ختم ہونا تو
بہت دور کی بات ہے۔۔

آہل نے دروازہ بند کیا اور دانی کو دروازے ساتھ لگا دیا۔۔

ہوا کیا ہے۔۔ دانی اس کا سرخ چہرہ دیکھ کر بولی۔۔

آہل نے دونوں ہاتھ دانی کے بازو پر رکھے۔۔

تمہیں منع کیا تھا نہ ارحم سے دور رہنے کو۔۔

آہ۔۔ آہل مجھے درد ہو رہا ہے۔۔ دانی نے بازو اس کی گرفت سے آزاد کروانی چاہی جس کی انگلیاں کسی لوہے کی سلاخ کی مانند دانی کی نازک بازو میں پیوست ہو رہیں تھیں۔۔

میری بات کا جواب دو۔۔ آہل کی گرفت مزید سخت ہو گی۔۔

آہل مجھے درد ہو رہا ہے۔۔ دانی کی آنکھ سے آنسو چھلکنے لگے۔۔

ٹھیک ہے جب وہ بولنے کے قابل نہیں رہے گا پھر تم باز آؤں گی۔۔
 آہل نے کہہ کر اس کی بازو آزاد کی۔۔

دانی دونوں ہاتھوں سے بازو مسلٹی شکایتی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

تم اسے کچھ مت کرنا میں دوبارہ ارحم سے بات نہیں کروں گی۔۔

کیوں؟ کیا لگتا ہے وہ تمہارا جو اس کی فکر ہے تمہیں۔۔ آہل کا منہ دبوچتا ہوا بولا۔۔

دانی ناراض ناراض سی اس کا ہاتھ ہٹانے لگی۔ آہل نے سر جھٹک کر ہاتھ

ہٹایا اور ٹہلنے لگا۔

اور کسی پر نہیں تو مجھ پر تو رحم کھا لیا کرو۔ دانی روتی ہوئی چلائی۔

آہل دو انگلیوں سے پیشانی مسلنے لگا۔

تمہیں درد نہیں ہوتا تو اس کا مطلب باقی سب بھی پتھر کے ہیں۔ دانی دکھ سے بول رہی تھی۔

آنسو لڑھک کر گال پر آ رہے تھے۔

آہل کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے اور چہرہ موڑ کر دانی کو دیکھنے لگا جو شکوہ کناں نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

آہل نے اسے شانوں سے تھام کر صوفے پر بٹھایا اور خود گھنٹوں کے بل بیٹھ گیا۔

آتم سوری۔ آہل اپنی انگلی کی پوروں سے دانی کے رخسار پر آئے آنسو صاف کرتا ہوا بولا۔ دانی نفی میں سر ہلاتی اسے دیکھنے لگی۔

یہ جہاں سے تم نے پکڑا تھا گولی ماری تھی یہاں یاد ہے۔ دانی حلق

کے بل چلائی۔۔

آہل نے شرمندگی سر جھکا لیا۔۔

جاہل ہو تم سچ میں۔۔ آنسو پھر سے دانی کے رخسار کو بھگونے لگے۔۔

اوکے آئی پرامس دوبارہ ایسا کبھی نہیں ہوگا آہل اپنی دانی کو درد نہیں

دے گا۔۔ آہل اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتا ہوا بولا۔۔

دانی نظریں اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔

تم ارحم کے ساتھ نظر نہ آؤ مجھے دانی میں ایک بات بار بار دہرانے کا

روادار نہیں ہوں۔۔

لیکن تم اسے کچھ نہیں کہو گے وہ میرا بچپن کا دوست ہے۔۔

میں جانتا ہوں اس لیے تمہیں پہلے آگاہ کیا تاکہ تم دور رہو اس سے

ورنہ سیدھا اس کا کام کرتا، میٹھو سے رکھو دوستی مجھے کوئی مسئلہ نہیں

لیکن ارحم سے نہیں۔۔ آخر میں آہل کے چہرے کے تاثرات سخت

ہو گئے۔۔

آہل وہ دوست ہے میرا۔

دانی اسلام مرد اور عورت کو دوستی کی اجازت نہیں دیتا، کیا دوست ہونے سے وہ تمہارا محرم ہو گیا ہے۔۔

دانی لاجواب ہو گی۔۔ کم از کم آہل سے اس نوعیت کے جواب کی توقع نہیں تھی۔۔

بولو دانی تم اس کے ساتھ اتنی فرینک ہوتی ہو کیا اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں۔۔ دانی دھیرے سے بولی۔۔

پھر میں کیسے برداشت کر لوں، میرا بس چلے تو کسی کی نظر بھی نہ پڑنے دوں تم پر۔۔

تم اتنے شدت پسند کیوں ہو۔۔

کیونکہ دانی صرف میری ہے تم پر حق ہے تو صرف میرا، یہ جو ہوا بھی تمہیں چھوتی ہے نہ مجھے ناگوار گزرتی ہے میرا بس چلے تو ان ہواؤں کو

بھی روک دو۔۔ دانی آنکھوں میں حیرت سموئے اس کی دیوانگی سن رہی تھی۔۔

تم نماز پڑھتے ہو۔۔ دانی نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔۔

کبھی کبھار جب وقت مل جائے۔۔ آہل دانی سے نظریں ملائے بغیر بولا۔

تو نماز بھی تو فرض ہے تم اسے کیوں نہیں پورا کرتے۔۔

دانی یہ میرا اور میرے اللہ کے بیچ کا معاملہ ہے کیا میں نے کبھی تمہیں

نماز پڑھنے کو کہا نہیں نہ کیونکہ یہ تمہارے اور اللہ کے بیچ کا معاملہ ہے

میں بیچ میں دخل نہیں دے سکتا لیکن چونکہ تم میری بیوی ہو تو اس

چیز سے میں تمہیں روک سکتا ہوں کہ یہ ہم دونوں کے بیچ کا معاملہ

ہے جو باتیں آج بتا رہا ہوں انہیں اپنے ذہن میں بٹھا لینا کیونکہ میں

دہرانے کا عادی نہیں۔۔

دانی خاموش ہو کر اسے دیکھنے لگی۔۔

ٹھیک ہے میں نہیں رکھوں گی ارحم سے دوستی۔۔ دانی دھیرے سے بولی۔

گڈ گرل۔۔ اب جاؤ انہیں فارغ کرو۔۔ آہل کھڑا ہوتا ہوا بولا۔۔

دانی چہرہ صاف کرتی باہر نکل گئی۔۔

انعم ابھی میرے پاس ٹائم ہے بولو آ سکتی ہو۔۔ آہل فون کان کو لگائے

بولا۔۔

ہاں ٹھیک ہے وہیں آنا ہے نہ جہاں پہلے ملے تھے۔۔

ہاں اسی جگہ پر آ جاؤ لیکن خیال سے کسی کو معلوم نہ ہو تم مجھ سے

ملنے آ رہی ہو۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے۔۔ انعم نے کہہ کر فون رکھ دیا۔۔

دانی میں کام سے جا رہا ہوں رات میں آ جاؤں گا۔۔ آہل لاؤنج میں آکر

بولا۔۔

ٹھیک ہے۔۔ دانی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔۔

آہل نے ایک نظر اس پر ڈالی اور گاگلز لگاتا باہر نکل گیا۔۔

بولو کیسی ہیپ چاہیے۔۔

آہل کسی طرح میری جان احد سے چھڑوا دو وہ نہایت کمینہ انسان ہے۔۔
انعم اکتا کر بولی۔۔

آہل اس کی بات کا مفہوم سمجھ گیا۔۔

ہاں میں جانتا ہوں اسے باپ فوج میں تھا تو بیٹے کو آرام سے جگہ مل
گی۔۔ آہل اثبات میں سر ہلاتا ہوا بولا۔۔

جان صرف تم سے چھڑوانی ہے یا دنیا سے۔۔ آہل ٹانگ پے ٹانگ چڑھا
کر بولا۔۔

نہیں صرف مجھ سے اگر اسے میری طلاق کا معلوم ہو جائے تو آئم شیور
اس کی فیملی انکار کر دے گی۔۔

ہممم اور تمہاری طلاق کے کاغذات ابھی تک کورٹ نہیں پہنچے جہاں تک
مجھے علم ہے کہاں ہیں وہ پیپرز۔۔

ہاں، ڈیڈ تو اس دن چلے گئے تھے پیپرز شاید میرے روم میں ہی ہیں
انہیں صرف سائن کروانے سے مطلب تھا۔۔

تم ایسا کرو وہ پیپرز اپنے ڈیڈ کو دے دو کہ کورٹ میں جمع کروائیں باقی
میں دیکھ لوں گا۔

اگر میری طلاق نہیں ہوئی تو تم کیوں کروانا چاہتے ہو۔

جب تک رحیم تمہیں بول کر طلاق نہیں دیتا تب تک نہیں ہو گی ویسے
بھی پیرز بھی تو کورٹ تک جائیں تو پھر نہ۔

لیکن میرا نام نہ آئے ورنہ ڈیڈ رحیم کو نہیں چھوڑیں گے۔

تم بے فکر رہو میں ہر چیز اپنے طریقے سے ہینڈل کروں گا اور کچھ۔

نہیں بس یہی ایک کام ہے اور ایڈوانس میں تھینکس۔۔ وہ ممنونیت سے
بولی۔

نو ایشو۔۔ آہل کوٹ بند کرتا کھڑا ہو گیا۔

اگلی ملاقات یقیناً تم مجھے شکریہ کہنے کے لیے کرو گی۔ آہل ہلکا سا مسکرایا۔

آی ہو پ سو۔۔ انعم مسکرا کر بولی۔

آہل جیب میں ہاتھ ڈالتا چلنے لگا۔

اللہ کرے آہل سب سیٹ کر لے۔۔ انعم دعا مانگتی چلنے لگی۔۔



پلیز مجھے چھوڑ دو، وہ ہاتھ جوڑے منت کر رہی تھی۔۔

پلیز مجھے جانے دو تمہیں جو چائے مل جائے گا لیکن پلیز مجھے جانے دو،
تم جو کہو گے تمہیں دے دوں گی۔۔ وہ آنسو بہاتی منت سماجت کر رہی
تھی لیکن مقابل ہنسی اڑاتا شرٹ کے بٹن کھولنے لگا۔۔

اس کی آنکھوں میں خوف تیرنے لگا۔۔
پلیز مت کرنا یہ پلیز میری زندگی تباہ ہو جائے گی پلیز مجھے چھوڑ دو

تمہاری ہر مانگ پوری ہوگی لیکن یہ مت کرو۔۔ اس کا جسم سکیپانے لگا
تھا ہاتھ پاؤں ڈھنڈے پڑ گئے چہرے کا رنگ فق ہو گیا، خوف کی ایک
سرد لہر اس پر سرایت کر گئی۔۔



آہل کمرے میں آیا تو نا سمجھی سے دانی کو دیکھنے لگا دانی حونق زدہ سی بیڈ
پر کھڑی تھی۔۔

واٹ ہسپنڈ۔۔ وہ دانی کو دیکھ کر حیرت سے بولا۔۔

تھینک گاڈ آہل تم آگئے۔۔ دانی لمبا سانس کھینچتی ہوئی بولی۔۔

کیا ہوا ہے تم اوپر کیا کر رہی ہو۔۔

آہل ہمارے روم میں چھپکی ہے۔۔ دانی زور سے آنکھیں بند کرتی ہوئی

بولی۔۔

آہل سر پر ہاتھ مارتا دانی کو دیکھنے لگا۔۔

نیچے اترو دانی۔۔ آہل گھور کر بولا۔۔

نو۔۔ پہلے تم چھپکی کو مارو۔۔ دانی کے چہرے پر خوف کی لکریں تھیں۔۔

دانی میں کیسے اسے مار سکتا ہوں۔۔

کیوں ساری دنیا کو مار سکتے ہو چھپکی کو مارتے ہوئے تمہارا ضمیر جاگ رہا

ہے کیا۔۔

یار وہ نظر تو آ نہیں رہی تم نیچے آ جاؤ۔۔ آہل کو غصہ آ رہا تھا۔۔

ابھی نظر نہیں آرہی لیکن کیا پتہ جیسے میں نیچے پاؤں رکھوں وہ آجائے۔
 نو میں نہیں آرہی۔۔ دانی دونوں ہاتھ آپس میں مبسوط کیے ہوئی تھی۔۔
 یا اللہ یہ لڑکی۔۔ آہل سر تھام کر بیٹھ گیا۔۔

اب میں کیا کروں میڈم مجھے بتائیں۔۔ آہل چہرے پر ہاتھ پھیرتا ہوا
 بولا۔۔

تم پہلے چھپکلی کو ڈھونڈو۔۔

اچھا۔۔ دانی بول رہی تھی جب آہل نے ٹوکا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر اس کو مارو اس کے بعد میں نیچے آؤں گی۔۔ دانی تھوک نکلتی ہوئی
 بولی۔۔

آہل نفی میں سر ہلاتا کھڑا ہو گیا اور دانی کے سامنے آیا۔۔

اگر وہ تمہارے پاؤں پر چڑھ جائے گی تو کیا ہو جائے گا۔۔ آہل شریر
 لہجے میں بولا۔۔

ااا۔۔ دانی جھر جھری لیتی ہوئی بولی۔۔

یار تم نیچے آؤ وہ نہیں آئے گی۔۔

میں نہیں پہلے مجھے اس کی لاش دکھاؤ پھر میں بیڈ سے نیچے پاؤں رکھوں
گی۔۔

آہل منہ پر ہاتھ رکھے مسکراتا ہوا دانی کو دیکھنے لگا سرمی آنکھوں میں
خوف تیرتا دکھائی دے رہا تھا۔۔

اچھا پھر آؤ میں تمہیں باہر لے جاتا ہوں کیونکہ اسے ڈھونڈنے کے لیے
بیڈ اٹھانا پڑے گا۔۔

تم میرے ساتھ ہی بیڈ اٹھا لو۔۔

آہل کا ڈمپل مزید گہرا ہو گیا۔۔

دانی میں جا رہا ہوں اگر تم نے باہر جانا ہے تو آ جاؤ ورنہ پھر اپنی

دوست کے ساتھ رہو۔۔ آہل جیب میں ہاتھ ڈالتا ہوا بولا۔۔

آہل تم میرے لیے ایک چھپکلی نہیں مار سکتے کیا۔۔ دانی رونے والی شکلی

بناتی ہوئی بولی۔۔

بلکل بھی نہیں۔۔ وہ قطعیت سے بولا۔۔

اللہ کرے تمہیں کھا جائے یہ چھپکلی تمہاری شرٹ کے اندر گھس جائے
یہ چھپکلی اور پھر باہر بھی نہ نکلے۔۔ دانی جل بھن کر بولی۔۔

اوو کے مسز حیات میں جا رہا ہوں آپ یہیں رہیں۔۔ آہل مسکراتا ہوا
دروازے کی جانب چل دیا۔۔

آہل نہ کرو۔۔ دانی صدمے سے بولی۔۔

اچھا ٹھیک ہے آؤ۔۔ دانی ہار مانتی ہوئی بولی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانی تھوک نکلتی ڈرتی ہوئی نیچے دیکھنے لگی۔۔

آہل شریر مسکراہٹ لیے دانی کے سامنے آیا اور دانی کو اپنی بازوؤں میں
اٹھا لیا۔۔ دانی نے اس کی گردن میں بازو ڈال دیئے اور نیچے دیکھنے لگی۔

گرا دوں تمہیں۔۔ وہ بولتا ہوا چلنے لگا۔۔

میں تمہیں گھر سے نکال دوں گی اگر تم نے اپنے اس ارادے پر عمل

کیا تو۔۔ دانی گھورتی ہوئی بولی۔۔

کتنی بھاری ہو تم دانی۔۔ آہل دانی کو دیکھتا ہوا بولا۔۔
 دانی کو اٹھایا ہے تم نے گندم کی بوری کو نہیں۔۔
 آہل کھل کر مسکرا دیا دانی پھر سے اس کے ڈمپل کو دیکھنے لگی۔۔
 کیا دیکھ رہی ہو۔۔ آہل کمرے سے باہر آتا ہوا بولا۔۔
 تمہارا گندہ سا ڈمپل۔۔ دانی منہ بسورتی ہوئی بولی۔۔
 آہل نفی میں سر ہلاتا زینے اترنے لگا۔۔
 اب اتار دو مجھے پاؤں سلامت ہیں میرے۔۔
 میری مرضی جب ہو گی اتار دوں گا۔۔ آہل اس کی گرے آنکھوں میں
 دیکھتا ہوا بولا۔۔
 ہاں بازو ٹوٹ جائیں نہ پھر بھی نہ اتارنا میں تو کہتی ہوں پکڑنے سے
 پہلے ایلفی لگا لینی تھی تاکہ کبھی اتار ہی نہ سکو مجھے۔۔
 آہل مسکراتا ہوا لاؤنج میں آ گیا۔۔

اتار دو مجھے کوئی ایوارڈ نہیں ملنا۔

دانی کو شرارت سو جھی تو اپنی انگلی سے آہل کی گردن گدگانے لگی۔

دانی بہت شرارتی ہو تم۔ آہل اسے نیچے اتارتا ہوا بولا۔

لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے تمہارا بھی یہی حال ہے۔ دانی

کمر پر ہاتھ رکھتی گھور کر بولی۔

کچھ کھاؤ گی۔ آہل جیب میں ہاتھ ڈالتا ہوا بولا۔

ہاں۔ دانی بھی پیٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتی ہوئی بولی۔

کیا کھاؤ گی بتاؤ۔

تمہاری کڈنی۔ دانی مسکرا کر کہتی اسے دیکھنے لگی۔

ہاہاہا وہ نہیں دے سکتا تمہیں اس کے علاوہ کچھ بولو۔

آہل تم نے کہا تھا کہ یہ ایک مسٹری ہے کہ دانی تمہارے لیے کیا

ہے۔ دانی سپاٹ انداز میں بول رہی تھی۔

بلکل۔۔ آہل نے کہہ کر اس کی جانب ایک قدم بڑھایا۔۔

اتنی جلدی حل کر لی حیرت ہے۔۔

نہیں ابھی حل نہیں کی یہ مسٹری نہیں بلکہ تم بہت عجیب ہو۔۔ دانی کے چہرے پر الجھن تھی۔۔

اچھا تو پھر نہیں کرو گی اسے حل۔۔ وہ دانی کی گرے آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔۔

کروں گی، معلوم ہے کبھی کبھی لگتا ہے دانی تمہارے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتی جب تم مجھے کچھ سمجھتے نہیں ہو۔۔

اچھا اور کبھی کبھی۔۔ آہل نے مسکراتے ہوئے دانی کے دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں اپنے بائیں ہاتھ کی انگلیاں پھنسائیں۔۔ آہل نے مسکراتے ہوئے نظر اٹھا کر دانی کو دیکھا۔۔

اور کبھی کبھی لگتا ہے تم دانی سے بہت محبت کرتے ہو۔۔ دانی ہاتھ سے نظر اس کے چہرے تک لے جاتی ہوئی بولی۔۔

میری خواہش ہے کہ تم جلدی اس مسٹری کو حل کرو۔۔

تم نے مجھے کسی مقصد کے تحت اپنے پاس رکھا ہے کیا۔۔ دانی نے خدشہ ظاہر کی۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میری آنکھیں پڑھ لو۔۔

مجھے یہ آنکھوں کی زبان نہیں آتی۔۔ دانی معصومیت سے بولی۔

سمجھ جاؤ گی بہت جلد۔۔ آہل اپنی ناک سے دانی کی ناک رگڑتا ہوا بولا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم مجھے پاگل کر دو گے سچ میں۔۔ دانی جھرجھری لیتی ہوئی بولی۔۔

ایک منٹ کال کر لوں۔۔ آہل مسکراتا ہوا سائیڈ پر آ گیا۔۔

رفیق سنو میں دانی کو لے کر باہر نکل رہا ہوں تم مجھے کال کرنا میں دانی

سے دور جا کر بات کروں گا اتنے میں دانی غائب ہو جانی چاہیے اور

محتاج رہنا غلطی کی گنجائش نہیں میں نہیں چاہتا کوئی بھی چیز بگڑ جائے۔۔

آہل فکر مندی سے بولا۔۔

جی سر ٹھیک ہے۔۔ آہل مسکراتا ہوا واپس آ گیا۔۔

باہر چلیں۔۔ وہ حسب عادت جیب میں ہاتھ ڈالتا ہوا بولا۔۔

دانی مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتی چلنے لگی۔

میرا آئی ڈی کارڈ کب تک آ جائے گا۔۔

آ جائے گا جلد ہی، میرے ساتھ گھومنے کے لیے تیار ہو۔۔ وہ دونوں

آہستہ آہستہ چل رہے تھے کالونی میں۔۔

ہاں تمہارا لاکٹ۔۔ پہنا دوں۔۔ وہ جیب سے نکالتا ہوا بولا۔۔

پہلی بار پوچھا تھا جب پہنایا تھا۔۔ دانی گھور کر بولی۔۔

آہل مسکراتا ہوا اس کے قریب ہوا اور اس لاکٹ کو پھر سے دانی کی

گردن کی زینت بنا دیا۔۔

اب ٹھیک ہے۔۔

مجھے اپنی بازو دکھاؤ۔۔

کیوں۔۔ آہل تعجب سے بولا۔۔

دکھاؤ تو۔۔ دانی اس کا بایاں ہاتھ پکڑتی ہوئی بولی۔۔

ٹیٹو دیکھنا ہے۔۔ وہ سٹڈ کھولتا ہوا بولا۔۔

ہاں۔۔ دانی اشتیاق سے بولی۔



سر رفیق دو دن سے مسلسل کال کر کے زمین کا مطالبہ کر رہا ہے۔۔

مجھے لگا تھا یہ آہل کسی محبت کے چکر میں دانی کو اپنے پاس رکھے ہوئے ہے لیکن اس کی نظر میری ریفائٹری والی زمین پر ہے۔۔ وہ کوفت سے

بولے۔۔

سر وہ دھمکی دے رہا ہے کہ دانی میڈم کو جان سے مار دے گا اگر زمین آہل حیات کے نام نہ کی تو۔۔۔

میں اسے پھر سے اوپن کرنے کی کوشش کر رہا اور یہ کمینہ میری کمائی کا واحد ذریعہ بھی بند کرنا چاہتا ہے۔۔

سر فائرنگ کروانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا اس نے لواحقین کے گھر
جا کر عوام کے دل مزید اپنے جانب کھینچ لیے ہیں۔۔

یہی بات مجھے زہر لگتی ہے یہ جو ہمیشہ لوگوں کے پاس پہنچ جاتا اپنے جو
گولی لگی اس کی فکر نہیں اور دوسروں کے ساتھ افسوس کرتا پھر رہا
ہے۔

سر پھر اب کیا کریں۔۔

دھمکی دے رہا ہے کچھ نہیں کرے گا دانی کو لیکن تم پھر بھی احتیاطاً
پیپرز تیار کروا لو دانی کو اپنی آنکھوں کے سامنے کچھ ہوتے نہیں دیکھ
سکتا میں۔۔

لیکن سر آپ۔۔

کس نے کہا میں اسے زمین دے رہا ہوں تمہیں احتیاطاً بولا اسکا مطلب
یہ نہیں کہ میں جا کر اسے تحفے میں اپنی زمین دے دوں۔۔ وہ ہنکار
بھرتے ہوئے بولے۔۔

جی سر مجھے لگتا ہے وہ جانتا کچھ نہیں صرف زمین کے چکر میں یہ سب
کر رہا۔۔

ہاں اب تو مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے ویسے بھی وہ ماضی سے نا آشنا
رہے تو ہی بہتر ہے ہمارے لیے ورنہ یہ تو میری جان کا دشمن بن
جائے گا۔۔

جی سر وہ لیپ ٹاپ اور اس میں موجود مواد تباہ ہو چکا ہے اور یہ پھر
سے آپ کے لیے خط آیا ہے۔۔ وہ پریشانی سے بولا۔۔
وہ آہل حیات کم ہے کیا جو یہ نیا دشمن میرے پیچھے پڑ گیا۔۔ وہ جھنجھلا
کر لفافہ کھولنے لگے۔۔

میں رات نو بجے تمہیں فون کروں گا تاکہ تم مجھے اپنی رہائی کی قیمت بتا
سکو۔۔

پھر سے صرف ایک ہی سطر تھی۔۔

لعنت ہو اس پر۔۔ اب آہل کو قیمت دوں یا اسے۔۔ وہ سر تھام کر بیٹھ

گئے۔۔

دروازے پر دستک ہوئی تو زبیر نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔

کیا ہے۔۔ وہ خفگی سے بولے۔۔

سر یہ انعم میڈم نے آپ کو دینے کو بولا تھا۔۔

وہ پیپرز زبیر کے سامنے رکھتا ہوا بولا۔۔

چلو اس سب میں کچھ تو اچھا ہوا۔۔ وہ سانس خارج کرتے دیکھنے لگے۔۔

کل لے جانا یہ پیپرز کورٹ میں اور رفع دفعہ کرواؤ اسے۔۔ وہ کہتے

ہوئے کھڑے ہو گئے۔۔

سیگٹ سلگائی اور کھڑکی میں آ کر پینے لگے۔۔



آہل نے آستین اوپر کی اور بائیں بازو دانی کے سامنے کر دی سیاہ رنگ

سے لکھا گیا دانی جو کبھی نہیں مٹ سکتا تھا۔۔ بازو کی رگیں ابھریں

ہوئیں تھیں، دانی اس کی فولادی بازو پکڑے ٹیٹو پر ہاتھ پھیرنے لگی۔۔

تمہیں درد نہیں ہوا تھا۔۔ دانی نے چہرہ اٹھا کر کہا۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں کوئی کمزور سا انسان ہوں۔۔

نہیں لیکن پھر بھی۔۔

آہل نے بازو چھڑوائی اور آستین نیچے کرنے لگا۔۔

ایک تو تم آدھی باتوں کے جواب نہیں دیتے۔۔ دانی منہ بسورتی چلنے لگی۔۔

آہل دھیرے سے مسکرانے لگا۔۔

جتنا تمہارے جاننے کے لیے اہم ہوتا ہے اس سے آگاہ کر دیتا ہوں میں۔۔

دانی چہرہ موڑے اسے گھورنے لگی۔۔

آہل کا فون رنگ کرنے لگا۔۔

تمہاری ہاف گرل فرینڈ کا ہوگا۔۔ دانی ناک چڑھاتی ہوئی بولی۔۔

دو منٹ۔۔ وہ مسکرا کر کہتا دانی سے دور جا کھڑا ہوا۔۔

دانی اس کی پشت کو دیکھ رہی تھی جب کسی نے عقب سے دانی کے منہ پر رومال رکھا، دانی کے چہرے کے تاثرات پہلے حیرت سے پھر غصہ میں تبدیل ہو رہے تھے، اس نے آہل کو آواز دینے کی سعی کی لیکن اس کی گرفت بہت مضبوط تھی دانی کو بے ہوش کر کے ہی دم لیا۔۔

آہل نے منہ پر رومال باندھا اور دانی کو اٹھا کر گاڑی میں ڈال دیا۔۔

چلو۔۔ تحکم سے کہتا باہر دیکھنے لگا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانی کو رسیوں سے باندھ کر کرسی پر بٹھا رکھا تھا آہل اس کے عقب میں تھا جبکہ رفیق اس کے سامنے کھڑا ہوش میں آنے کا منتظر تھا۔۔

رفیق نے ہاتھ میں گن تھام رکھی تھی اور آہل پر سکون انداز میں ٹانگ پے ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا۔۔

دانی کا چہرہ بائیں جانب جھکا ہوا تھا دانی آہستہ آہستہ آنکھیں کھولنے لگی حواس بحال ہوئے تو معلوم ہوا کہ اسے کسی نے اغوا کر لیا ہے دانی نے

خود کو چھڑوانے کی سعی کی لیکن رسیاں اس کی سوچ سے زیادہ مضبوط تھیں، دانی نے چہرہ اٹھا کر سامنے دیکھا تو اپنی بصارت پر شبہ ہوا۔
رفیق تم۔۔ دانی ششدر سی ہوئی۔

رفیق نے زبیر کو ویڈیو کال کی اور کیمرہ دانی کی جانب کر دیا۔
دیکھ لو اپنی بیٹی کو، تمہیں لگا تھا یہ سب مذاق ہے۔۔

رفیق اگر دانی کو کچھ بھی ہوا تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔
زبیر طیش میں بولے۔۔ کول ڈاؤن جو مانگا ہے دے دو اور اپنی دانی کی زندگی بچا لو تمہاری بیٹی کی زندگی کا سوال ہے آخر کو۔۔

بکواس مت کرو۔۔ زبیر دھاڑا۔۔

دانی کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔۔

رفیق یہاں ہے تو آہل کہاں ہے، کیا یہ سب آہل نے کروایا یا پھر
رفیق خود ایسا کر رہا ہے۔۔ دانی کے دماغ میں کئی سوال جنم لے رہے
تھے۔ آہل نے عقب سے اشارہ کیا اور رفیق نے گولی چلا دی۔۔

دانی نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں۔۔

زیر حونق زدہ سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

کل صبح اگر پیپرزنہ ملے تو دانی کی لاش ملے گی۔۔ رفیق نے کہہ کر

فون بند کر دیا۔۔

زیر صدمے سے وہیں بیٹھ گئے۔۔

آسم وہ سچ میں دانی کو مار دیں گے مجھے کچھ کرنا پڑے گا۔۔

سر آہل کے ساتھ ہم کوئی گیم نہیں کھیل سکتے اگر دیکھا جائے تو دانی

میڈم اسکی بیوی ہیں تو آپ اسکے نام وہ ریفرنری والی جگہ کر دیں بعد

میں جس طرح آہل نے دانی میڈم کا استعمال کیا آپ بھی دانی میڈم

کو یوز کر کے زمین واپس لے لیجیے گا اس طرح دانی میم بھی محفوظ ہو

جائیں گیں اور زمین بھی مل جائے گی۔۔ آسم کہہ کر انہیں دیکھنے لگا۔۔

مشورہ تو اچھا ہے بس پھر جلدی سے کرو یہ کام پہلے بھی اس نے دانی

پر گولی چلائی تھی نکاح کرنے کے لیے اسے میری بیٹی سے کوئی مطلب

نہیں ہے صرف اپنے کام سے مطلب ہے میں اب رسک نہیں لے سکتا۔

ٹھیک ہے سر میں جاتا ہوں پھر۔۔ آسم سر ہلاتا نکل گیا۔۔

اب تو ریفرنری کو پھر سے اوپن کرنے والا تھا میں اور اس آہل کی وجہ سے سب کچھ ختم ہو جائے گا مجھے کسی اور بزنس کے بارے میں سوچنا چاہیے۔۔ زیر فکر مندی سے بولے۔۔

ایسے تو ایک دن سارا پیسہ ختم ہو جائے گا۔۔ انہیں خطرہ لاحق ہو گیا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews



دانی نے آنکھیں کھولیں اور خود پر نظر ڈالی۔۔

چوک گیا نشانہ۔۔ رفیق دانی کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

دانی کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے آہل کہاں ہو تم۔۔ دانی دائیں بائیں دیکھتی ہوئی

بڑبڑائی۔۔

آہل نے دانی کے عقب سے رفیق کو اشارہ کیا۔۔ رفیق نے انجیکشن اٹھایا
اور دانی کی گردن میں لگا دیا۔۔

دانی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی چند ساعتوں بعد دانی ہوش سے
بیگانہ تھی۔۔

رفیق باہر نکل گیا آہل چل کر دانی کے سامنے آ گیا دانی کا چہرہ جھکا ہوا
تھا۔۔

آہل نے ہاتھ بڑھا کر دانی کے چہرے سے بال ہٹائے۔۔
آہل نے دانی تمہیں تکلیف ہو رہی ہوگی لیکن یہ ناگزیر ہے۔۔ آہل
افسوس سے بولا۔۔

بس کل صبح تک پھر تمہیں یہاں سے لے جاؤں گا۔۔ آہل دھیرے سے
مسکرا دیا۔۔

آہل نے فون کروا دیا۔۔ زبیر فکر مندی سے بولے۔

آہل نے سر ہلاتا فون ملانے لگا۔۔

ہاں بولو زبیر پھر دانی کا جنازہ پڑھنے آؤ گے یا پیپرز بھیجواؤ گے۔۔ آہل صوفے پر بیٹھا تھا پاؤں میز پر رکھے ہوئے تھے دونوں پاؤں آپس میں ضرب کھا رہے تھے۔۔

اچھا نہیں کر رہے آہل میری محنت کو تم یوں چھین رہے ہو ہضم نہیں ہو گا تمہیں یہ۔۔

میرا ہاضمہ خراب ہوگا یا نہیں ڈیس نان آف یور بزنس اگر میرا وقت برباد کرنا ہے تو بولو فون بند کروں۔۔ آہل اکتا کر بولا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

میں پیپرز بھیجوا رہا ہوں آسم کے ہاتھ بتاؤ کہاں۔۔

تم زحمت مت کرو رفیق آجائے گا تمہارے گھر اسے پیپرز دے دینا میں دانی کی زندگی بخش دوں گا۔۔

زبیر خاموش ہو گیا۔۔

دانی واپس گھر آئے گی۔۔

میں نے تمہیں چوائس نہیں دی ہاں یا نہ میں جواب دو میں بھی ترس

رہا ہوں تمہیں کسی کا جنازہ پڑھتے دیکھنے کے لیے۔۔ آہل کدورت سے
بولاً۔۔

زیر تڑپ اٹھے۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے بھیجو رفیق کو دانی کو بھی میں اپنے پاس لے ہی آؤں
گا۔۔

ہاں، وقت بتائے گا دانی کس کے پاس رہے گی۔۔ آہل نے کہہ کر فون
رکھ دیا۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
آہل کہہ کر دانی کے پاس آ گیا۔۔

دانی بس کچھ ہی دیر میں ہم واپس چلے جائیں گے اس کے بعد بس ایک
کام مجھے تم سے کروانا ہے۔ وہ جیب میں ہاتھ ڈالے دانی کو دیکھ کر بولا۔

آہل کا فون رنگ کرنے لگا تو وہ دانی کی جانب پشت کیے کان سے لگا
کر کھڑا ہو گیا۔۔

فون کی رنگ سے دانی کی پلکوں میں جینش آئی۔۔ دانی نے تھوڑی

تھوڑی آنکھیں کھول کر سامنے کھڑے نفس کو دیکھا۔
 سر وہ پیپرز دینے سے انکار کر رہا ہے کہتا پہلے دانی کو لے کر آؤ۔
 مجھے معلوم تھا یہ اتنی آسانی سے نہیں مانے گا۔
 میں ایک فون کرتا ہوں اسکے بعد پیپرز تمہارے ہاتھ میں ہوں گے۔
 آہل نے کہہ کر فون سامنے رکھا اور ویڈیو کال ملا لی۔
 جیب سے گن نکال کر دانی کے عقب میں آ گیا۔ تمہیں میری بات
 بالکل سمجھ نہیں آتی نہ۔۔ آہل سختی سے بولا۔
 زبیر طیش میں آہل کو دیکھنے لگے۔
 آہل نے دانی کو کھولا۔ دانی ششدر سی اسے دیکھنے لگی۔
 آہل تم۔۔ دانی آہستہ سے بولی۔
 آہل اسے نظر انداز کرتا زبیر کو دیکھنے لگا۔
 آہل دانی کے عقب میں کھڑا اس کے سر پر گن تانے ہوئے تھا۔

آہل اگر دانی کو کچھ بھی ہوا۔

تمہیں زبان سے سمجھایا تھا لیکن سمجھ نہیں آیا دانی اچھے سے جانتی ہے
میں ایک بار پہلے بھی اسے گولی مار چکا ہوں اور تم جانتے ہو میرا نشانہ
قطعاً نہیں چوکتا۔ آہل کے چہرے پر بلا کی سختی تھی۔

اشک آنکھوں سے ٹوٹ کر دانی کے رخسار پر آگرے۔
دانی بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔

ڈیڈ یہ جو مانگ رہا ہے اسے پلیر دے دیں میں جانتی ہوں یہ گولی چلا
دے گا۔ دانی کے اندر کچھ ٹوٹا۔

دانی یہ کچھ نہیں۔

آہل نے ٹریگر پر ہاتھ رکھتا۔

صرف تیس سیکنڈ اس کے بعد دانی سے تم بات نہیں کر سکو گے۔

زیر شش و پنج میں مبتلا آہل کو دیکھنے لگے جہاں زمانے بھر کی سختی تھی
پھر نظر دانی پر پڑی جو بے آواز آنسو بہا رہی تھی۔

ناچاہتے ہوئے بھی زبیر نے پیپرز آسم کو دے دیئے۔۔

دو منٹ بعد رفیق کی کال آنے لگی۔۔

آہل نے جیب سے دوسرا فون نکالا۔۔

ہاں رفیق بولو۔۔

سر میں نکل چکا ہوں یہاں سے لیکن ان کا کوئی بھروسہ نہیں جب تک

میں پہنچ نہیں جاتا آپ داینن میم کو چھوڑیے گا مت۔۔

ہاں ٹھیک ہے تم آ جاؤ۔۔ آہل نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔

ویل زبیر کیسا لگ رہا ہے دانی کو یوں موت کے دہانے پر دیکھ کر۔۔

آہل تم میرے ہاتھ لگو۔۔

کول ڈاؤن تم مجھ سے نیچے ہو سو بھڑاس نکالنے کا سوچنا بھی مت۔۔ آہل

نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا۔۔

دانی سر جھکائے اشکوں کو بے مول کر رہی تھی کم از کم اب اسے آہل

سے ایسی توقع نہیں تھی۔۔

جو نہی رفیق اندر آیا آہل نے گن ہٹا دی اور رفیق کو اشارہ کیا۔۔

رفیق نے کال بند کر دی اور پیپرز رکھ کر باہر نکل گیا۔۔

واؤ جنگلی بلی تم نے بہت اچھی ایکٹنگ کی ایک پل کو تو میں بھی حیران

رہ گیا۔۔ آہل اس کا رخ اپنی جانب موڑتا ہوا بولا۔۔

دانی نے اپنا دائیں ہاتھ آہل کے بائیں رخسار پر دے مارا۔ آہل ششدر

سا سے دیکھنے لگا۔۔

گھٹیا ترین انسان ہو تم ایسا انسان آج تک نہیں دیکھا میں نے آہل

حیات شرم آنی چاہئے تمہیں محبت کا لبادہ اوڑھ کر تم اپنے مفاد پورے

کر رہے ہو تم نے سہی کہا تھا یہ سچ میں ایک مسٹری ہے اینڈ آئی نو اس

میسٹری کا اینڈ بے حد برا ہے اور تم اس سے بھی زیادہ برے ہو۔۔ دانی

اس کا گریبان پکڑے بول رہی تھی۔۔

آہل کی آنکھوں میں لہو دوڑنے لگا۔۔

تم نے اچھا نہیں کیا دانی۔۔ آہل اس کے ہاتھ جھٹکتا ہوا بولا۔۔

میں نے اچھا نہیں کیا یا تم نے اچھا نہیں کیا مجھے پاگل بنا رہے تھے تم
 ہاں کھلونا سمجھ رکھا ہے کیا جب دل کیا پیار سے رکھا اور جب دل کیا
 گن تان لی مارنا چاہتے ہو نہ مجھے تو مارو آج ختم کر دو اس کہانی کو یہ
 روز روز کے تماشے سے تو میری جان چھوٹ جائے گی۔۔ دانی اس کا
 گن والا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھتی ہوئی بولی۔۔

چلاؤ گولی۔۔ دانی روتی ہوئی ہذیبانی انداز میں بولی۔۔

دانی تم کیا۔۔ آہل بوکھلا کر اسے دیکھنے لگا۔۔

شوٹ۔۔ دانی چلائی، دانی کی آنکھیں سرخ انگارہ بنی ہوئیں تھی تکلیف
 چہرے سے نمایاں تھی۔

دانی سٹاپ دس۔۔ آہل نے گن ہٹانی چاہی۔۔

آئی سیڈ شوٹ می۔۔ دانی دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے گن تھامتی ہوئی
 بولی۔۔

آہل بے بس ہو رہا تھا۔۔

آئی کانٹ۔۔ آہل افسردگی سے بولا۔۔

وائے ابھی دس منٹ پہلے تم مجھے مارنے والے تھے نہ پھر اب کیا مسئلہ ہے۔۔ دانی اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی دور دھکیلاتی ہوئی بولی۔۔

تم نے فون نہیں چیک کیا۔۔

کونسا فون۔۔ دانی آبرو اچکا کر بولی۔۔

تم پچھتاؤ گی دانی تم کبھی یہ مسٹری حل نہیں کر پاؤ گی۔۔ آہل کرب سے کہتا لٹے قدم اٹھانے لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم جیسے انسان۔۔۔

دانی بول رہی تھی جب آہل تیز تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا۔۔

دانی کو گھر لے جاؤ۔۔ رفیق کو بنا دیکھے کہہ کر چلا گیا۔۔

لیکن سر آپ۔۔ رفیق اسے طیش میں دیکھ کر گھبرا گیا۔۔

دانی نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔

کیوں نہیں ماری تم نے مجھے گولی۔۔ دانی ہاتھوں میں چہرہ چھپائے وہیں
زمین پر بیٹھ گی۔۔

کیا ہو تم آہل سچ میں کبھی میں اس مسٹری کو حل نہیں کر سکتی۔۔ دانی
تکلیف میں تھی۔۔

جب بھروسہ ٹوٹتا ہے تو صرف دل ہی نہیں انسان بھی ٹوٹ جاتا ہے
ختم ہو جاتا ہے بلکل اسی طرح جیسے کسی درخت کی ٹہنی ٹوٹ جائے تو
وہ باقی نہیں رہتی حیات کا سفر تمام ہو جاتا ہے اس کے بعد سب کچھ
ختم ہو جاتا ہے دانی کو بھی ایسا ہی گمان ہو رہا تھا۔۔

میم چلیں سر نے آڈر دیا ہے۔۔ رفیق اندر آ کر بولا۔۔

دانی نے چہرہ اٹھا کر رفیق کو دیکھا جو سر جھکائے کھڑا تھا۔۔

دانی ہاتھ کی پشت سے آنسو رگڑتی کھڑی ہو گی اور باہر کی جانب قدم
بڑھانے لگی رفیق اس کے عقب میں چلنے لگا۔۔



زبیر سر تھام کر بیٹھے تھے۔۔

اب پتہ نہیں کیا ہو گا میری تو دنیا کی برباد ہو گی۔۔ وہ آہ بھرتے ہوئے بولے۔۔

اس آہل حیات نے ناجانے کون سی خلش کا بدلہ لیا ہے۔۔

آسم گاڑی نکالو ڈاکٹر قدسیہ کے پاس جانا ہے۔۔ وہ بامشکل خود کو آنسو بہانے سے باز رکھتے ہوئے بولے۔۔

جی سر ٹھیک ہے اور وہ پیپرز۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں وہ تم کورٹ میں جمع کروا دینا۔۔ زبیر کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔۔

واٹ۔۔ آہل نے تم سے زمین لے لی مطلب وہ جانتا ہے اگر سب کچھ

نہیں تو کچھ نہ کچھ تو ضرور جانتا ہے ورنہ تم سے یوں گن پوائنٹ پر

زمین نہ لیتا۔۔ ڈاکٹر قدسیہ متفکر سی بولیں۔۔

اگر وہ کچھ جانتا بھی ہے تو صرف میرے بارے میں جانتا ہوگا آپ بھی

میرے ساتھ شامل تھیں اس بات سے وہ انجان ہوگا کیونکہ یہ بات

صرف میں اور آسم جانتے ہیں وہ عاقب بھی نہیں جانتا تھا پھر آہل کے جاننے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔

زبیر تم سد باب کر لو یہ نہ ہو کہ تم اسی غلط فہمی میں مبتلا رہو اور وہ تمہیں سب کے سامنے رسوا کر کے جیل کی ہوا کھلا دے۔۔

کیسے کروں سد باب سب کچھ تو لے گیا ہے۔۔ وہ مظلومیت سے بولے۔۔

کچھ بھی ہو آہل کو میرے بارے میں کچھ علم نہیں ہونا چاہیے میں اپنے تعلقات خراب نہیں کرنا چاہتی۔۔ وہ سختی سے بولیں۔۔

بے فکر رہیں آہل کو کبھی معلوم نہیں ہو سکتا آپ کے متعلق۔۔

ایک اور لڑکی کو اغوا کیا ہے ٹیڈی نے۔۔ اس کا سودا ہو جائے تو مزہ آ جائے گا خوبصورت بھی ہے اچھے پیسے مل جائیں گے۔۔ ڈاکٹر قدسیہ سوچتی ہوئیں بولیں۔۔

ہاں تو آپ کس کی منتظر ہیں بس کریں اس کا سودا اور پیسے منگوائیں۔۔

وہ لڑکی بہت ضدی ہے ابھی کل ہی پکڑا ہے اسے دو چار دن لگیں گے
عقل ٹھکانے لگانے میں۔۔

خوبصورت ہے تو پھر میں اسکی عقل ٹھکانے لگا دیتا ہوں کیا خیال ہے۔۔

نہیں جس کے ساتھ ڈیل کرنی ہے وہ لڑکی بالکل صاف چاہتا ہے کسی
نے ہاتھ نہ لگایا ہو تبھی زیادہ پیسے دے رہا ہے تم دور ہی رہنا اس سے
ورنہ سودا خراب کر دو گے۔۔ وہ گھور کر بولیں۔۔

اچھا ٹھیک ہے پھر کوئی اور لڑکی ہوگی کسی سے تو ملوا دیں بہت ٹینشن
میں ہوں۔۔

پہلے جو تھیں ان کا سودا تو کر دیا تھا البتہ ایک لڑکی ہے جو اپنی مرضی
سے ہمارے ساتھ کام کر رہی وہ تمہاری بات مان سکتی کیونکہ اسے
پیسوں سے مطلب ہے صحیح غلط سے نہیں۔۔

اب میں اپنا کاروبار ہونے کے باوجود پیسے دوں گا۔۔ زبیر کی پیشانی پر
بل پڑ گئے۔۔

نہیں وہ میں خود اس کے ساتھ حساب کر لوں گی تم اپنا کام کر لو۔۔ وہ
زبیر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتیں ہوئیں بولیں۔۔

دکھنے میں کیسی ہے۔۔ زبیر کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔۔

جوان ہے خوبصورت بھی اچھا وقت گزرے گا تمہارا مزے کرو۔۔ وہ
آنکھ مارتی ہوئی بولیں۔۔

زبیر قہقہہ لگاتا باہر نکل گیا۔۔



Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل مٹھیاں بھینچے گاڑی سے باہر نکلا۔۔

یہ آہل کا ریسٹ ہاؤس تھا آہل اندر آیا اور آس پاس چیزوں کو گھورنے
لگا۔۔

دانی تم نے اچھا نہیں کیا۔۔ وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا۔۔

آہل نے واس اٹھایا اور دیوار پر دے مارا اس کے بعد ایک ایک چیز اٹھاتا
گیا اور دیوار پر مارتا گیا ایک شیشہ آہل کے ہاتھ پر لگ گیا لیکن اسے

پرواہ نہیں تھی وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا صوفے پر ڈھے گیا۔۔

موبائل نکال کر دانی کی تصویر دیکھنے لگا۔ تم نے مجھ پر اعتبار نہیں کیا

پھر مجھے تھپڑ مارا دانی تم کیسے مجھ پر ہاتھ اٹھا سکتی ہوں تم نے آہل

حیات پر ہاتھ اٹھایا اچھا نہیں کیا تم نے دانی۔۔



دانی مرے مرے قدم اٹھاتی کمرے میں آئی۔۔

مجھے لگا تھا تم اتنے برے بھی نہیں جتنے ظاہر کرتے ہو لیکن آہل حیات

تم میری سوچ سے بھی زیادہ برے ہو، تم ایک مفاد پرست انسان ہو اتنے

وقت سے مجھے پاگل بنا رہے تھے تم صرف اپنے مطلب کی خاطر کر رہے

تھے سب کچھ۔۔ اشک تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔

آہل تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے نہ اب دیکھنا دانی بھی تمہیں دھوکہ

دے گی تم نے میرے ساتھ جو کیا میں بھی وہی کروں گی میں بھی

تمہیں وہیں چوٹ پہنچاؤں گی جہاں تم نے مجھے پہنچائی پھر تمہیں معلوم

ہو گا جب کوئی بھروسہ توڑتا ہے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے تمہاری بے

اعتنائی تمہیں سود سمیت لوٹاؤں گی دیکھنا تم۔۔ دانی چہرہ صاف کرتی ہوئی
بولی۔۔

دانی اٹھ کر واش روم میں آگئی ٹونٹی کھول کر منہ پر چھینٹے مارے اور
تولیہ سے چہرے خشک کرتی باہر نکل آئی۔۔

آہل نے کہا تھا تم نے فون چیک نہیں کیا۔ دانی کی پیشانی پر لکریں
ابھریں۔

فون تو میرا روم میں پڑا تھا۔ دانی بولتی ہوئی دراز چیک کرنے لگی لیکن
فون وہاں نہیں تھا۔۔

یہاں تو کچھ بھی نہیں پھر آہل نے کیوں کہا۔۔ جھوٹا ہے وہ ایک نمبر کا
آہل حیات تم قابل اعتبار انسان نہیں ہو، جھوٹے فریبی۔۔ دانی بڑبڑاتی
ہوئی واش روم میں چلی گئی۔۔

دانی بار بار کروٹ بدل رہی تھی، رہ رہ کر آہل پر غصہ آرہا تھا لیکن اس
کی غیر موجودگی بھی پریشانی میں مبتلا کر رہی تھی۔۔

دانی کوفت سے اٹھ بیٹھی۔۔

جاہل حیات کہاں دفعہ ہو گئے ہو دو بج رہے ہیں اور تمہارا کوئی نام و نشان نہیں۔۔ دانی گھڑی پر نظر ڈالتی ہوئی بولی۔۔

عین بیس منٹ بعد آہل کمرے میں داخل ہوا بکھرا بکھرا سا شرٹ باہر نکلی ہوئی تھی کوٹ ہاتھ پر ڈال رکھا تھا۔۔

دانی نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

تمہیں زبان سے سمجھایا تھا لیکن سمجھ نہیں آیا، دانی اچھے سے جانتی ہے

میں ایک بار پہلے بھی اسے گولی مار چکا ہوں اور تم جانتے ہو میرا نشانہ

قطعاً نہیں چوکتا۔۔ آہل کے الفاظ ہتھوڑے کی مانند دانی کے دماغ پر برس

رہے تھے، چہرے پر تلخی عود آئی لیکن پھر اپنا بدلہ یاد آنے پر دانی

چہرے کے تاثرات نرم کرتی بیڈ سے اتر گئی۔۔

کہاں تھے تم۔۔ دانی اس کے ہاتھ سے کوٹ لیتی ہوئی بولی البتہ چہرے

پر معمولی سی خفگی تھی۔۔

تم نے فون چیک کیا۔۔ آہل اسے شانوں سے تھام کر بولا۔۔

آنکھوں میں سرخی تیر رہی تھی۔۔

کیا ہے میرے فون میں۔۔ دانی کا چہرہ کسی بھی تاثر سے پاک تھا۔۔

دانی میں نے تمہیں ٹیکسٹ کیا تھا کہ تمہیں صرف اداکاری کرنی ہے

ڈرنے کی کیونکہ مجھے وہ زمین چاہیے اس لیے نہیں کہ مجھے لالچ ہے۔۔

اچھا پھر کیوں میرے ڈیڈ سے ان کی ریفرنسری لی تم نے۔۔ دانی سینے پر

بازو لپیٹتی ہوئی بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانی وہ زمین تمہارے ڈیڈ کی نہیں بلکہ میرے ڈیڈ کی ہے اور میں نے

اپنی چیز لی ہے کسی کا حق نہیں مارا۔ آہل دانی کے ہاتھ تھامتا ہوا بولا۔۔

دانی استہزائیہ انداز میں اسے دیکھنے لگی۔۔

ٹھیک ہے میں نے تم پر اعتبار کیا لیکن تم وعدہ کرو کبھی میرا بھروسہ

میرے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچاؤ گے۔۔ دانی اسکی سیاہ آنکھوں میں دیکھتی

ہوئی بولی۔۔

آہل دھیرے سے مسکرایا تو ڈمپل پھر سے نمایاں ہوا۔
تھینک یو۔۔ میں کبھی تم سے کچھ نہیں چھپاؤں گا۔ آہل نے کہہ کر دانی
کی جانب ایک قدم بڑھایا۔

اگر تم نے مجھ سے کچھ چھپایا۔۔ دانی تنبیہ کرتی ہوئی اسے دیکھنے لگی۔۔
کبھی نہیں، دانی آہل کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے میں تمہیں کسی
شرط پر کھونا نہیں چاہتا۔۔ آہل اپنی پیشانی دانی کی پیشانی کے ساتھ لگاتا
ہوا بولا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
دانی کی دھڑکنیں عجیب ہی لے پر دھڑک رہیں تھیں اتنی تیز کہ دانی کو
لگا دل ابھی باہر نکل آئے گا۔

اب کسی خوش فہمی میں مبتلا مت ہو جانا۔۔ دانی اسکے سینے پر مکا رسید
کرتی ہوئی بولی۔۔

آہل قہقہہ لگاتا وارڈروب کی جانب چل دیا۔
تم نے کھانا کھایا۔۔ آہل جانتا تھا لیکن پھر بھی پوچھ بیٹھا۔۔

نہیں۔۔ دانی آس پاس دیکھتی ہوئی بولی۔۔

کیوں، چلو اٹھو پہلے کھانا کھاؤ۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔ دانی پیشانی پر بل ڈالتی ہوئی بولی۔۔

کوئی بحث نہیں پہلے کھانا کھاؤ پھر جو کرنا ہو کرو۔۔

لوگ موبائل سے بلاک کرتے ہیں میں نے تمہیں دنیا سے بلاک کر دینا

ہے۔۔ دانی کاٹ کھانے والی نظروں سے گھورتی ہوئی بولی۔۔

تم جہاں سے بھی بلاک کر دو میں تو پھر بھی تمہارے ہمراہ رہوں گا۔۔

آہل اسکے چہرے پر بوسہ دیتی لٹوں کو اپنے ہاتھ سے پیچھے کرتا ہوا بولا۔

ڈھیٹ ہو پورے۔۔

بلکل میڈم۔۔ آہل مسکراتا ہوا تائیدی انداز میں بولا۔۔

حد ہوتی ہے لیکن تم نے تو ہر حد پار کر رکھی جاہل حیات۔۔ دانی کوفت

سے کہتی لیٹ گی۔۔

تم ایسے نہیں سو سکتی۔۔

تو کیا رینٹ دوں پھر سونے دو گے۔۔ دانی جل کر بولی۔۔

نہیں تم سے رینٹ نہیں چاہیے لیکن ایک بات مان لو۔۔

تمہاری بات مانوں پاگل نہیں ہوں میں۔۔

پھر میرے لیے تھوڑی سی پاگل ہو جاؤ۔۔

مجھے اپنی حکومت کا حصہ مت سمجھو جس پر اپنی مرضی مسلط کرو گے۔۔

دانی کھانا کھا لو پھر سو جانا گیٹ اپ۔۔ آہل دانی کا منہ تھپتھپاتا ہوا کھڑا

ہو گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانی ناچاہتے ہوئے بھی کھڑی ہو گی۔۔



یہ ہے وہ لڑکی۔۔ زبیر گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے بولے۔۔

ہاں یہی ہے بہت تنگ کیا ہے اس نے۔ ڈاکٹر قدسیہ ناگواری سے بولیں۔

دو چار دن ڈال دینا تھا کسی کے آگے سارے نخرے ختم ہو جاتے۔۔

زبیر اس جوان لڑکی کے گال کو چھوتے ہوئے بولے۔۔

لڑکی نے نخوت سے سر جھٹک دیا۔۔

یہ جو پاکباز بنتی ہو نہ چپ چاپ بات مان لو ورنہ پھر اچھے سے سمجھائیں
گے تمہیں۔۔ زبیر اس کا منہ دبوچتے ہوئے بولا۔۔

لڑکی خو نخوار نظروں سے زبیر کو گھورنے لگی۔۔

صبح تک میرے پاس رہے گی تو دیکھنا اس کے بعد ہر بات مانے گی۔۔
زبیر اسے بالوں سے کھینچتا ہوا بولا۔۔

آہ۔۔ جنگلی انسان چھوڑو مجھے۔۔ وہ دائیں بائیں سر مارتی ہوئی بولی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زبیر ڈاکٹر قدسیہ پر ایک نظر ڈالتا اندر کمرے کی جانب چل دیا، آہستہ
آہستہ لڑکی کی چیخ و پکار میں کمی آنے لگی اور یکدم خاموشی چھا گی، دل
دہلا دینے والی خاموشی۔۔

ڈاکٹر قدسیہ سر جھٹکتی باہر نکل گئی۔۔



آہل مجھے ڈیڈ سے ملنے جانا ہے۔۔ دانی آہل کو آئینے کے سامنے کھڑا دیکھ

کر بولی۔۔

خیریت۔۔ آہل آبرو اچکا کر بولا۔۔

ہاں بس دل کر رہا ہے ان سے ملنے کو۔۔ دانی اداسی سے بولی۔۔

اور اگر تم پھر سے واپس نہ آئی تو۔۔ آہل اس کے سامنے آتا ہوا بولا۔۔

تو پھر وہ جو سڑک پر گھوم رہی ہوتیں ہیں نہ مانگنے والی ان میں سے
کسی کو لے جانا ساتھ دانی بنا کر۔۔

لیکن وہ دانی نہیں ہو گی۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔

واپس آ جاؤ گی۔۔ آہل سانس خارج کرتا ہوا بولا۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے۔۔ دانی اپنی گرے آنکھیں اس کی سیاہ آنکھیوں میں

گاڑھتی ہوئی بولی۔۔

شام کو میں خود آ جاؤں گا تمہیں لینے۔۔ آہل مسکراتا ہوا بولا۔۔

دانی پھر سے اس کے ڈمپل کو دیکھنے لگی۔۔

کیا ہوا۔۔

تمہارا ڈامپل بہت بیکار ہے۔۔ دانی منہ بسورتی وارڈروب کھول کر کھڑی ہو گئی۔۔

پھر نہ دیکھا کرو۔۔ آہل مسکراتا ہوا بال بنانے لگا۔۔

تمہارے ڈمپل کو بلکل بھی شرم نہیں آتی ہر وقت باہر ہی رہتا ہے اسے کہو کبھی گھر میں بھی رہ لیا کرے بے شرم۔۔ دانی کپڑے دیکھتی ہوئی بول رہی تھی اور آہل کا ڈمپل مزید گہرا ہوتا جا رہا تھا۔۔

تم تیار ہو جاؤ میں ایک کال کر کے آیا۔۔

رفیق بہت احتیاط سے کرنا ہے یہ کام مجھے کسی بھی صورت میں پیپرز چاہئے۔۔

جی سر آپ بے فکر رہیں کام ہو جائے گا میں صبح سویرے سے اسی کی تاک میں ہوں۔۔

ٹھیک ہے۔۔ کہہ کر آہل نے فون بند کر دیا۔۔

جلدی آجانا۔ آہل دانی کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

جلدی کیا بس گیٹ کو ہاتھ لگا کر آ جاؤں۔۔ دانی خفگی سے بولی۔۔

آہل اداسی سے مسکرا دیا۔۔

جاؤ۔ آہل کے کہتے ہی دانی باہر نکل گئی۔۔

دانی نے چہرہ موڑ کر دیکھا تو وہ جا چکا تھا۔۔

ہوں۔۔ میرے اندر جانے کا بھی انتظار نہیں کیا۔۔ دانی سر جھٹکتی چلنے

لگی۔۔

ڈیڈ کہاں ہیں۔۔ دانی ملازم کو دیکھتی ہوئی بولی۔۔

وہ ڈرائیونگ روم میں بیٹھے ہیں میڈم۔۔

ٹھیک ہے۔۔ دانی ڈرائیونگ روم کی جانب چل دی۔۔

دروازہ ناک کیا اور اندر آ گئی۔۔

تم جاؤ میں بعد میں بات کرتا ہوں۔۔ زبیر دانی کو دیکھتے ہوئے بولے۔۔

دانی مسکراتی ہوئی ان کے سینے سے لگ گئی۔۔

شکر ہے اپنی لخت جگر کو بھی دیکھنے کا موقع ملا۔۔ زبیر نم آنکھوں سے

بولے۔۔

دائین تم ٹھیک ہو۔۔ اس نے تمہیں۔۔۔

نہیں ڈیڈ اس نے کچھ نہیں کیا مجھے، میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔ دانی ان سے

الگ ہوتی ہوئی بولی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ خود چھوڑ کر گیا ہے۔۔ زبیر تفتیشی انداز میں بولے۔۔

جی شام میں آئے گا لینے۔۔ دانی صوفے پر بیٹھتی ہوئی بولی۔۔

زبیر اثبات میں سر ہلاتے دانی کے سامنے بیٹھ گئے۔۔

ڈیڈ وہ ریفرنری والی زمین کس کی ہے۔۔

اب تو وہ اس آہل حیات کی ملکیت ہے۔۔

ڈیڈ وہ زمین آپ کی تھی یا نہیں۔۔ دانی کے چہرے پر سختی عود آئی۔۔
 بیٹا وہ زمین میری ہی تھی تم ایسے کیوں استفسار کر رہی ہو۔۔ زبیر
 حیرت سے بولے۔۔

ڈیڈ آہل کہتا ہے وہ زمین آپ کی نہیں بلکہ اس کے ڈیڈ کی تھی اس
 نے اپنی چیز آپ سے واپس لی ہے۔۔ دانی زور دے کر بولی۔۔
 زبیر نفی میں سر ہلاتے افسوس سے دانی کو دیکھنے لگے۔۔
 اس نے جھوٹ بولا ہے تم سے تاکہ تم میرے خلاف ہو جاؤ ہمارے بیچ
 میں دڑار پیدا کر رہا ہے وہ اگر ایسا ہی تھا تو کیا اس نے تمہیں پہلے بتایا۔
 نہیں۔۔ دانی چہرہ جھکا کر بولی۔۔

تو پھر اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ جھوٹا ہے ورنہ تمہیں پہلے بتا دیتا۔۔
 لیکن ڈیڈ وہ کہتا ہے اس نے مجھے ٹیکسٹ کیا تھا اس سب سے پہلے۔۔
 تو تم نے وہ ٹیکسٹ پڑھا۔۔ زبیر پہلو بدل کر بولے۔۔

نہیں ڈیڈ میرا فون ہی نہیں ملا کل سے۔۔ دانی مایوسی سے بولی۔۔

میری بات سمجھو وہ تمہیں بیوقوف بنا رہا ہے اسی لیے فون بھی غائب ہے تمہارا۔۔

مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے ڈیڈ لیکن کبھی کبھی وہ بہت سچا لگتا ہے اس کی باتیں ایک سحر طاری کر دیتی ہیں۔۔

دائین میں نہیں چاہتا تمہاری زندگی ایک ایسے انسان کے ہاتھوں برباد ہو جائے اس لیے اب غور سے میری بات سن لو۔۔

جی ڈیڈ۔۔ دانی سر اٹھا کر انہیں دیکھنے لگی۔۔
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 تمہیں صرف دکھاوا کرنا ہے کہ تم آہل سے پیار کرتی ہو اسکے بعد جب وہ تم پر بھروسہ کرنے لگے تم زمین یا تو اپنے نام کر لینا یا پھر میرے نام جیسا اس نے کیا تم بھی ویسا ہی کرو گی۔۔

دانی یک ٹک زبیر کو دیکھ رہی تھی۔۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں ڈیڈ آہل کو سبق سکھانا ہو گا اسے بھی معلوم ہونا چاہیے کیسا محسوس ہوتا ہے۔۔

تم جا کر ثانیہ سے ملو مجھے کچھ کام ہے اور فون تمہارے جانے سے پہلے
میں لے دوں گا۔۔ زبیر مسکراتے ہوئے بولے۔۔
دانی سر ہلاتی باہر نکل گئی۔۔



آسم ڈرائیو کر رہا تھا نگائیں ہنوز سامنے سڑک پر تھیں۔
فون کی رنگ ٹون سن کر آسم نے رفتار کم کر دی اور فون کان سے لگ
لیا۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
ہیلو ہاں بولو۔۔ وہ سامنے سڑک پر دیکھتا ہوا بولا۔۔

کیا۔۔ کیسے ہوا یہ۔۔ میں ابھی آتا ہوں بس دس منٹ میں۔۔ اسم نے کہہ
کر یوٹرن سے گاڑی واپس موڑ لی اور فل سپیڈ پر دوڑانے لگا۔۔



آپ کا زخم کیسا ہے حیات صاحب۔۔ ڈاکٹر قدسیہ جوس کا گلاس لبوں
سے ہٹاتی ہوئی بولیں۔۔

یہ معمولی سے زخم مجھے روک نہیں سکتے۔۔ آہل تفاخر سے بولا۔۔
 آہ بلکل آپکی ہمت سے تو ہم واقف ہیں ویسے اس ملاقات کا پس منظر۔
 وہ آبرو اچکا کر بولی۔۔

کام کرنا چاہتا ہوں آپکے ساتھ۔۔ آہل ٹانگ پے ٹانگ چڑھاتا ہوا بولا۔۔
 میرے ساتھ۔۔ خوش آئیند ہے یہ۔۔ وہ مسکراتی ہوئی بولی۔۔

بولیں کونسا کام منافع بخش ہوگا۔۔ آہل جانچتی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔
 کچی گوٹیاں تو ڈاکٹر قدسیہ نے بھی نہیں کھیلی تھیں۔۔
 میرا خیال ہے لیڈر انڈسٹری مناسب رہے گی۔۔

آہل اثبات میں سر ہلاتا انہیں دیکھنے لگا۔۔

چلیں ٹھیک ہے پھر میں رفیق کو بولوں گا معلومات لے اگر مجھے بھی
 مناسب لگا تو اسی پروجیکٹ کو شروع کریں گے۔۔

ضرور کیوں نہیں مجھے خوشی ہوگی آپ کے ساتھ کام کرنے میں۔۔ ڈاکٹر
 قدسیہ پسندیدگی سے بولیں۔۔

آہل کا فون رنگ کرنے لگا تو ایکسکیوز کرتا سائیڈ پر آ گیا۔

دانی انعم کے کمرے کے باہر تھی جب اسے آواز سنائی دی۔

آہل تم میری کال کیوں اٹینڈ نہیں کر رہے۔

دانی کے قدم وہیں منجمد ہو گئے آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

انعم میں بہت بڑی تھا اور ابھی اس وقت بھی بڑی ہوں۔

تمہارے پاس باقی سب کاموں کے لیے ٹائم ہے اور میرے۔

انعم میری بات سنو تمہارا کام میں کروا رہا ہوں تھوڑا صبر کرو یہ کام

پلک جھپکتے نہیں ہو جاتے۔ آہل ضبط کرتا ہوا بولا۔

دانی بے یقینی سے انعم کو سن رہی تھی۔

اسے اپنی قوت سماعت پر شبہ ہوا۔

اچھا ٹھیک ہے میں انتظار کروں گی تمہاری کال کا۔ انعم نے مایوسی سے

کال بند کر دی۔

دانی کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔۔

آہل تمہارے کتنے روپ ہیں ایک ہی بار میں سب آشکار کیوں نہیں کر دیتے۔۔ دانی چلتی ہوئی بولنے لگی۔۔

کچھ ٹوٹا تھا دانی کے اندر۔۔

تمہیں بھی رولاؤں گی میں آہل دیکھنا تم جیسا انسان جو دوسروں کو رولاتا ہے اپنے چاچو کی موت پر بھی نہیں روئے تھے نہ تم میں رولاؤں گی تمہیں۔۔ دانی ہاتھ کی پشت سے گال رگڑتی اپنے کمرے کی جانب چل دی۔۔



آسم گاڑی سے نکلا اور بھاگ کر اندر چلا گیا۔۔

رفیق جو اسکی تاک میں تھا آسم کو ہاسپٹل کا دروازہ عبور کرتے دیکھ کر باہر نکلا اور اس کی گاڑی کی جانب آیا جلدی جلدی میں وہ گاڑی لاک کرنا ہی بھول گیا تھا، رفیق فاتحانہ مسکراہٹ لیے آگے آیا اور دروازہ کھول کر پیپرزا اٹھا لیے۔۔

زبردست۔۔ وہ کہتا ہوا اپنی گاڑی کے پاس آیا اور زن سے گاڑی بھگالے گیا۔۔

سر کام ہو گیا اب آگے کے لیے کیا حکم ہے۔ رفیق فون کان سے لگائے ڈرائیور کر رہا تھا۔۔

ویری گڈ رفیق اب ایسا کرو فلحال ان پیپرز کو احتیاط سے اپنے پاس رکھو میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا ان کے ساتھ کیا کرنا ہے۔۔

جی سر ٹھیک ہے اور ڈاکٹر قدسیہ کے ساتھ میٹنگ کا کیا نتیجہ نکلا۔۔

وہ بھی پکی کھلاڑی ہے لیکن میں اس کی آنکھوں میں اپنے لیے پسندیدگی دیکھ چکا ہوں اور مجھے یقین ہے بہت جلد معلوم ہو جائے آخر کس کام میں ملوث ہیں زبیر اور قدسیہ۔۔ آہل ہنکار بھر کر بولا۔۔

ٹھیک ہے سر میں پیپرز کو سنبھال کر رکھتا ہوں۔۔



ٹھیک سات بجے آہل کی گاڑی زبیر کے گھر کے پورچ میں کھڑی تھی،

آہل گاڑی کے اندر بیٹھا تھا گاڑی کے باہر گارڈز کھڑے تھے۔۔

دانی زبیر کے سینے سے لگی ہوئی تھی اور آہل طیش میں انہیں دیکھ رہا تھا، مٹھی زور سے بند کر رکھی تھی۔۔

بس کرو تمہاری بدائی نہیں ہو رہی۔۔ آہل دروازہ کھول کر بولا۔۔

دانی ناگواری سے دیکھتی گاڑی میں آ بیٹھی۔۔

آہل نے گانگنز لگا کر چہرہ موڑ رکھا تھا دانی نے ایک نظر اس پر ڈالی پھر چہرے کا رخ موڑ کر باہر دیکھنے لگی۔۔

آئندہ تم اگر اپنے باپ کے گلے لگی تو دیکھنا تمہارا کیا حشر کروں گا۔۔

آہل انگلی اٹھائے وارن کرتا ہوا بولا۔۔

دانی منہ کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔

تمہارا دماغ خراب ہے کیا وہ میرے ڈیڈ ہیں۔۔ دانی کو اس کی ذہنی

حالت پر شبہ ہوا۔۔

میں کچھ نہیں جانتا تمہارے ڈیڈ ہوں یا کوئی بھی۔۔ آہل کی آنکھیں

سرخ ہو رہی تھی۔۔

تم پاگل ہو پورے کے پورے بد تمیز انسان۔۔ دانی اس کی انگلی پیچھے
کرتی ہوئی بولی۔۔

میری بات سمجھ آئی یا نہیں۔۔ آہل دانی کی کلائی پکڑتا ہوا بولا۔۔

انگلیاں تھیں یا گرم سیسہ جو دانی کو اندر گڑھتا ہوا محسوس ہوا۔۔

آہل میرا ہاتھ چھوڑو۔۔ دانی دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ ہٹاتی ہوئی
بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں کیا پوچھ رہا ہوں۔۔ آہل دانی کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔۔

آہل تمہارا دماغ خراب ہے چھوڑو مجھے۔۔ دانی چلائی۔۔

میری بات کا جواب دو چھوڑ دوں گا۔۔ آہل کے چہرے پر بلا کی سختی
تھی۔

دانی اسکے ہاتھ پر مکے برسا رہی تھی لیکن اسکے فولادی ہاتھ پر کوئی اثر نہ
ہوا۔۔

اچھا نہیں ملتی کسی سے اب تو چھوڑ دو۔۔ دانی التجائیہ نظروں سے دیکھتی
ہوئی بولی۔۔

آہل نے ہاتھ کھولا اور دانی کو آزاد کیا اسی لمحے ایک آنسو ٹوٹ کر بے
مول ہوا۔۔

بہت برے ہو تم بد دماغ گندے انسان۔۔ دانی بولتی بیڈ پر ڈھیر ہو گی۔
آہل سانس خارج کرتا سٹڈی کا لاک کھولتا اندر چلا گیا۔۔

دانی اپنی کلای پر سرخ نشان دیکھنے لگی جو کہ آہل کی انگلیوں کے تھے۔۔
آہ کتنی زور سے پکڑا تھا۔۔ دانی آنکھیں مسلتی ہوئی بولی۔۔

آہل ایک البم اٹھا کر بیٹھ گیا۔۔

دودھیا رنگ خوبصورت نقش والی لڑکی کی وہ تصویر تھی جس پر آہل
ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔

وقت کیسے پنکھ لگا کر اڑتا ہے پتہ بھی نہیں چلتا جو لوگ ہمارے ساتھ
ہوتے ہیں انہیں ماضی کا حصہ بنا دیتا وہ لوگ ملتے تو ہیں لیکن صرف

یادوں میں اور کچھ یادیں اتنی تلخ ہوتیں ہیں کہ انہیں نہ ہی سوچا جائے
تو بہتر ہے۔۔

پانا اور کھونا دونوں زندگی کا حصہ ہے لیکن میں خوش نہیں مجھ سے
میری خوشیاں چھین لیں گئیں میری لڑائی ہے اس سے جسے لوگ نصیب
کہتے ہیں نہیں مانتا میں کچھ بھی۔۔ آہل کی آنکھ نم ہو گی۔۔

دانی کے پاؤں کی چاپ سنائی دی تو آہل نے البم بند کر دیا۔۔

میرا دل چاہتا ہے تمہارے اوپر ہاتھی چھوڑوں۔۔ دانی گھورتی ہوئی بولی۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
کیوں۔۔ آہل محظوظ ہوتا ہوا بولا۔۔

کیونکہ کسی چھوٹے جانور سے تمہارا کچھ نہیں ہوگا تمہاری طرح ہی کوئی
بڑا سا ہونا چاہیے۔۔ دانی بولتی ہوئی اس کے سامنے آ گی۔۔

ہر وقت میرے پیچھے پڑی رہتی ہو پڑھائی پر توجہ دو۔۔ آہل البم ٹیبیل پر
رکھتا ہوا بولا۔۔

یہ دیکھو ذرا کیسے تشدد کیا تم نے مجھ پر میڈیا میں جا کر دکھاؤں میں۔۔

دانی دھمکتی ہوئی کرسی کی بازو پر بیٹھ گی۔۔

آہل نے آہستہ سے دانی کی بازو پکڑی اور دیکھنے لگا۔

اچھی بات ہے تم پر صرف آہل کا حق ہے سو نشان بھی آہل کے ہی

ہونے چاہیے۔۔ وہ پرسکون انداز میں بولا۔۔

تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔۔ دانی منہ بنا کر بولی۔۔

پانی پیو گی۔۔ آہل دھیرے سے مسکرا کر بولا۔۔

تمہارا خون پیو گی۔۔ دانی جل کر بولی۔۔

اتنا غصہ مت کیا کرو۔۔

ہاں سارا غصہ تم نے خرید رکھا ہے نہ جو ہم نہیں کر سکتے۔۔ آہل کھڑا

ہو گیا دانی کو شانوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا۔۔

اوو کے آئم سوری لیکن تم میری بات خاموشی سے مان لیا کرو۔۔

گونگی ہو جاؤں پھر خاموشی سے مان لیا کروں گی بلکہ ایسا کرو ایک گولی

میرے منہ کے اندر مار دو خود ہی۔۔

شش۔۔ آہل نے خفگی دانی کے لبوں پر شہادت کی انگلی رکھ دی۔۔

تم بہت بد تمیز ہو۔۔ دانی نم آنکھوں سے بولی۔۔

مجھے پتہ ہے۔۔ آہل مسکراتا ہوا بولا۔۔

تم جاہل حیات۔۔ دانی اس کا گریبان پکڑتی ہوئی بولی۔۔

آہل نظریں جھکائے اس کے ہاتھوں کو دیکھتا پھر دانی کو دیکھنے لگا۔۔

صرف تم ہو جو میرے گریبان پر ہاتھ ڈال لیتی ہوں ورنہ کسی کی اتنی
 مجال نہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں تو۔۔

تو کچھ نہیں میری جنگلی بلی، دوہی نہیں جانا کیا تمہیں۔۔ آہل اس کی ناک

دباتا ہوا بولا۔۔

اووہ میں تو بھول گئی۔۔ دانی سر پر ہاتھ مارتی ہوئی بولی۔۔

کب جائیں گے ہم جلدی بتاؤ۔۔ دانی اس کی شرٹ کھینچتی ہوئی بولی۔۔

ایک دو دن تک اب مجھے تنگ مت کرو جا کر سو جاؤ شاباش۔۔ آہل
اس کا منہ تھپتھپاتا ہوا بولا۔۔

تنگ تو ایسے کہتے ہو جیسے تمہاری آنکھوں پر ہاتھ رکھ کے بیٹھ جاتی ہوں
میں۔۔ دانی منہ بسورتی چلنے لگی۔۔

آہل مسکراتا ہوا ٹیبل پر جھکا اور الہم اٹھا کر مطلوبہ جگہ پر آ گیا محتاط انداز
میں الہم کو واپس اپنی جگہ پر بکس کے عقب میں رکھ دیا۔۔

آخر کیا رکھا ہے اس نے سٹڈی میں جو مجھے بھی اندر نہیں جانے دیتا۔۔
دانی انگلی میں لاکٹ گھماتی ہوئی بولی۔۔

کسی دن چیک کرنی پڑے گی اس کی سٹڈی شاید کچھ معلوم ہو جائے۔۔
دانی سوچتی ہوئی لیٹ گئی۔۔



آسم تمہارا دماغ تو ٹھکانے پر ہے نہ کیسے وہ پیپرز غائب ہو گئے۔۔ زبیر
ششہ سے اسے دیکھنے لگی۔۔

سر میرے بیٹے کا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا میں اسی کو دیکھنے ہاسپٹل گیا تھا اور جب باہر نکلا تو گاڑی میں پیپرز نہیں تھے۔۔

حد ہوتی ہے تم پہلے پیپرز کو احتیاط سے رکھتے۔۔ وہ دھاڑے۔۔

سر میرا بیٹا تھا وہ کوئی رشتہ دار نہیں۔۔ آسم نے دلیل دی۔۔

ہوں۔۔ تمہارے بیٹے کے چکر میں میرا کام بگڑ گیا ناجانے کس کے ہاتھ لگے ہوں گے ایک اور مصیبت سر پڑ گی۔۔ وہ ہنکار بھرتے بیٹھ گئے۔۔

سوری سر۔۔ آسم سر جھکا کر بولا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسی طبیعت ہے تمہارے بیٹے کی۔۔ زیر پشانی پر بل ڈالتے ہوئے بولے۔

اب بہتر ہے صبح سے۔۔

ہممم زمین کا مسئلہ تو میں نے حل کر لیا ہے داینن کو بولا ہے وہ زمین لے گی آہل سے اس جانب سے میں مطمئن ہوں بس وہ ویڈیو والا آدمی مل جائے سمجھ سے باہر ہے وہ ویڈیو کیسے بن سکتی ہے اور ہم اتنے وقت

سے لاعلم تھے۔۔

بلکل سر حیرت کی بات سے وہ شخص بھی اتنے سالوں سے خاموش تھا
پھر آج کیوں بول پڑا۔۔ آسم الجھ کر بولا۔۔

پتہ نہیں کس کو موت پڑی ہے اب۔۔ زبیر کوفت سے کہتے باہر نکل
گئے۔۔



انعم تم کیوں آگئی ہو یہاں۔۔ رحیم پریشانی سے گویا ہوا۔۔

رحیم میں تمہیں کچھ بتانے آئی ہوں۔۔ انعم نے کہتے ہوئے اس کی
جانب ایک قدم بڑھایا۔۔

انعم پلیز میری بات کو سمجھو تم چلی جاؤ یہاں سے۔۔ رحیم آس پاس
دیکھتا ہو بولا۔۔

رحیم تم ایسے کیوں بول رہے ہو، کیا تمہاری محبت اتنی کم تھی کہ چند
دن کی دوری پر ختم ہو گی۔۔ انعم آنکھوں میں نمی لیے بولی۔۔

انعم میرا وہ مطلب نہیں ہے میں آج بھی تم سے اتنی ہی محبت کرتا ہوں جتنی پہلے کرتا تھا لیکن اب بات میری بہنوں کی ہے میں انہیں اپنی محبت کی بھینٹ نہیں چڑھا سکتا وہ معصوم ہیں انہیں سزا نہیں دلوانا چاہتا۔۔ رحیم بے بسی سے بولا۔۔

ہماری طلاق نہیں ہوئی۔۔ انعم کا چہرہ بے تاثر تھا۔۔
رحیم پوری آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگا۔۔

تم نے مجھے بول کر طلاق نہیں دی اور سپرز بھی ابھی تک کورٹ میں نہیں گئے سو ہم آج بھی ایک دوسرے کے نکاح میں ہیں۔۔ دو موتی ٹوٹ کر انعم کے رخسار پر آگرے۔۔

تم سچ کہہ رہی ہو۔۔ رحیم بے یقینی کی کیفیت میں بولا۔۔
بلکل سچ۔۔ انعم مسکرا دی۔۔

لیکن انعم میں ان فاصلوں کو کبھی طے نہیں کر سکتا ہمارے بیچ سب سے بڑی دیوار سٹیٹس کی ہے میں تمہاری کلاس کا نہیں تم بڑے لوگ ہو ہم

جیسے تمہارے بیچ نہیں آ سکتے۔۔ وہ مایوسی سے بولا۔۔

رحیم میرے لیے یہ سٹیٹس یہ کلاس کچھ اہمیت نہیں رکھتا میرے لیے
صرف ہمارے رشتے کی اہمیت ہے تم مجھے دو وقت کا کھانا بھی کھلا دو
گے نہ میں اسی میں خوش رہ لوں گی کیونکہ مجھے تمہارے جیسا انسان
چاہیے نہ کہ دولت پرست انسان جن کے لیے پیسہ ہی سب کچھ ہے۔۔
انعم نے روتے ہوئے رحیم کے شانے پر سر رکھ دیا۔۔

رحیم کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں۔۔
تم دعا کیا کرو انعم کہ ہم ایک ہو جائیں یہ فراق یہ فاصلے سب تمام ہو
جائیں۔۔

انشاء اللہ ہم ایک دن ساتھ ہوں گے اور بہت خوش ہوں گے۔۔ انعم
مسکرا کر بولی۔۔

اب تم جاؤ اس سے پہلے کہ ہمیں کوئی دیکھ لے۔۔ رحیم فکر مندی سے
بولا۔۔

اب تم میری کال اٹینڈ کرو گے نہ۔ انعم گاڑی کی جانب بڑھتی ہوئی بولی۔
ہاں بلکہ اب میں خود تمہیں کال کروں گا۔ رحیم دو قدم پیچھے ہٹتا ہوا
بولاً۔

انعم مسکراتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی۔



دانی کی آنکھ کھلی تو چہرہ موڑ کر آہل کو دیکھنے لگی جو بے خبر سو رہا
تھا۔

سوتے ہوئے کتنا معصوم لگ رہا ہے ویسے کسی شیطان سے کم نہیں
بد تمیز۔۔ دانی ناک چڑھاتی ہوئی بولی۔

دانی کے دماغ میں جھماکا ہوا تو فوراً محتاط انداز میں بیڈ سے نیچے اتر گئی۔

سلپیر پہنے بغیر کمرے سے باہر نکلی اور آس پاس دیکھتی چلنے لگی۔

دانی نے چابیوں کا گچھا اٹھا اور ان بند دروازوں کی جانب چلنے لگی جنہیں
وہ کئی دفعہ دیکھ چکی تھی۔

راہداری میں چلتے ہوئے دانی چہرہ موڑ کر اپنے عقب میں دیکھتی جاتی پھر دائیں جانب مڑ کر جلدی سے پہلے کمرے کا لاک کھولنے لگی۔

اس جاہل حیات کا کوئی بھروسہ نہیں کبھی بھی میرے سر پر پہنچ سکتا ہے۔۔ دانی چابیاں بدلتی ہوئی بڑبڑائی۔۔

اف اللہ کون سی چابی ہے یہاں کی۔۔ دانی کوفت سے بولی۔۔

کلک کی آواز آئی اور دروازہ کھل گیا دانی نے دروازے پر ہاتھ رکھا اور

وہ کھلتا چلا گیا۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
تاریکی میں کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا تھا۔۔

دانی نے سوئچ بورڈ تلاشنا چاہا لیکن دکھائی نہ دیا پھر آہل کا خیال آیا تو دروازہ لاک کر کے واپس آ گئی۔۔

کمرے میں واپس آئی تو آہل اسی انداز میں سو رہا تھا جیسے وہ دیکھ کر گئی تھی۔۔

دانی سانس خارج کرتی واش روم میں گھس گئی۔۔

جنگلی بلی آج میرا جلسہ ہے اس لیے رفیق تمہیں لینے آئے گا یونی
سے۔۔ آہل ناشتہ کر رہا تھا۔۔

اچھا پھر سے گولی کھانے کا ارادہ ہے کیا۔۔

دانی چہرہ اٹھا کر بولی۔۔

آہل ہلکا سا مسکرا دیا۔۔

یہ جو کھا رہے ہو نہ اسے کھانا بولتے ہیں یہی کھایا کرو گولیاں نہیں جو
تم دوسروں کو بھی کھلاتے ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا میڈم اب مجھے دیر ہو رہی ہے چلیں۔۔ آہل ہاتھ صاف کرتا کھڑا
ہو گیا۔۔

مجھے لگتا ہے تمہیں دنیا سے جانے کے لیے بھی دیر ہو رہی ہے وہاں کا
خیال کیوں نہیں کرتے۔۔ دانی اس کے ساتھ چلتی ہوئی بولی۔۔

آہل مسکراتا ہوا آگے نکل گیا۔۔

جواب دے دو گے تو گناہ ہو جائے گا یہ زبان تو اللہ نے ڈیکوریشن پیس

کے طور پر بھیجی ہے نہ۔۔ دانی جل کر بولی۔۔

آہل نفی میں سر ہلاتا بلیو ٹوتھ کان سے لگاتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔



سر مجھے لگتا ہے یہ کام آہل کا ہے۔۔ آسم کافی سوچ بچار کے بعد بولا۔۔

آہل کو اس سب سے کیا فائدہ اسکے پاس دانی ہے پھر اور کیا چاہیے
اسے۔

پتہ نہیں سر لیکن رہ رہ کر میرے دماغ میں آہل حیات کا نام ہی آ رہا
ہے، آج اس کا جلسہ بھی ہے۔۔

بہت کمینہ ہے مر جائے گا لیکن سیاست نہیں چھوڑے گا۔۔ زیر پیشانی
پر بل ڈالتے ہوئے بولے۔۔

ڈاکٹر قدسیہ سے پیمنٹ لے آنا تم، میری بات ہوئی ہے صبح ان سے۔۔

جی سر میں لے آؤں گا، سر کیا میں ہاسپٹل جاؤں۔۔

ہاں جاؤ، اب پیپرز تو نکل گئے ہاتھ سے۔۔

آسم افسوس سے دیکھتا ہوا چلنے لگا۔

یہ بڑے لوگ صرف اپنے مفاد کو دیکھتے ہیں کوئی مر رہا ہے یا جی رہا ہے انہیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آسم سوچتا ہوا باہر نکل گیا۔



دانی آ جاؤ اب لیٹ ہو رہا ہے۔۔ آہل گھڑی دیکھتا ہوا بولا۔

کیوں تم نے گھوڑی چڑھنا ہے۔۔ دانی اس کے سامنے آتی ہوئی بولی۔۔
 نہیں میرا وقت بہت قیمتی ہے۔۔

ہاں تو غلطی تمہاری ہے تمہیں چاہیے تھا مجھے کم از کم دو دن پہلے بتاتے جبکہ تم نے مجھے ایک گھنٹہ پہلے بتایا ہے۔۔ دانی منہ بناتی بیگ کندھے پر ڈالنے لگی۔۔

آہل جیب میں ہاتھ ڈالے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

آہل یہ تمہارا پرائیوٹ جیٹ ہے نہ۔۔ دانی اس کے پہلو میں چلتی ہوئی

بولی۔۔

بلکل۔۔

پھر تمہیں کس بات کی جلدی تھی۔۔

دانی گھور کر بولی۔۔ سرمئی آنکھوں پر گاگلز لگا رکھیں تھیں۔۔

آہل نے مسکرانے پر اکتفا کیا۔۔

میرے جاہل حیات مجھے لگتا ہے تم نے یہ جیٹ چوری کیا ہے اسی لیے
تمہیں جلدی تھی تاکہ وہ بندہ تمہیں آکر پکڑ نہ لے۔۔ دانی کہانی گھڑتی
ہوئی بولی۔۔

میری جنگلی بلی کچھ بھی سمجھ لے کوئی مسئلہ نہیں۔۔

ہاں تمہیں پاگل بھی سمجھ لے ہیں نہ۔۔

آہل مسکراتا ہوا تیز تیز قدم اٹھانے لگا۔۔

ہوا سے دانی کے بال اڑ کر اس کے چہرے پر بوسہ دے رہے تھے دانی
نے گرے کلر کی شرٹ کے ساتھ بلیک جینز پہن رکھی تھی ہونٹوں پر

اورنج لپ اسٹک لگائے وہ سامنے والے کو چاروں شانے چت کرنے کی
صلاحیت رکھتی تھی۔۔

آہل نے دانی کے سامنے ہاتھ پھیلا یا،۔۔ دانی نے نرم سی مسکراہٹ لیے
آہل کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔



مجھے یہاں کی سی سی ٹی وی فوٹیج دکھاؤ۔۔ آسم دھاڑا۔۔

سر ہمیں اجازت نہیں ہے اس طرح کسی کو بھی فوٹیج دینے کی۔۔

جب یہ گولیاں تمہارے اندر چلی جائیں گیں نہ فوٹیج میں تب بھی دیکھ

لوں گا سو بہتر ہے اپنے جیتے جی دے دو۔۔ آسم اس کی پیشانی پر گن
رکھتا ہوا بولا۔۔

مقابل کا سانس خشک ہو گیا۔۔

سر دیکھیں اگر ممکن ہوتا تو میں پہلے ہی۔۔

آسم نے ٹریگر پر ہاتھ رکھا۔۔

کیا کہہ رہے تھے تم۔۔

آپ اس طرح نہیں کر سکتے۔۔ کہہ کر اس نے آسم کے پیٹ میں ٹانگ ماری۔۔

آسم کے ہاتھ سے گن نیچے گر گئی۔۔

آسم نے رخ موڑا اور اس کے منہ پر ایک مکہ جھڑ گیا مقابل دور جا گرا۔۔

اس کے بعد آسم نے اس کے پیٹ پر یکے بعد دیگرے کئی مکے رسید کیے۔۔

بولو ابھی بھی دکھاؤں گے یا کچھ اور پیٹ پوجا کرنا چاہتے ہو۔۔ آسم اسے دیوار پر مارتا ہوا بولا۔۔

وہ کھانتا ہوا آسم کو دیکھنے لگا۔۔

کنٹرول روم میں اس وقت صرف یہ دو نفوس موجود تھے۔۔

وہ خاموشی سے چسیئر پر بیٹھا اور چند روز پہلے کی ویڈیو پلے کر دی۔۔

آسم گاڑی سے نکلا اور ایک لمحے کی تاخیر کے بعد رفیق دکھائی دیا۔
مجھے معلوم تھا یہ کام رفیق کے علاوہ کسی کا نہیں ہو سکتا۔
وہ دیوار پر مکہ مارتا ہوا بولا۔

کیا آپ کو اپنے ساتھ لے جانی ہے یہ ویڈیو۔
نہیں بس بہت ہے فضول میں اپنے منہ کا نقشہ خراب کروایا۔ آسم
ہنکار بھرتا نکل گیا۔



Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانی میرا ہاتھ پکڑ لو۔ آہل دانی کو دیکھتا ہوا بولا۔
کیوں میں چھوٹی بچی ہوں جو گم ہو جاؤں گی۔ دانی منہ بسورتی ہوئی
بولی۔

جب سٹیڈیم کھچا کھچ لوگوں سے بھرا ہوگا پھر کچھ پتہ نہیں چلتا۔
تم نے وی آئی پی سیٹ نہیں کروائی۔ دانی کی آنکھیں پھیل گئیں۔
آہل نے اس کا ہاتھ تھاما اور تیز تیز چلنے لگا۔

کون سے کتے کو پتھر مارا ہے جو ایسے بھاگ رہے ہو۔۔ دانی بامشکل اس کے ساتھ قدم ملاتی ہوئی بولی۔۔

آہل کون سی ٹیم جیتے گی۔۔ دانی دوسری بال کے بعد بولی۔۔

میری جنگلی بلی ابھی تو میچ شروع ہوا ہے کیسے بتا سکتا ہوں کون سی ٹیم جیتے گی۔۔ آہل اس کی جانب دیکھتا ہوا بولا۔۔

تم بالکل بیکار کے چیف منسٹر ہو، اتنا بھی نہیں معلوم کونسی ٹیم ون کرے گی۔۔ دانی چہرہ موڑ کر بیٹھ گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل مسکراتا ہوا اسکرین کو دیکھنے لگا۔۔

آہل۔۔ دانی اس کی جانب چہرہ موڑتی آہستہ سے بولی۔۔

ہاں بولو۔۔ آہل کی نظریں دانی پر نہیں تھی البتہ لبوں پر مسکراہٹ عود آئی۔۔

مجھے میکسویل سے ملنا ہے پلیز پلیز۔۔ دانی اس کی شرٹ پکڑتی ہوئی بولی۔۔

ناٹ ایٹ آل۔۔ آہل سختی سے بولا۔۔

آہل پلیز میرا فیورٹ ہے وہ صرف ایک بار۔۔ دانی نے کہتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ لیا۔۔

دانی تم مجھ سے جو جائز چیز مانگو گی میں دوں گا لیکن اس طرح کی باتیں مجھ سے توقع مت رکھنا کہ میں پوری کروں گا۔ آہل اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا جن پر گانگز لگا رکھے تھے۔۔

دانی نے اپنے ہاتھ آہل کے ہاتھ سے نکالنے چاہے۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت برے ہو تم۔۔

اچھا بہت شکریہ میڈم۔۔ آہل مسکراتا ہوا بولا۔۔

کیڑے پڑیں تمہیں بلکہ شہد کی مکھیاں پڑیں جب کاٹیں گی نہ پھر پتہ چلے گا۔۔ دانی کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔۔

آہل نے ایک ہاتھ سے اپنی گانگز اتاریں پھر دانی کے چہرے سے گانگز اتاریں۔۔

بہت بری بات ہے دانی۔۔ آہل خفگی سے دیکھتا ہوا بولا۔۔

تم جاہل حیات ہو میں بالکل ٹھیک کہتی ہوں ہمیشہ اپنی مرضی چلاتے
ہو۔۔ بولتے بولتے دانی کی آنکھیں چھلک پڑیں۔۔۔

پاگل لڑکی۔۔ آہل اپنے ہاتھ کی پوروں سے دانی کے رخسار پر گرے
آنسو صاف کرتا ہوا بولا۔۔

چپ کرو اب ورنہ تمہیں یہیں چھوڑ جاؤں گا۔۔

چھوڑ جاؤ پھر میں میکسویل سے بھی مل لوں گی۔۔ دانی روتی ہوئی
بولی۔۔

دانی ایک دن تمہیں احساس ہوگا کہ آہل حیات کیا ہے۔۔

آہل نے مسکراتے ہوئے دانی کی پیشانی پر اپنی پیشانی ٹکا دی۔۔

دانی کی دھڑکن معمول سے تیز ہو گئی۔۔

آہل تم مجھے الجھا دیتے ہو۔۔ دانی کی آنکھیں بند تھیں۔۔

میں تو چاہتا ہوں تم سلجھاؤ اسے۔۔۔

آہل تم۔۔

بولو دانی خاموش کیوں ہو گی۔۔

کچھ نہیں۔۔ دانی پیچھے ہٹی ہوئی بولی۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔

ہاں تمہاری تو پوری کوشش ہوتی ہے کچھ ہو ہی جائے مجھے۔۔ دانی منہ

بناتی شرٹ ٹھیک کرنے لگی۔۔

آہل مسکراتا ہوا میچ دیکھنے لگا۔۔

ڈیڈ کہتے ہیں کہ میرا فون آہل نے غائب کروایا ہوگا بلکل آہل کے گھر

سے کہاں جا سکتا ہے فون۔۔ دانی اسے دیکھتی ہوئی سوچنے لگی۔۔

آہل تم مجھے پاگل کر دو گے سچ میں۔۔ دانی بے بسی سے دیکھتی ہوئی

بولی۔۔

دل کہتا ہے تم سچے ہو لیکن دماغ ماننے پر رضامند نہیں وہ دلیل مانگتا

ہے اور میرے پاس کوئی ٹھوس تاویل نہیں۔۔ دانی چہرہ جھکا کر اپنے

ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔۔

اتنا مت سوچا کرو دانی۔۔ آہل کی نظریں ابھی بھی دانی پر نہیں تھیں،
دانی نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

تم ابھی ہوئی بلکل اچھی نہیں لگتی۔۔

پھر تم سلجھا دو نہ۔۔ دانی اس کی جانب رخ موڑتی ہوئی بولی۔۔

میں جانتا ہوں تمہیں بہت شوق ہے مسٹریسز کا سوناؤ سولو اٹ۔۔
دانی مایوسی سے اسے دیکھنے لگی۔۔

تم نے روزہ رکھا ہے۔۔

نہیں۔۔ آہل الجھ کر دانی کو دیکھنے لگا۔۔

پھر تم غریب مسکین بن گئے ہو کیا یہاں۔۔

نہیں تو۔۔

تو پھر کچھ کھانے کو بھی لاؤ نہ مجھے رولانے پر لگے ہوئے ہو۔۔

اچھا میری جنگلی بلی کیا کھاؤ گی بتاؤ۔۔

دل تو چاہتا ہے تمہاری بوٹی بوٹی کر کے کھا جاؤں۔۔ دانی گھورتی ہوئی
بولی۔۔

میں خود لے آتا ہوں۔۔ آہل مسکراتا ہوا کھڑا ہو گیا۔۔



ناظرین یہ جو نکاح نامہ اور طلاق کے کاغذات آپ ٹی وی اسکرین پر
دیکھ رہے ہیں یہ کسی اور کے نہیں بلکہ معروف سیاستدان زبیر رنداوہا
کی بڑی بیٹی انعم رنداوہا کے ہیں۔۔ جی ہاں انعم جن کی منگنی میجر احد
سے ہوئی تھی جو کہ جانے مانے آرمی آفیسر کے بیٹے ہیں ان کی منگنی کو
زیادہ وقت نہیں ہوا جب کہ انعم کی شادی کو تین سال ہو چکے ہے۔۔
جی بلکل ناظرین ذرا دیکھیں اس پر تین سال قبل کی ڈیٹ ہے یعنی انعم
کے خفیہ نکاح کو تین سال ہونے کو ہیں اور سب اس بات سے لاعلم
تھے کون ہے یہ رحیم نامی لڑکا جس سے انعم نے نکاح کیا اور سب سے
پوشیدہ رکھا آخر کیا وجہ رہی ہوگی جو انعم نے اس طرح سے نکاح کیا

سب سے چھپا کر مزید سننے میں آیا ہے کہ انعم کے منگنیر بھی اس بات سے لاعلم ہیں کیا یہ کوئی سیاسی معاہدہ ہے یا پھر کسی خطا پر پردہ پوشی کی سعی یا پھر اس کا پس منظر کچھ اور ہی ہے۔۔

انعم رنداوہا نے سب کی نظروں سے اوجھل ہو کر نکاح کر رکھا تھا اس سے کچھ وقت قبل دین حیات کے نکاح کا معلوم ہوا تھا جس کا ابھی تک کوئی تحریری یا مصوری ثبوت نہیں ملا مزید آپ کی معلومات میں اضافہ کرتے چلیں کہ وزیر اعلیٰ آہل حیات اپنی منکوحہ کے ساتھ دوہئی گئے ہیں جی ہاں آپ نے بالکل درست سنا صحت یاب ہونے کے بعد وہ اپنی منکوحہ کے ہمراہ چھٹیاں منانے گئے ہیں ان کی واپسی کب متوقع اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا اور انعم کے نکاح کی تفصیلات آپ سنیں گے دس بجے کی بولیٹن میں ابھی حاضر ہوں گے ایک بریک کے بعد۔۔

زیر سر تھام کر بیٹھے تھے، دس دفعہ احد اور اسکے ڈیڈ کی کال آچکی تھی جنہیں انہوں نے اٹینڈ نہیں کیا کیونکہ ان کے پاس جواب نہیں تھا۔۔

دیکھ لو اپنی لاڈلی کے کارنامے کہیں منہ دکھانے لائق نہیں چھوڑا۔۔

میں کیا کہہ سکتی ہوں آپ ہی دیکھ رہے تھے یہ سارے کام مجھے تو آج بھی مسز مصطفیٰ کے ہاں ڈنر پر جانا تھا لیکن اس خبر کے باعث نہیں گی کہ وہاں سب کو کیا کیا جواب دوں گی اور ذرا اب احد کے گھر والوں سے بھی بات کر لیں میرے فون پر بھی کالز آ رہیں ہیں۔۔ وہ کوفت سے بولیں۔۔

اگر پارٹیز کو چھوڑ کر کچھ دھیان گھر پر دیا ہوتا تو آج یہ سب دیکھنے کو نہ ملتا۔۔

تم اچھے سے جانتے ہو مجھ سے یہ ٹیسکل ماؤں والے کام نہیں ہوتے۔۔ وہ ادا سے بال پیچھے کرتی ہوئی بولی۔۔

بھولو مت تم بھی ایک غریب گھر سے آئی تھی یہ تو میں نے ہاتھ پاؤں مارے تو آج ملکہ بن کر بیٹھی ہو ورنہ جھاڑو پوچھ کر رہی ہوتی آج بھی۔ تم ماضی کو نہ ہی کریدا کرو تو بہتر ہے خود بھی غریب ہی تھے دو وقت کی روٹی بامشکل کھلاتے تھے آئے بڑے مجھے طعنے دینے والے۔۔ ثانیہ ہنکار بھرتی کمرے سے باہر نکل گی۔۔

اس گھر میں سب کچھ میں ہی دیکھوں پاگل کر دیا ہے ایک کام ختم نہیں ہوتا اور دوسرا شروع۔۔ وہ کوفت سے کہتے صوفے پر ڈھیر ہو گئے۔



رحیم تم نے نیوز دیکھی۔۔ انعم پر جوش انداز میں بولی۔۔

ہاں انعم لیکن مجھے فکر ہو رہی ہے اگر تمہارے ڈیڈ نے میری بہنوں کو۔۔

تم فکر مت کرو ڈیڈ کو کبھی معلوم نہیں ہو گا کہ یہ سب میں نے کروایا ہے۔۔

مجھے بہت انتظار ہے،، نا جانے کب ہم ایک ہوں گے۔۔

میں جانتی ہوں تم نے شرعی حق رکھنے کے باوجود کبھی میرے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا۔۔

اور مجھے تمہارے جیسا انسان ہی چاہیے جو لڑکیوں کی عزت کرنا جانتا ہے آج کے زمانے میں عزت کے ساتھ کھیلنے والے تو بہت ملیں گے لیکن

عزت کی پاسداری کرنے والے بہت کم،، جہاں عزت نہ ہو وہاں حیات
ممکن نہیں محبت سے زیادہ عزت اہمیت رکھتی ہے۔۔

رحیم دھیرے سے مسکرا دیا۔۔

میری تو بس یہی دعا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے۔۔

تم دیکھنا رحیم ایک دن سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور ہم ساتھ ہوں
گے۔۔ انعم کھڑکی سے باہر دیکھتی ہوئی بولی۔۔



Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل تمہیں معلوم ہے مجھے باہر کے ممالک کی سب سے اچھی چیز یہ
آزادی لگتی ہے، کوئی گارڈز نہیں اکیلے گھومنا پھرنا۔۔ دانی دونوں بازو
کھولے چلتی ہوئی بول رہی تھی آہل محبت پاش نظروں سے اسے دیکھ رہا
تھا۔۔

جاننا ہوں جنگلی بلی اسی لیے تو تمہیں لے کر آیا ہوں۔۔

دانی رک کر اسے دیکھنے لگی۔۔

تم سب جانتے ہو میرے بارے میں لیکن میں کیوں نہیں جانتی تمہارے بارے میں۔۔ کچھ بھی نہیں جانتی۔۔ دانی چلتی ہوئی اسکے سامنے آرکی۔۔ تمہارے ساتھ رہتا ہوں جان لو مجھے۔۔ آہل اس کی سرمئی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔۔

بہت مشکل ہے۔۔ دانی اداسی سے بولی۔۔

تم کر لو گی آئی نو۔۔ آہل کا لہجہ پر اعتماد تھا۔۔



آہل سہائل کرو۔۔

کیوں۔۔ آہل تعجب سے بولا۔۔

یار کرو تو۔۔

لیکن کیوں۔۔

تمہارے گندے سے ڈمپل کو باہر پھینکنا ہے میں نے۔۔

آہل سر جھکا کر مسکرانے لگا۔۔

تمہاری منہ دکھائی نہیں ہو رہی جو ایسے شرما رہے ہو۔۔ دانی منہ بسور
کر بولی۔۔

دانی نے ہاتھ بڑھا کر اسکا ڈمپل چھونا چاہا لیکن آہل نے اسکا ہاتھ تھام
لیا۔

دانی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

تمہیں تو میرا ڈمپل اچھا نہیں لگتا۔۔ آہل آبرو اچکا کر بولا۔۔

ہاں زہر لگتا ہے مجھے تمہارا ڈمپل۔۔ دانی ناک چڑھاتی پیچھے ہو گئی۔۔

آہل تمہاری فیملی کہاں ہے کبھی کسی کے بارے میں تم نے بات نہیں
کی۔۔ دانی چلتی ہوئی بولی۔۔

آہل کا چہرہ کسی بھی تاثر سے پاک تھا۔۔

کیا میں نے کچھ غلط بول دیا۔۔ آہل کو خاموش پا کر دانی پھر سے گویا
ہوئی۔

ہاں تمہیں اس بارے میں نہیں پوچھنا چاہیے تھا۔۔ آہل سامنے دیکھتا ہوا

بولاً۔۔

لیکن اگر میں کچھ پوچھوں گی نہیں تو مجھے کیسے تمہارے بارے میں
معلوم ہوگا۔۔

ایک منٹ دانی۔۔ فون دیکھ کر آہل سائیڈ پر آ گیا۔۔

ہاں بولو کیا ہوا۔۔

سر رفیق پر فائرنگ ہوئی ہے۔

واٹ۔۔ کب ہوئی اور رفیق ٹھیک ہے۔۔ آہل بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا

بولاً۔۔

جی سر اللہ کا شکر ہے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔۔

تم رفیق کو بولو میں آ رہا ہوں فکر نہ کرے۔۔

آہل نے کہہ کر فون بند کر دیا۔۔

دانی ہمیں واپس جانا ہوگا۔۔

لیکن کیوں۔۔

رفیق پر فائرنگ ہوئی ہے میں اس حال میں یہاں تمہارے ساتھ تفریح
نہیں کر سکتا۔۔

اووہ تمہاری ہاف گرل فرینڈ ٹھیک ہے پھر۔۔ دانی کہہ کر اس کی ہمقدم
ہو گی۔۔

تم گھر پر ہی رہنا مجھے ٹائم لگ جائے گا۔۔ دانی کو اترتے دیکھ کر آہل
بولا۔۔

ٹھیک ہے میں انتظار کروں گی۔۔ انی کھڑی ہو کر اسے دیکھنے لگی اور
ڈرائیور زن سے گاڑی بھگا لے گیا۔۔

دانی کو افسوس ہو رہا تھا رفیق کے لیے۔۔

وہ بیچارہ دن رات آہل کے لیے کام کرتا ہے چلو اچھا ہوا کہ آہل چلا گیا
کم از کم کسی کا احساس تو کرتا ہے۔۔ دانی بولتی ہوئی چلنے لگی۔۔

اووہ ہاں وہ کمرہ۔۔ آہل لیٹ آئے گا میں اب اس کمرے کو چیک کر سکتی

ہوں۔۔

دانی تیز تیز قدم اٹھاتی زینے چڑھنے لگی۔۔

چابیاں لے کر وہ پھر سے اسی کمرے کے سامنے کھڑی تھی دل میں
خوف کنڈلی مار کر بیٹھا تھا لیکن پھر بھی ہمت بندھاتی لاک کھولنے لگی۔۔

دانی نے ہاتھ رکھا اور دروازہ کھلتا چلا گیا۔۔

موبائل کی ٹاریج آن کر کے دانی سوئچ بورڈ تلاشنے لگی جو نہی سوئچ بورڈ
پر ہاتھ مارا پورا کمرہ تاریکی سے روشنی میں نہا گیا۔۔

کمرہ بالکل صاف تھا مانو روز اس جگہ کی صفائی کی جاتی ہو، دانی تعجب سے
ارد گرد کا جائزہ لینے لگی۔۔

سامنے دیوار پر بڑی سی تصویر مبسوط تھی جس میں ایک بے حد حسین
لڑکی تھی، دودھیہ رنگ، گلابی رخسار، پنکھڑی کی مانند لب، سیاہ بڑی بڑی
آنکھیں اور گال پر پڑتا گڑھا اسے بیش بہا حسین بنا جاتا، وہ حسن کا مکمل
پیکر تھی۔

سچ میں بہت خوبصورت ہے۔۔ دانی ستائش سے بولی۔۔

لیکن یہ ہیں کون۔۔ دانی الجھ کر دیکھنے لگی، دانی اس ایک تصویر میں اتنی مگن ہوگی کہ آس پاس کا خیال ہی نہیں رہا، دانی کا فون رنگ کرنے لگا۔

آہل۔۔ دانی کی پیشانی پر لکریں ابھریں۔۔

ہاں آہل۔۔ دانی آس پاس دیکھتی ہوئی بولی۔۔

دانی تم اس کمرے میں کیا کر رہی ہو۔۔ آہل کی غصے سے لبریز آواز

ابھری۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ وہ میں تو بس۔۔

باہر نکلو ابھی کہ ابھی۔۔

آہل میں۔۔

میں نے کہا باہر نکلو دانی تمہیں سنائی نہیں دے رہا۔ آہل دھاڑا۔۔

دو موتی ٹوٹ کر دانی کے رخسار پر آگرے، دانی ہاتھ کی پشت سے گال

رگڑتی باہر بھاگ گی۔۔

بہت برے ہو تم جاہل حیات۔۔ دانی کمرے میں آتی بیڈ پر اوندھے منہ
گر گئی۔۔



آسم یہ سب کیا مصیبت ہے احد نے منگنی توڑ دی ہے تم ہاتھ پے ہاتھ
دہرے بیٹھے ہو ابھی تک۔۔

نہیں سر میں نے رفیق پر فائرنگ کروائی ہے بلکل اسی طرح جیسے اس
نے میرے معصوم بیٹے کا ایکسیڈینٹ کروایا اور رہی بات رحیم کی تو اس
کے لیے آپ جو حکم دیں۔۔

اس کی چھوٹی بہن کو اٹھا لاؤ پھر دیکھنا کیسے کتے کی دم سیدھی ہوتی۔۔
زبیر حقارت سے بولے۔۔

وہ تو ٹھیک ہے سر لیکن چونکہ نکاح نامے کے باعث لوگ اسکی معلومات
حاصل کر رہے ہیں سو اگر فلحال اسے یا اس کے گھر والوں کو کچھ ہوا تو
سیدھا ہم پر الزام آئے گا میرا خیال ہے کچھ دن تک خاموشی اختیار
کرتے ہیں تب تک یہ میڈیا بھی بھول جائے گا اور کسی نئی خبر کو نشر

کرنے میں دکھائی دے گا۔

ہممم کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو پھر کر لیتے ہیں دو چار روز کا انتظار لیکن

اس سب میں آہل کا کیا فائدہ۔۔ زبیر داڑھی مسلتے ہوئے بولے۔۔

سر پتہ نہیں یہ آہل کون سی گیم کھیل رہا ہے میں کوشش کرتا ہوں ان

کے متعلق کچھ معلوم ہو۔۔

انعم پتھر کی بنی ان آوازوں کو سن رہی تھی۔

ڈیڈ آپ اس حد تک کیسے جا سکتے ہیں۔۔ وہ منہ پر ہاتھ رکھے مرے

مرے قدم اٹھانے لگی۔۔

آپ تو ہمارے آئیڈیل ہوا کرتے تھے پھر آپ اس طرح سے کیسے کسی

کی بیٹی کے ساتھ۔۔ انعم کو لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔۔

نہیں میں اپنی وجہ سے کسی اور کے ساتھ غلط نہیں ہونے دوں گی۔۔



آہل کمرے میں آیا تو دانی بیڈ پر اونڈھے منہ لیٹی تھی، آہل جانتا تھا اس

لیے چہرے پر نرمی لیے دانی کے سرہانے بیٹھ گیا۔۔

کیا ہوا جنگلی بلی۔۔ آہل اسکے بال چہرے سے ہٹاتا ہوا بولا۔۔

بات مت کرو مجھ سے تم۔۔ دانی اسکا ہاتھ جھٹکتی ہوئی بولی۔۔

فل غصے میں ہو، کتنی بار کہا ہے غصہ مت کیا کرو تمہاری چھوٹی سی ناک پر غصہ اچھا نہیں لگتا۔۔

چلے جاؤ یہاں سے مجھے کوئی بات نہیں کرنی تم سے، تم بہت بہت برے ہو جاہل حیات۔۔ دانی روتی ہوئی بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل کا فون واٹس ایپٹ ہونے لگا تو اٹھ کر باہر نکل آیا۔۔

آہل کے نکلتے ہی دانی حیرت سے اٹھ بیٹھی۔۔

تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا آہل میں ناراض ہو جاؤں یا غصہ کروں، تم حد درجہ کے بے مروت اور بے حس انسان ہو۔ دانی رخسار رگڑتی ہوئی بولی۔

ہاں انعم کیا ہوا۔۔

آہل دروازے کے باہر کھڑا تھا۔

آہل ڈیڈ رجم کی بہن کو اٹھوانے کا پلان بنا رہے ہیں پلیز تم ایسا مت ہونے دینا۔

دانی اٹھ کر دروازے کے ساتھ آکھڑی ہوئی۔

انعم میری بات سنو تم فکر مت کرو میں ہر چیز سیٹ کر لوں گا مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ کچھ ایسا ہوگا اس لیے جب مجھے ادراک ہوا تو میں نے سد باب بھی کر دیا تم ٹینشن مت لو کچھ نہیں ہوگا۔

ٹھیک ہے تم کہہ رہے ہو تو میں نہیں لیتی ٹینشن۔ انعم نے کہہ کر فون بند کر دیا البتہ ابھی بھی دل مطمئن نہیں ہوا تھا۔

دانی کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا۔

آہل اور انعم۔۔ وہ بامشکل بول پائی۔

کیا اسی لیے انعم احد سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن وہ تو رجم کے ساتھ اور اب آہل۔۔ دانی چلتی ہوئی بیڈ پر آ بیٹھی۔

آہل تم دھوکے باز ہو۔۔ دانی نفی میں سر ہلاتی بول رہی تھی۔۔

آہل اندر آیا تو نظر دانی سے ٹکرائی۔۔

کیا ہوا دانی۔۔ وہ پریشانی سے گویا ہوا۔۔

کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔

اگر میری کوئی بات بری لگی ہے تو اسکے لیے سوری لیکن مجھے بتاؤ تو رو
کیوں رہی ہو۔۔ آہل اس کے آنسو صاف کرتا ہوا بولا۔۔

دور رہو مجھ سے تم۔۔ دانی اس کا ہاتھ جھٹکتی ہوئی بولی۔۔

ٹھیک ہے چلا جاؤں گا تم سے دور پہلے مجھے بتاؤ کیوں رو رہی ہو۔۔ آہل
نے نرمی سے کہہ کر دانی کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیے۔۔

آہل تم بہت برے ہو۔۔ آنسو آہل کے ہاتھ پر گرنے لگے۔۔

اچھا پھر اس برے سے آہل کو وجہ بھی بتاؤ نہ۔۔

تمہارے لیے میری کوئی اہمیت نہیں ہے تم ہمیشہ اپنی مرضی کرتے ہو

میں کچھ بھی کہہ لوں تم میری بات نہیں مانتے۔۔

تم مجھ پر بھروسہ کرتی ہو۔۔ آہل دو انگلیوں سے دانی کی تھوڑی اوپر کرتا
ہوا بولا۔۔

دانی سرخ آنکھوں سے آہل کو دیکھنے لگی۔۔
ہاں کرتی ہوں۔۔

پھر کیوں سوچتی ہو ایسا۔۔

مجھے ثبوت چاہئے۔۔

کیسا ثبوت بولو ابھی دیتا ہوں۔۔

ریفائٹری والی زمین میرے نام کر دو میں یقین کر لوں گی تمہارا۔۔ دانی
اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔۔

آہل بغور دانی کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جہاں ہلکی سی جھجک تھی۔۔

دانی تم مجھے بیوقوف بنا رہی ہو، ٹھیک ہے پھر آج آہل حیات تمہارے

ہاتھوں بیوقوف بننے کو تیار ہے۔۔ آہل کرب سے سوچتا ہوا دانی کو دیکھ

رہا تھا۔

ٹھیک ہے میں پیپرز تیار کرواتا ہوں اور کچھ۔۔ دانی حیرت سے اسے دیکھنے لگی جس نے ایک لمحے میں رضامندی دے دی۔۔

اور میں کیسے اعتبار کروں تمہارا۔۔ دانی کو خاموش پا کر آہل گویا ہوا۔۔

دانی چند لمحے اسے دیکھتی رہی پھر کچھ سوچ کر اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکالنے۔۔ آہل دانی کے ہاتھوں کو دیکھنے لگا۔۔

دانی اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہی تھی۔۔

میں خود کو تمہارے سپرد کرتی ہوں۔۔ دانی اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔۔

نو۔۔ آہل نے دانی کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے۔ دانی جانتی تھی فلحال وہ ایسا کبھی نہیں کرے ایک چیز جو وہ اتنے عرصے میں جان گئی تھی وہ یہ تھی کہ وہ ہوس کا پجاری نہیں تھا۔۔

اس سب کی ضرورت نہیں آہل حیات تم پر بھروسہ کرتا ہے اور ایک بات دانی میرا بھروسہ کبھی مت توڑنا مجھے نفرت ہے چیٹرز سے۔۔ آہل

اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔۔

دانی لمحہ بھر کو ٹھٹک گئی۔۔ مانو وہ اس کی آنکھیں پڑھ رہا ہو۔۔

کبھی نہیں ہوگا ایسا۔۔ دانی کے لیے بولنا محال ہو گیا۔۔

کتنا مشکل ہے کسی کو فریب دینا نا جانے آہل تم کیسے کر لیتے ہو یہ

سب۔۔ دانی اسے دیکھتی ہوئی سوچنے لگی۔۔

آہل وہ کمرہ کس کا ہے۔۔

دانی ابھی تمہارے لیے یہ جاننا اہم نہیں۔۔ آہل اس کا منہ تھپتھپاتا ہوا

بولا۔۔

پلیز آہل تم مجھے اپنی بیوی مانتے ہو تو پھر مجھے لا علم کیوں رکھتے ہو۔۔

کیونکہ تم مجھے اپنا شوہر نہیں مانتی اور دانی ہر چیز کا وقت طے ہے جب

اسکا وقت آئے گا تمہارے بنا کہے سب کچھ بتادوں گا آئی پراس۔۔

آہل کی آنکھوں میں اپنے لیے مان دیکھ کر دانی نا چاہتے ہوئے بھی

اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔

تمہاری ہاف گرل فرینڈ ٹھیک ہے۔۔ آہل کو کوٹ اتارتے دیکھ کر دانی بولی۔۔

ہاں ٹھیک ہے فائرنگ گھر پر ہوئی بٹ لکیلی گھر پر اس وقت صرف رفیق تھا ورنہ باقی سب کو بھی نقصان پہنچتا۔۔
کس نے کیا یہ۔۔ دانی تجسس سے بولی۔۔

میرا خیال ہے میں بھی تمہارے ساتھ دوہی تھا۔ آہل دانی کو گھورتا ہوا بولا۔۔
تم وزیر اعلیٰ ہو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کس نے کیا ہے۔۔

میں وزیر اعلیٰ ہوں نجومی نہیں جو سب معلوم ہو۔۔ آہل مسکراتا ہوا نفی میں سر ہلاتا واش روم میں گھس گیا۔۔
دانی اپنی بکس اٹھا کر بیٹھ گی۔۔

اس بد تمیز کی وجہ سے میں پڑھائی بھی نہیں کر سکی۔۔

آہل دانی کے دائیں جانب آ کر بیٹھ گیا، شرٹ کے آستین اوپر کر رکھے

تھے دانی کی نظر اس کے بازو پر پڑی۔۔

مجھے تمہارا یہ ٹیٹو بہت پسند ہے۔۔ دانی اس کے ساتھ ٹیک لگاتی اس کی بازو ہاتھ میں پکڑتی ہوئی بولی۔۔

مجھے بھی بہت پسند ہے۔۔ آہل پسندیدگی سے بولا۔۔

دانی موٹل جیسی انگلیاں آہل کے بازو پر بنے ٹیٹو پر پھیرنے لگی۔۔

مجھے دے دو یہ۔۔ دانی چہرہ موڑ کر اسے دیکھنے لگی یوں کہ بامشکل دانی کا چہرہ بچا ورنہ آہل کے چہرے سے ٹکرا جاتا۔۔

پاگل ہو تم بلکل۔۔ آہل اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکراتا ہوا بولا۔۔

دانی خفگی سے دیکھنے لگی۔۔

تم ہی رکھ لو بلکہ میں تو کہتی ہو کسی بریف کیس میں بند کر کے رکھ لو کہیں چوری نہ کر لے کوئی۔۔ دانی بڑبڑاتی ہوئی کھڑی ہو گی۔۔

آہل قہقہے لگاتا اسے دیکھنے لگا جس کی ناک پر غصہ تھا۔۔



دانی دیکھو اس نے مجھے تباہ و برباد کر دیا ہے۔ زبیر مظلومیت سے بولے۔

کیا مطلب ڈیڈ۔۔ دانی الجھ کر اسے دیکھنے لگی۔۔

پہلے تم سے زبردستی نکاح کر کے اپنے ساتھ رکھا پھر ریفرنری میں آگ لگوائی پھر زمین بھی لے لی اور اب انعم پر نظر ہے اسکی اسے لیے تو احد سے منگنی ختم کروائی۔۔

دانی بے یقینی کی کیفیت میں انہیں دیکھنے لگی۔۔

انعم پر کیسے۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا انعم کے طلاق کے کاغذات آہل نے چوری کروائے تھے اور دیکھو تمہارے ڈیڈ آج خالی ہاتھ ہیں سب کچھ چھین لیا اس نے مجھ سے۔۔ وہ آنسو بہاتے ہوئے بولے۔۔

ڈیڈ پلیز آپ روئیں مت مجھے بتائیں میں کیسے آپکی ہیلپ کروں۔۔ دانی دکھ سے بولی۔۔

نئی حکومت کس کی بنے گی یہ تو ابھی سے دکھائی دے رہا ہے۔۔

آہل کی۔۔ دانی نے مداخلت کی۔۔

ہاں اور اگر ہماری حکومت نہ آئی تو جو آخری امید ہے وہ بھی ٹوٹ جائے گی دانی میں کیسے تمہاری مام اور انعم کو سنبھالوں گا مجھے اپنی پرواہ نہیں میں فاتے بھی کر لوں گا لیکن۔۔ وہ بات ادھوری چھوڑ کر رونے لگے۔۔

ڈیڈ پلیز چپ کر جائیں، آپ جو کہیں گے میں کروں گی میں آپ کو اس حال میں نہیں دیکھ سکتی پلیز مجھے بتائیں۔۔

زیر کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ در آئی جو اس نے بروقت روک دی۔۔

سنو پھر تمہیں کیا کرنا ہے۔۔

زیر نے سارا پلان دانی کے گوش گزار کر دیا۔۔

کیا یہ کام کرے گا۔۔ دانی الجھ کر بولی۔۔

سو فیصد جتنا میں آہل کو جان چکا ہوں یہ پلان ضرور کام کرے گا۔۔

ڈیڈ اس میں کوئی خطرہ تو نہیں کیونکہ آہل شاید مجھ سے محبت کرتا ہے
میں سو فیصد تو نہیں کہہ سکتی لیکن پتہ نہیں کیوں میرا دل کہتا ہے۔۔
دانی دوسری جانب دیکھتی ہوئی بول رہی تھی۔۔

نہیں دانی کسی کو کسی بھی نوعیت کا نقصان نہیں پہنچے گا میں تمہیں کہہ
رہا ہوں تمہیں بھروسہ نہیں اپنے ڈیڈ پر۔۔

ایسی بات نہیں ہے ڈیڈ ٹھیک ہے پھر آپ مجھے بتا دیجیے گا جب اس
پلان کو عملی شکل دینی ہو تو ابھی میں چلتی ہوں آہل باہر کھڑا ہوگا اور
آپ ابھی مت نکلنا یونی سے ورنہ اسے معلوم ہو جائے گا ہماری ملاقات
کا۔۔

دانی تنبیہ کرتی تیز تیز قدم اٹھاتی باہر نکل گی۔۔

آج اتنی دیر کیوں لگا دی تم نے۔۔ آہل جاچتی نظروں سے دیکھتا ہوا
بولا۔

کچھ نہیں بس بکس باہر تھیں تو بیگ بند کر رہی تھی۔۔ دانی اس کے

شانے پر سر رکھتی ہوئی بولی۔۔

آہل مطمئن نہیں ہوا۔۔

اف ڈیڈ کتنا عجیب لگ رہا ہے یہ سب اور برا بھی کہ آہل کو دھوکہ

دوں۔۔ دانی اس کی بازو پکڑتی ہوئی سوچنے لگی۔۔

آہل بھی اس تبدیلی پر حیران تھا خوشی کی رمت تک نہ تھی اس کے

چہرے پر البتہ شک و شبہات سر اٹھا رہے تھے۔۔

ہاں رفیق تم جب تک صحت یاب نہیں ہو جاتے تب تک کام پر مت

آنا لیکن جو فون کال کا بولا تھا وہ کر دیا۔۔ آہل بلیو ٹوتھ کان سے لگائے

بول رہا تھا اپنی بازو دانی کی گرفت سے آواز کروا کر سیدھا ہو کر بیٹھ

گیا۔۔

نا جانے کیوں آہل ایسا معلوم ہوتا ہے تم سب جانتے ہو پھر کیوں مجھ

سے استفسار نہیں کر رہے، پلیز تم خود ہی میرا جھوٹ پکڑ لو۔۔ دانی نم

آنکھوں سے اسے دیکھتی ہوئی سوچ رہی تھی۔۔

جی سر ان کے گھر کے باہر فل ٹائم پہرہ ہے وہ بھی خفیہ اور اس گھر کی خواتین پر خاص نگرانی ہے کوئی انہیں چھو بھی نہیں سکتا لے جانا تو بہت دور کی بات ہے۔۔

پھر ٹھیک ہے بس میں اس جانب سے مطمئن ہونا چاہتا تھا اور پریس کانفرس کی معلومات۔۔ آہل دانی کو نظر انداز کر رہا تھا۔۔

جی سر میں نے پوچھا ہے سب کچھ سیٹ ہے ساری تیاری مکمل ہے آپ داین میڈم کے ساتھ جاسکتے ہیں۔۔

ہممم ٹھیک ہے تم اپنا خیال رکھنا اور بچوں کو پیسے بھیجوا دینا یاد سے۔۔

جی سر ٹھیک ہے۔۔

آہل فون بند کر کے باہر دیکھنے لگا۔۔

یکدم دانی کو شرمندگی نے آن گھیرا۔۔

دانی تم کمرے میں جاؤ مجھے کام ہے۔۔

آہل۔۔ دانی نے اس کی کلائی پکڑ لی۔۔

آہل چہرہ موڑ کر اسے دیکھنے لگا۔

تم ناراض ہو مجھ سے۔۔ دانی نے کسی خوف کے تحت پوچھا۔

آہل اپنی دانی سے ناراض ہو سکتا ہے کیا۔۔ آہل مسکراتا ہوا دانی کی

جانب آیا۔۔

لیکن مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے۔۔

کچھ بھی الٹا سیدھا مت سوچا کرو۔۔ آہل اس کا منہ تھپتھپاتا ہوا باہر نکل

گیا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ناجانے ایسا کیوں محسوس ہو رہا ہے تم مجھ سے دور جارہے ہو۔۔ دانی نم

آنکھوں سے اسے جاتا دیکھنے لگی۔۔

مجھ سے خفا مت ہونا پلیز آہل۔۔ دانی آہستہ آہستہ چلنے لگی۔۔

دانی کمرے میں آئی تو سٹی کا دروازہ کھلا ہوا تھا، دانی کی پیشانی پر بل پڑ

گئے۔۔

آہل بھول گیا ہے یا پھر چاہتا ہے کہہ میں دیکھوں۔۔ دانی بولتی ہوئی

اندر آ گی۔۔

اللہ، اتنی ساری بکس میں کیا ڈھونڈوں، معلوم نہیں کیا چھپایا ہے اس نے
یہاں۔۔

دانی ایک ریک کی طرف آئی اور بکس دیکھنے لگی۔۔

یہاں تو ساری بکس ہی ہیں ایسے کیسے پتہ چلے گا۔۔ دانی منہ پر انگلی رکھے
سوچنے لگی۔۔ بکس رکھتے ہوئے دانی کا ہاتھ لگا اور تین چار بکس گر گئیں
تو ان کے عقب میں کچھ دکھائی دیا، دانی نے ہاتھ بڑھایا اور اسے اٹھا
لیا۔۔

دانی اس البم کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی جس کے ایک کور پر ٹوٹا ہوا دل
بنا ہوا تھا۔۔

دانی آہل کی چمیر پر بیٹھ گی اور البم کھول لیا۔۔

یہ تو وہی لڑکی ہے جس کی تصویر اس بند کمرے میں لگی تھی۔۔ دانی
تصویر پر ہاتھ پھیرتی ہوئی بولی۔۔

کتنی خوبصورت ہے۔۔ کون ہے یہ لڑکی۔۔ دانی تعجب سے بولی۔۔
 پوری البم میں صرف اسی لڑکی کی تصویریں تھیں،، کون ہے یہ جسے آہل
 نے چھپا کر رکھا ہوا ہے۔۔ دانی سوچتی ہوئی کھڑی ہوگی اور محتاط انداز
 میں اسے واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا۔۔

آس پاس دیکھتی دانی باہر نکل آئی۔۔

دانی چہنچ کر کے بکس میں سر دیئے بیٹھی تھی جب آہل کمرے میں

آئی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دانی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

آسکریم۔۔۔ دانی مسکرا کر بولی۔۔

کھاؤ گی۔۔ آہل ایک آسکریم اس کے سامنے کرتا ہوا بولا۔۔

نہیں نہاؤ گی اس کے ساتھ۔۔ دانی گھور کر بولی۔۔

آہل قہقہہ لگاتا اس کے سامنے بیٹھ گیا۔۔

دانی نے ایک کارنیٹو اس کے ہاتھ سے لی اور کھولنے لگی۔۔

آرام سے جنگلی بلی۔۔

دانی گھوری سے نوازتی اپنے کام میں مشغول ہو گئی۔۔

آہل مسکراتا ہوا اسے دیکھ رہا تھا۔۔

دانی نے اسکے بازو کے ساتھ ٹیک لگا لی۔۔

تم اتنے برے بھی نہیں ہو جاہل حیات۔۔ دانی آنسکریم کھاتی ہوئی

بولی۔۔

بہت شکریہ کہ آپ مجھے سمجھ رہی ہیں۔۔

آہل سچ میں ایک دن میں تمہیں جان جاؤں گی نہ۔۔ دانی اشتیاق سے

بولی البتہ چہرے اس کا آہل کی جانب نہیں تھا۔۔

بلکل اگر تم سیدھے ٹریک پر چلتی رہی۔۔

کیوں اس میں الٹے سیدھے ٹریک بھی ہیں۔۔ دانی سیدھی ہو کر اسے

دیکھنے لگی۔۔

بلکل اگر تم نے غلط راستے کا انتخاب کیا تو کھو جاؤ گی۔۔ آہل جان چکا تھا

دانی اور زبیر کی ملاقات کے متعلق۔۔

دانی آنکھیں جھپکاتی اسے دیکھنے لگی۔۔

تم کیسے پڑھ لیتے ہو میرا چہرہ۔۔ دانی یکدم اداس ہو گئی۔۔

ہنستی رہا کرو ایسے بلکل اچھی نہیں لگتی تم۔۔ آہل اس کی ناک دباتا ہوا

بولا۔۔

تم پڑھائی کرو مجھے ضروری کام سے جانا ہے۔۔

آہل تمہارے کام ہی ختم نہیں ہوتے۔۔ دانی منہ بسور کر بولی۔۔

آپ کا شوہر کوئی عام سا بندہ نہیں ہے میڈم سو کام کرنے کو ہوتے

ہیں۔۔

ہاں پینٹ کرنے والے ہو نہ جو سب کے گھر میں جانا ہوتا۔۔

آہل بال بناتا دانی کو دیکھ کر مسکرانے لگا۔۔

جلدی آ جاؤں گا لیکن تم کھانا کھا لینا۔۔ آہل اسکے سامنے آکر منہ تھپتھپاتا

ہوا بولا۔۔

دانی منہ بناتی اسے دیکھنے لگی۔۔

رشوت خور اسی لیے آسکریم لائے تھے نہ کہ بیچی کو دے کر بہلا دوں
گا۔۔ دانی اس کی پشت کو گھورتی ہوئی بولی۔۔

آہل مسکراتا ہوا باہر نکل گیا۔۔

بد تمیز حیات۔۔ دانی بڑبڑاتی ہوئی بک کھولنے لگی، ایک ہاتھ میں آسکریم
پکڑ رکھی تھی۔۔ دانی کمرے سے باہر نکلی اور ٹیرس پر آگئی۔۔

ہوا پتوں میں سرسراہٹ پیدا کر رہی تھی، رات کی تاریکی میں ہر چیز
خاموش تھی اندھیرا ہر سو پھیلا ہوا تھا، فلک کی چادر پر ننھے ننھے ستارے
ٹمٹما رہے تھے، آفتاب سب سے چھپ کر بیٹھا تھا، دانی مسکراتی ہوئی
جھولے پر بیٹھ گئی۔۔

دانی لاشعوری طور پر آہل کے بارے میں سوچنے لگی۔۔

جاہل حیات تم اچھے ہو یا شاید مجھے لگنے لگے ہو۔۔ دانی جھولا جھلاتی ہوئی
بولی۔۔

تمہارا ڈمپل اف۔۔۔ بہت پیارا ہے۔۔ دانی مسکراتی ہوئی بولی۔

یہ احساس ہی نہایت خوش کن تھا کہ وہ انسان میرا ہے۔۔ تین مہینے بعد
کیا ہوگا۔۔۔؟ دانی مستقبل کو سوچنے لگی۔۔

کیا ہمارے راستے الگ ہو جائیں گے؟؟ دانی اداسی سے بولی۔

پھر میں کس کے ساتھ لڑائی کروں گی، پھر مجھے دانی کون بلائے گا۔ دانی
لاکٹ ہاتھ میں پکڑتی ہوئی بولی۔۔

آہل تم نے مجھ پر سحر پھونک دیا ہے دیکھو آج دانی تمہارا نام لے
رہی ہے تم سے دور جانے پر میری آنکھیں نم ہو رہی ہیں،، تم مجھے برے
لگتے تھے پھر کیوں آج ایسا محسوس ہو رہا ہے تم خفا ہوتے ہو تو لگتا ہے
پوری دنیا روٹھ گی، لیکن تمہیں تو خفا ہونا بھی نہیں آتا۔۔

ایک منٹ، تم مجھ سے خفا نہیں ہوتے میں کچھ بھی کہہ دوں اسکا کیا
مطلب ہوا۔۔ دانی سیدھی ہو کر بیٹھ گی۔۔ اس بات سے انجان کہ دو
آنکھیں اسے مسکرا کر دیکھ رہیں ہیں۔۔

اس کا مطلب جاہل حیات مجھ سے۔۔ دانی مسکرانے لگی۔۔

آہل دھیرے سے چلتا ہوا دانی کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

آا۔۔ دانی کے چیخ مارنے پر آہل نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

جنگلی بلی میں ہوں۔۔

اوووہ جنگلی بلا۔۔ دانی اسی کے انداز میں بولی۔۔

یہاں کیا کر رہی ہو۔۔ آہل جھولے کی بازو سے پشت لگاتا ہوا بولا یوں کہ

دانی کا دائیں رخ دکھائی دیتا۔۔

لڑکوں کے ساتھ کھیل رہی ہوں، دکھائی نہیں دے رہا۔۔ دانی شرارت

سے بولی۔۔

کہاں ہیں لڑکے۔۔ آہل دانی کی گود پر اپنی ٹانگیں رکھتا ہوا بولا۔۔

ہٹاؤ۔۔ دانی خفگی سے پیچھے کرتی ہوئی بولی لیکن آہل نے پھر واپس رکھ

لیے۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے ہٹاؤ اپنی لوہے جیسی ٹانگوں کو۔۔ دانی پھر سے پیچھے

کرتی ہوئی بولی۔۔

میں تو نہیں ہٹا رہا۔۔ آہل کی آنکھوں میں شرارت تھی۔۔

دانی اسے دیکھ کر مسکرانے لگی۔۔

رکھ لو اگر تمہاری ٹانگوں کے وزن سے میری ایکسپائر ہو گئیں نہ پھر

تمہاری ہی لوں گی میں۔۔

دانی اس کے سینے پر پیچ مارتی ہوئی بولی۔۔

صبح سحری کے لیے اٹھنا ہے چلو کمرے میں۔۔

تم مجھے جانتے ہو نہ۔۔ دانی اس کی جانب رخ موڑتی ہوئی بولی۔۔

بلکل۔۔ آہل اس کی سرمئی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔۔

تو پھر تم جانتے ہو گے کہ دانی۔۔۔

ساری رات جاگتی ہے سحری کر کے پھر سوتی ہے۔۔ آہل نے اسکی ادھوری

بات مکمل کر دی۔۔

بلکل ٹھیک کہا۔۔ دانی نے چہرہ پھر سے سامنے کر لیا۔۔

لیکن مجھے تو جاگنے کی عادت نہیں۔۔

تو کیا ہوا اب ڈال لو۔۔ دانی لاپرواہی سے بولی۔۔

کیوں۔۔ آہل کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔۔

کیونکہ اب دانی بھی تمہارے ساتھ ہے۔۔

اچھا میڈم نہیں سوتا میں بھی۔۔ آہل ہتھیار ڈالتا ہوا بولا۔۔

کل پریس کانفرس ہے ہماری، پہلے بھی میں نے کینسل کر دی اب کل

تنگ نہیں کرنا تم نے۔۔ آہل اسے گھورتا ہوا بولا۔۔

بھی مجھے نہیں پسند یہ سب تم خود ہی کرو جو کرنا ہے۔۔ دانی منہ بسورتی

ہوئی بولی۔۔

دانی میں پیار سے کہہ رہا ہوں نہ مان لو، صرف ایک بار میں تو خود بھی

نہیں چاہتا تمہیں سب کے سامنے لانا لیکن کبھی کبھی ضروری ہو جاتا

ہے۔

اچھا ٹھیک ہے لیکن جلدی جلدی کیونکہ مجھ سے زیادہ دیر سنجیدہ نہیں رہا
جاتا۔۔

ٹھیک ہے۔۔ آہل مسکراتا ہوا بولا۔۔

آؤ کمرے میں چلتے ہیں۔۔ آہل اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا۔۔

نہیں مجھے یہیں بیٹھنا ہے۔۔ دانی اپنا ہاتھ چھڑواتی ہوئی بولی۔۔

اوووکے بیٹھ جاتے ہیں یہیں پر۔۔

دانی چہرہ موڑ کر اسے دیکھنے لگی۔۔

کیا دیکھ رہی ہو۔۔ دانی آہل کو یک ٹک دیکھ رہی تھی۔۔

کچھ نہیں۔۔ دانی نفی میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔۔



بہت بہت مبارک ہو عنایت صاحب۔ زیر انکے گلے لگتے ہوئے بولے۔

بہت شکریہ رنداوہا صاحب۔۔

بھی بیٹا گھوڑی پر چڑھ گیا تو ہماری محفل کہاں ہیں۔۔ وہ ذو معنی انداز
میں بولے۔

ہاں ہاں محفل کا تو خاص انتظام کیا ہے آپ تسلی رکھیں بس میرا ایک
سالہ آجائے پھر شروع کرتے ہیں۔۔ وہ کمر پر تھپکی دیتے ہوئے بولے۔
زیر قہقہہ لگاتے آگے چلے گئے۔۔

ٹپ ٹپ برسا پانی۔۔

پانی میں آگ لگائی۔۔

آگ لگی دل میں تو۔۔

ہم کو تیری یاد آئی۔۔

تمام مرد حضرات شراب کے گلاس پڑے مدحوش تھے اور سامنے سٹیج پر
بے باک لباس میں ملبوس جوان لڑکیاں رقص میں مشغول تھیں کچھ اپنی
اداؤں سے سب کو دیوانہ بنا رہیں تھیں۔

نہ کسی کو اپنا ہوش تھا نہ ہی آس پاس کا کچھ یاد تھا تو صرف سامنے

رقص کرتیں خوش شکل لڑکیاں، جو انکا ایمان خراب کر رہی تھیں لیکن
جن کا ایمان پہلے ہی خراب ہو مزید کیا خراب ہوگا۔



آہل جلدی جلدی پانی پی لو ٹائم ختم ہو جائے گا۔ دانی گلاس اٹھاتی ہوئی
بولی۔

آہل مسکراتا ہوا نفی میں سر ہلانے لگا۔

پاگل ہو تم دیکھنا تمہیں پیاس لگے گی نہ پیو مجھے کیا۔ دانی بسورتی پانی
پینے لگی۔

آہل آرام سے پراٹھے کے ساتھ انصاف کر رہا تھا جبکہ دانی جلدی جلدی
کھا رہی تھی۔

دانی ابھی ٹائم ہے سکون سے کھاؤ۔ آہل اسے گھور کر بولا۔

ہاں تم تو یہی چاہتے ہو کہ میں کم کھاؤ تاکہ پھر مجھے روزہ لگے۔ دانی
بھی جواباً گھوری سے نوازتی ہوئی بولی۔

پاگل ہو تم۔۔ آہل مسکراتا ہوا بولا۔۔

تم تو جیسے بہت نارمل ہو نہ۔۔ دانی منہ بسورتی پلیٹ پر جھک گی۔۔
 آہل واپس آیا تو دانی تیار کھڑی تھی، شلوار قمیص میں ملبوس، دوپٹہ سلیقے
 سے سیٹ کیے، چہرہ میک اپ سے عاری تھا لیکن پھر بھی حسن و جمال
 میں اپنی مثال آپ تھیں۔۔

چلیں۔۔ دانی اسے دیکھ کر بولی۔۔

حیرت کی بات ہے آج تم ٹائم پر کیسے ریڈی ہو گی۔۔ آہل بازو اوپر کیے
 گھڑی دیکھتا ہوا بولا۔۔

میں نے سوچا اگر میں دیر سے تیار ہوئی پھر ہم لیٹ ہو جائیں گے اور
 اگر پریس کانفرس کے دوران افطار کا ٹائم ہو گیا پھر کیا کروں گی میں۔۔
 آہل قہقہہ لگاتا باہر نکل گیا۔

دانی یاد رکھنا کومئی الٹی سیدھی حرکت نہیں تمیز کے دائرے میں رہنا
 ہے۔ آہل انگلی اٹھا کر تشبیہ کرنے لگا۔۔

میں کوئی چھوٹی بچی ہوں کیا۔۔ دانی منہ بسورتی ہوئی بولی۔۔

جی ہاں تم چھوٹی سی بچی ہو جو بہت شرارتی ہے۔۔

اللہ کرے تمہارے بچے شرارتی ہوں پھر معلوم ہوگا شرارتی بچے کس چیز کا نام ہے۔۔

وہ تو ہم دونوں کے ہوں گے۔۔ آہل مسکراتا ہوا بولا۔۔

دانی گھور کر سامنے دیکھنے لگی۔۔

آج اس پریس کانفرنس کی وجہ صرف ایک ہی ہے کچھ لوگ کافی وقت سے بول رہے ہیں کہ آہل حیات نے دانی کو بنا نکاح کے اپنے ساتھ

رکھا ہے سو میں نے سوچا ایک ہی بار میں سب کو جواب دے دیا جائے تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ آہل حیات ایک انسان ہے درندہ نہیں۔۔

آہل کے دائیں جانب رفیق بیٹھا تھا، بائیں جانب دانی اور دانی کے ساتھ

ایک لڑکی تھی، سامنے ایک ٹیبل پڑا تھا جس پر مائیک تھے، آس پاس

گارڈز کھڑے تھے سی سی ٹی وی کیمرے لگے ہوئے تھے سیکورٹی فل

ٹائٹ تھی۔۔ دانی بور ہوتی سامنے بیٹھے رپورٹرز کو دیکھ رہی تھی۔۔

آہل نے رفیق سے نکاح نامہ لیا اور سب کے سامنے کیا۔۔

میرا خیال ہے اب سب کو یقین آجائے گا کہ دانی حیات میری منکوحہ

ہے جو شک و شبہات ہیں آج دور ہو جائیں گے۔۔

لیکن سر یہ نکاح ہوا کب۔۔؟ ایک رپورٹر بولی۔۔

نکاح کب ہوا کیسے ہوا۔۔ یہ سب جاننا آپکے لیے اہم نہیں ہر انسان کی

ایک ذاتی زندگی ہوتی پروفیشنل لائف سے ہٹ کر سو میری بھی پرسنل

لائف ہے جتنا آپ لوگوں کے لیے جاننا اہم تھا اس سے آگاہ کر دیا گیا۔

مزید کوئی سوال۔۔ آہل نے پیچھے ہو کر ٹیک لگالی۔۔

رپورٹرز جلدی جلدی لکھ رہے تھے۔۔

آہل۔۔ دانی ٹیبل کے نیچے آہل کی آستین کھینچتی ہوئی بولی۔۔

دانی۔۔ آہل مسکرا کر سامنے دیکھتا ہوا بولا۔۔

آہل وہ جو تمہارے سامنے رپورٹر بیٹھی ہے نہ اسے بولو تمہیں فائزہ بیوٹی

کریم کی اشد ضرورت ہے۔۔

آہل منہ پر ہاتھ رکھے مسکراہٹ روکنے لگا۔

اور اس آدمی کو تو دیکھو وہ جو آخر میں بیٹھا ہے ایسا لگ رہا ہے اپنی

روح کسی کو ادھار دے کر آیا ہے لگ ہی نہیں رہا زندہ ہے۔۔ دانی

مزے لیتی ہوئی بولی۔۔

دانی چپ کر جاؤ۔۔ آہل مسکراتا ہوا بولا۔۔

اور اسکو دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے ہاتھی بیٹھا ہے آہل دیکھو اسکو یہ جو

میرے سامنے بیٹھا ہے گھور ایسے رہا ہے جیسے میں نے اسکی بھینس بھگائی

ہو۔۔ دانی منہ بسور کر بولی۔۔

دانی سچ میں بہت برا پیش آؤں گا۔۔ اب تمہاری آواز نہ نکلے۔۔

مس دانی حیات آپ کچھ کہنا چائیں گے۔۔

نہیں جب آہل نے سب کچھ بتا دیا ہے تو پھر میرے کچھ کہنے کا جواز

نہیں بنتا۔۔ دانی مسکراتی ہوئی بولی۔۔

میم میری یہ بٹی آپکو بہت پسند کرتی ہے۔۔ دانی پسندیدگی سے اس چھوٹی
سی چار سالہ بچی کو دیکھنے لگی۔۔

اگر آپکو اعتراض نہ ہو تو یہ آپکے ساتھ ہینڈ شیک کرنا چاہتی ہے۔۔ وہ
التجائیہ انداز میں بولی۔۔

بے اختیار دانی آہل کو دیکھنے لگی۔۔

آہل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بھیج دیں۔۔ دانی مسکراتی ہوئی بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہل کو شرارت سو جھی تو دانی کا دائیں ہاتھ پکڑ لیا۔۔ بچی سیٹج پر چڑھ کر
دانی کے سامنے آگئی۔۔

آہل میرا ہاتھ چھوڑو۔۔ دانی گھور کر مسکرانے لگی۔۔

میں تو نہیں چھوڑوں گا۔۔ آہل دھیرے سے مسکرایا۔۔

آہل پلیز دیکھو وہ مجھے بکے دے رہی ہے میں کیسے لوں اس سے۔۔ دانی

مظلومیت سے بولی۔۔

تمہیں میں منع کر رہا تھا تم نے میری بات مانی۔۔ آہل سرگوشی کر رہا تھا۔

اچھا اب مانوں گی چھوڑ دو۔۔ دانی کے کہتے ہی آہل نے دانی کا ہاتھ اپنی گرفت سے آزاد کر دیا۔۔ سب حیرت سے دانی کو دیکھ رہے تھے جو بچی سے بکے نہیں لے رہی تھی، دانی مسکراتی ہوئی کھڑی ہوگی اور بچی کو گود میں اٹھا لیا۔۔

بکے ٹیبل پر رکھ دیا۔۔
 کیا نیم ہے آپکا۔۔ دانی اس کیوٹ سی گول مول سی بچی کو دیکھتی ہوئی بولی۔۔

ایمان۔۔ وہ آنکھیں پٹپٹاتی ہوئی بولی۔۔

بہت پیارا نیم ہے۔۔ دانی خوشدلی سے بولی۔۔

آپ بہت پیاری ہیں۔۔ وہ دانی کے گال کھینچتی ہوئی بولی۔۔

آپ بھی بہت کیوٹ ہو۔۔ دانی اس کا منہ تھپتھپاتی ہوئی بولی۔۔

آہل پر سکون سا دانی کو دیکھ رہا تھا۔۔

تھینک یو۔۔ دانی نے اسے نیچے اتارا تو وہ مصافحہ کرتی ہوئی بولی۔۔

ویکم ڈیئر۔۔ دانی مسکراتی ہوئی واپس آگئی۔۔

آہل نے رفیق کو اشارہ کیا تو وہ کھڑا ہو گیا، گارڈز الرٹ ہو گئے۔۔

آہل دانی کا ہاتھ پکڑتا کھڑا ہو گیا اور چلنے لگا، آگے پیچھے گارڈز چل رہے تھے۔۔

ایک دن ہماری بھی ایسی ہی کیوٹ سی بیٹی ہوگی۔۔ آہل دانی کے کان میں سرگوشی کرتا ہوا بولا۔۔

تمہیں بیٹیاں پسند ہیں؟؟ دانی اس کی جانب دیکھتی ہوئی بولی۔۔

بالکل۔۔ آہل مسکراتا ہوا بولا۔۔

دانی سر جھکا کر مسکرانے لگی۔۔

اظہار نہیں تھا لیکن احساس تھا پیار کا، وہ اظہار کر کے بھی دانی کو انجان رکھ رہا تھا اور دانی کے اظہار کیے بنا ہی آہل سمجھ چکا تھا، ضروری نہیں

الفاظ سے اظہار کیا جائے پھر معلوم ہوتا کچھ اظہار ہوتے ہیں جنہیں محسوس کیا جاتا ہے رویے میں جنہیں دیکھا جاتا ہے آنکھوں میں جنہیں ڈھونڈا جاتا ہے فکر میں، ہر محبت کے اظہار کے لیے الفاظ کی مدد درکار نہیں ہوتی سمجھنے والے بنا کہے بھی سمجھ جاتے ہیں، ہر کسی کے اظہار کا الگ طریقہ ہوتا ہے، یہ دانی کے اظہار کا طریقہ تھا۔



دائین کا دماغ خراب ہو گیا ہے وہ کیسے اس آہل حیات کو قبول کر سکتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیر ان کی پریس کا نفرس دیکھ کر طیش میں آ گئے۔

یہ پاگل لڑکی سب کچھ خراب کر دے گی۔۔ دائین میرا فون بھی نہیں اٹھا رہی پتہ نہیں کون سا جادو کر دیا ہے میری بیٹی پر۔۔ زیر مٹھیاں بھینچ کر بولے۔۔

سر مجھے لگتا ہے دائین میڈم کو دوسرے طریقے سے ہینڈل کرنا پڑے گا۔۔

کس طریقے سے۔۔۔ زبیر آبرو اچکا کر بولا۔۔

آپ نے کہا تھا شاید داینن میڈم آہل کو پسند کرنے لگیں ہیں سو اگر وہ آہل حیات کو پسند کرتیں ہیں تو اس کی جان بچانے کے لیے کچھ بھی کریں گیں۔۔

دماغ خراب ہو گیا ہے کیا وہ آہل حیات ہے اس پر ہم ہاتھ نہیں ڈال سکتے اور دوسری بات اس سے ایک باپ کا امیج خراب ہو جائے گا میں چاہتا ہوں داینن مجھے اپنا آئیڈیل سمجھے جیسے آج تک سمجھتی آئی ہے اگر میں اپنی بیٹی کو دھمکاؤں گا تو وہ میرے خلاف ہو جائے گی نہیں، یہ ٹھیک نہیں، اسکے لیے آہل کو پھنسانا پڑے گا۔ وہ سوچتے ہوئے بولے۔۔

آپ کے پاس کوئی آئیڈیا ہے۔۔ آسم اسے پرسوچ دیکھ کر بولا۔۔
بلکل، وار کریں گے لیکن مختلف انداز میں تاکہ میری امیج خراب نہ ہو اور دانی بھی ہمارے لیے کام کرے۔۔ زبیر مسکراتے ہوئے بولے۔۔

سر زبردست آئیڈیا ہے سانپ بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی نہیں

ٹوٹے گی۔۔ آسم مسرت سے بولا۔۔

بس تم آہل سے رابطہ کرو اور اسے میرے فارم ہاؤس پر بلاؤ اس کا قصہ
بھی ختم کریں۔۔ زبیر مسکراتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔۔



کہاں سے آوارہ گردی کر کے آ رہے ہو۔۔ دانی دروازے پر آ کر بولی۔۔
آہل معصوم سی شکل بنائے دانی کو دیکھنے لگا۔۔

کام سے گیا تھا۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
ٹائم دیکھو ذرا کون سا کام تھا تمہارا بتاؤ مجھے۔۔

پتہ ہے میں افطاری کے بعد سے انتظار کر رہی ہوں۔۔ دانی خفگی سے
بولی۔۔

سوری میری جنگلی بلی لیکن کام بھی ضروری تھا ڈاکٹر قدسیہ کے ساتھ
میٹنگ تھی۔۔

کون ڈاکٹر قدسیہ۔۔؟ دانی آبرو اچکا کر بولی۔۔

بلکل بیوی لگ رہی ہو۔۔ آہل اس کی ناک دباتا ہوا بولا۔۔

مجھے گمراہ مت کرو تم پہلے بتاؤ۔۔ دانی اس کا ہاتھ ہٹاتی ہوئی بولی۔۔

اچھا مجھے اندر تو آنے دو کمرے میں۔۔

جی نہیں پہلے کلیئر کرو پھر۔۔ دانی دروازے پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔۔

اچھا جی یہ دیکھ لو یہ ہیں ڈاکٹر قدسیہ۔۔ آہل انکی تصویر دکھاتا ہوا بولا۔۔

یہی ملی تھی تمہیں اور تم نے اس کی تصویر اپنے فون میں رکھی ہے۔۔

دانی صدمے سے بولی۔۔

پاگل ہو تم میں نے فیسبک سے نکال کر دکھائی ہے یہ دیکھو۔۔ آہل اس

کی آئی ڈی دکھاتا ہوا بولا۔۔

اب اندر آ سکتا ہوں۔۔

ہاں اب تم گھر پر ویش کر لو۔۔ دانی شرارت سے کہتی اندر آ گی۔۔

مجھے بھوک بھی لگ رہی ہے کب سے۔۔ دانی بیڈ پر بیٹھتی ہوئی بولی۔

آہل کپڑے نکالتا رخ موڑ کر دانی کو دیکھنے لگا۔۔

تمہیں کہا تو ہے میرا انتظار مت کیا کرو جب بھوک لگے کھا لیا کرو۔۔
 آہل خفگی سے دیکھتا ہوا بولا۔۔

تمہارے ساتھ کھانے کی عادت ہوگئی ہے۔۔ دانی اداسی سے بولی۔۔
 تم ٹھیک ہو۔۔ آہل اس کے سامنے آ گیا۔۔

ہاں تم بس جلدی سے چیخ کرو پھر مجھے کھانا کھلانا۔۔
 اپنے ہاتھ سے۔۔

کوئی پاؤں سے بھی کھلاتا ہے۔۔ دانی گھور کر بولی۔۔

اچھا بس دو منٹ۔۔ آہل مسکراتا ہوا کھڑا ہو گیا۔۔

دانی مسکرانے لگی۔۔

پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے مجھے، یہ انسان مجھے پاگل کرتا جا رہا ہے۔۔ دانی سر
 کھجاتی ہوئی بولی۔۔



وقت پنکھ لگائے اڑ رہا تھا۔۔

رمضان کا آخری عشرہ چل رہا تھا۔

آہل مجھے لگتا ہے تم نے آسم کی بات کو سنجیدہ نہیں لیا ورنہ اس طرح کے رویے کی توقع کم از کم مجھے نہیں تھی۔

زبیر ٹانگ پے ٹانگ چڑھا کر بیٹھا تھا فون کان سے لگا رکھا تھا۔

مجھے ان فضول سی باتوں میں دلچسپی نہیں۔ آہل اکتا کر بولا۔

آہل تم کتنے ہی کامیاب کیوں نہ ہو جاؤ لیکن آج بھی بچے ہی ہو، یہ آنکھ مچولی کا کھیل ختم کرو مرد ہو نہ تو سامنے آ کر کھیلو یہ پیٹھ پیچھے وار کرنا بزدلوں کا کام ہے تم بھی شاید ڈرتے ہو۔

میں کسی سے ڈرتا ہوں یا نہیں یہ تمہارا مسئلہ نہیں رہی بات سامنے آ کر کھیلنے کی تو ٹھیک ہے اب آمنے سامنے کھیلیں گے۔

آہاں، آئی لائک اٹ، تم یہ تو جانتے ہو گے کہ دس پہلے جو کچھ ہوا اس سب میں زبیر رنداواھا ملوث تھا لیکن۔

لیکن کیا۔ آہل سیدھا ہو گیا۔

لیکن ایک اور انسان بھی میرے ہمراہ تھا جس سے تم بالکل لاعلم ہو
تمہارے فرشتوں کو بھی معلوم نہیں۔۔

کون ہے وہ۔۔ آہل مٹھیاں بھیج کر بولا۔۔

آہ۔۔ آمنے سامنے کی بات ہوئی تو اب آمنے سامنے بات ہوگی، سامنے
آؤ تم سے ڈیل کرنی ہے ایسے کیسے بتا دوں۔۔

ہوں۔۔ لالچی انسان کہاں آنا ہے بتاؤ۔۔ آہل ہنکار بھرتا ہوا بولا۔۔

میرے فارم ہاؤس پر آ جانا اور ہاں اکیلے آنا ہمت ہے تو۔۔ زبیر نے کہہ
کر فون بن کر دیا۔۔

سالے۔۔ آہل نے گلدان اٹھا کر زمین پر دے مارا۔۔

کون ہو سکتا ہے وہ دوسرا انسان۔۔ آہل بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا سوچنے
لگا۔۔

چاچو نے تو صرف زبیر کا نام لیا تھا پھر اب یہ دوسرا انسان کون ہے،
ہو سکتا ہے زبیر جھوٹ بول رہا ہو لیکن مجھ پر ہاتھ ڈالنے کا وہ سوچ

بھی نہیں سکتا اس کا مقصد کچھ اور ہی ہو گا تبھی تو اتنے وقت کے بعد اس نے خود سے بات کا آغاز کیا۔ آہل الجھتا ہوا ٹہل رہا تھا۔

سر چیف سیکریٹری کے ساتھ آپ کی میٹنگ ہے۔۔ رفیق اندر آتا ہوا بولا۔

یار میٹنگ۔۔ آہل بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔

آپ ٹھیک ہیں سر۔۔ رفیق فکر مندی سے بولا۔

ہاں ٹھیک ہوں ایک مسئلہ ہے لیکن میٹنگ کے بعد بتاؤں گا اور ہاں پولیس کے محکمے کے سربراہ کو بھی بلانا تھا مجھے بات کرنی تھی اس سے بھی۔۔

سر میں ابھی کال کر دیتا ہوں تب تک آپ چیف سیکریٹری سے بات کریں وہ آجائے گا۔۔ رفیق نمبر ملاتا ہوا بولا۔

آہل کوٹ کا بٹن بند کرتا کانفرس روم میں آ گیا۔۔

کچھ دیر بعد دانی آتی دکھائی دی۔۔

میم اندر سر کی میٹنگ چل رہی ہے آپ ابھی نہیں جا سکتی۔۔

تم مجھے روک رہے ہو۔۔ دانی تیکھے تیور لیے بولی۔۔

سوری میم لیکن سر نے آڈر دیا ہے کہ جب تک میٹنگ نہیں ہو جاتی
کسی کو اندر نہ آنے دیا جائے۔۔

فون کرو اپنے سر کو اور بتاؤ دانی حیات آئی ہے۔۔ دانی سینے پر بازو
باندھتی ہوئی بولی۔۔

سوری سر آپکو ڈسٹرب کیا وہ دراصل دانی میڈم آپ سے ملنے آئیں
ہیں اور اندر آنے کے لیے بضد ہیں۔۔

جی ٹھیک ہے سر۔۔ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔۔

میم وہ آ رہے ہیں صرف دو منٹ ویٹ کر لیں۔۔

ہممم۔۔ دانی کہہ کر دوسری جانب دیکھنے لگی۔۔

آپ کے لیے چیئر لاؤں؟؟

نہیں میں ٹھیک ہوں ایسے ہی۔۔

اگلے ہی لمحے آہل باہر آتا دکھائی دیا۔۔

کیا ہوا دانی۔۔ وہ دانی کا ہاتھ پکڑے سائیڈ پر آ گیا۔۔

مجھے روزہ لگ رہا ہے۔۔ دانی منہ بناتی ہوئی بولی۔۔

آہل نے چہرے پر عود آنے والی مسکراہٹ کو روکتے ہوئے دانی کو گھورنے لگا۔۔

تم نے مجھے اس لیے بلایا ہے۔۔

بلکل مجھے باہر جانا پلیز میرے ساتھ چلو۔۔

دانی میں میٹنگ چھوڑ کر آیا ہوں۔۔ آہل فکر مندی سے بولا۔۔

چھوڑ آئے ہو نہ تو بس اب میرے ساتھ چلو۔۔

دانی ایسے ضد مت کیا کرو مجھے کام بھی تو کرنا ہے نہ۔۔

مجھے نہیں پسند تمہاری یہ سیاست میں کچھ نہیں جانتی ابھی میرے ساتھ

چلو۔۔

آہل سانس خارج کرتا دانی کو دیکھنے لگا۔

تم نے پانی پیا ہے نہ۔۔ دانی اسے ہشاش بشاش دیکھ کر بولی۔۔

پاگل ہو کیا۔۔ آہل خفگی سے بولا۔۔

ہاں ہاں بول لو مجھ سے جھوٹ دیکھو صاف پتہ لگ رہا ہے تم نے پانی

پیا ہے۔۔

اور وہ کیسے۔۔ آہل جیب میں ہاتھ ڈالتا ہوا بولا۔۔

وہ ایسے کہ آپ ابھی مجھے خوب گھمائیں گے اور پھر بھی آپکو روزہ نہیں

لگے گا اس کا مطلب آپ نے پانی پیا ہے۔۔

آہل نفی میں سر ہلاتا مسکرانے لگا۔۔

اچھا میں میٹنگ ختم کر لوں۔۔ آہل اس کے چہرے پر آئی لٹ کو کان

کے پیچھے کرتا ہوا بولا۔۔

نہیں میرے ساتھ چلو بس کوئی میٹنگ اٹینڈ نہیں کرنی۔۔

کبھی کبھی تم بہت تنگ کرتی ہو اب تو گولی سے بھی نہیں ڈرتی۔۔

کیونکہ اب تمہاری بیوی ہوں نہ۔۔ اب مجھے باتوں میں مت الجھاؤ اور چلو
بس۔۔ دانی اس کی بازو میں اپنی بازو ڈالتی ہوئی بولی۔۔

اچھا میں معذرت تو کر لوں سب سے۔۔

ہاں وہ کر لو۔۔ دانی خوش ہوتی ہوئی بولی۔۔

جہاں جہاں میں کہوں گی ان سب جگہ پر جانا ہے۔۔ دانی اس کے ساتھ
کار کی جانب چلتی ہوئی بولی۔۔

پھر تمہیں روزہ نہیں لگے گا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر تو میرا دھیان ہٹ جائے گا پتہ بھی نہیں چلے گا کب دن ختم ہوا۔۔
آہل مسکراتا ہوا چلنے لگا۔۔



بتاؤ اب زبیر کون ہے وہ دوسرا انسان جو تمہارے ساتھ اس گھناؤنے
کھیل میں شریک تھا۔۔ آہل کدورت سے بولا۔

بہت جلدی ہے تمہیں آہل۔۔ زبیر ٹانگ پے ٹانگ چڑھا کر بیٹھا تھا آہل

کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

میرا پاس اتنا فضول وقت نہیں ہے زیر۔۔ آہل ضبط کرتا ہوا بولا۔۔
ہاں بھی وزیر اعلیٰ ہو تم وقت کیسے ہو سکتا ہے لیکن بہت افسوس ہے
مجھے تمہارے لیے۔۔ زیر بظاہر دکھ سے بولے۔۔

زیر جو بات ہے وہ کرو میرا وقت برباد مت کرو۔۔ آہل کا بس نہیں
چل رہا تھا زیر کا منہ نوچ لے۔۔

ڈیل کرنی ہو گی تمہیں۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
کس نوعیت کی ڈیل؟؟ آہل آبرو اچکا کر بولا۔۔

میں تمہیں اس انسان کا نام بتاؤں گا جو میرے ساتھ تھا بدلے میں تم
دائین کو چھوڑ دو گے۔۔ زیر اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔۔

آہل کو لگا وہ سانس لینا بھول گیا۔۔

دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔۔

بتاؤ پھر کیا کرو گے۔۔

میں دانی کو طلاق دے دوں گا۔ مجھے اس انسان کا نام بتاؤ۔۔ ضبط کے باعث آہل کی آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں۔۔

آہ۔۔ آئی لائیک اٹ، بہت سمجھدار ہو تم اور آج عملی نمونہ بھی دیکھ لیا۔
ویسے آہل ایک بات تو ہے دُرعدن خوبصورت بہت تھی۔ زبیر جان بوجھ کر آہل کا ضبط آزما رہا تھا۔

زبیر اگر تم نے اپنی گندی زبان سے دوبارہ یہ نام لیا تو تمہاری زبان کھینچ لوں گا میں۔۔ آہل اٹھ ایک ہی جست میں زبیر کے سامنے کھڑا اس کا گریبان پکڑے ہوئے تھے۔۔

کیوں کیا ہوا غصہ آتا ہے، سوچو مجھ پر کیا گزرتی ہوگی، میری بیٹی بھی دن رات تمہارے کمرے میں تمہارے ہمراہ ہوتی ہے میں کیسے برداشت کروں۔۔۔

بھولو مت تم نے دس سال پہلے کیا کیا تھا۔ آہل اس کا منہ نوچتا ہوا بولا۔

آہ لیکن ثبوت تو تمہارے پاس کوئی بھی نہیں پھر کیسے ثابت کرو گے۔۔
 زبیر اس کا ہاتھ ہٹاتا ہوا بولا۔۔

ثبوت بھی مل جائے گا اور تمہیں تمہارے گناہوں کی سزا بھی۔۔
 لیکن کچھ بھی کہو آہل وہ دن بہت کمال کے تھے اف دُرعدن کا حسن
 پاگل کر دیتا تھا۔۔ زبیر کھڑے ہو کر بولے۔۔
 یہاں آ کر آہل کا ضبط جواب دے گیا۔۔

آہل نے زبیر کے منہ پر مکہ مارا اس کے بعد ایک لمحہ بھی ضائع کیے
 بغیر پے در پے چار پانچ مکے رسید کر کے زبیر کا منہ سو جھا دیا۔۔ زبیر
 نے دھکا دے کر آہل کو پیچھے کیا۔۔

بھولو مت تم میری جگہ پر کھڑے ہو۔۔ آہل کو دونوں جانب سے گارڈز
 نے پکڑ لیا تھا۔۔

اپنی اس غلیظ زبان سے دوبارہ نام لینے کا سوچنا بھی مت ورنہ میں بھی
 تمہیں مارنے سے پہلے نہیں سوچوں گا۔۔ آہل گارڈ سے خود کو آزاد کرواتا

تیز تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا۔۔ جن یادوں سے وہ پچھلے دس سالوں سے بھاگ رہا تھا آج اس طرح سامنے آئیں کہ آہل بپھر سا گیا، وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا چل رہا تھا، چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو رہے تھے مانو اس کی آنکھیں شعلے اگل رہیں ہوں تو جو آگ اس کے اندر لگی ہو گی اس کا تو کوئی حساب ہی نہیں۔۔

سر آپ ٹھیک ہیں؟ رفیق آہل کو دیکھ کر اس کی جانب لپکا۔۔
ہاں میں ٹھیک ہوں تم ڈرائیور کو بولو کہ گھر چلے۔۔ آہل پچھلی سیٹ پر بیٹھتا ہوا بولا۔۔

رفیق اثبات میں سر ہلاتا فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔
رفیق کو اس کی ذہنی حالت کا اندازہ اس کی جسمانی حالت سے ہو رہا تھا وہ چوٹ دے کر نہیں چوٹ کھا کر آیا تھا۔
سر کسی چیز کی ضرورت ہے آپ کو۔۔

نہیں رفیق فحال کچھ نہیں چاہیے مجھے۔۔ آہل حسب معمول جیب میں

ہاتھ ڈالے چل رہا تھا۔۔

دانی اسے ٹیس سے دیکھ چکی تھی۔۔ اسی لیے فوراً زینے اترنے لگی۔۔

آہل میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔ آہل کا چہرہ رفیق کی جانب تھا۔۔

دانی ابھی نہیں۔۔ وہ دس سال پہلے والا آہل تو نہیں لیکن کوئی اور آہل لگ رہا تھا۔۔

میں باکسنگ کر لوں پھر تم سے بات کرتا ہوں۔۔ آہل رفیق کا شانہ تھپتھاتا ہوا بولا۔

لیکن سر آپ۔۔۔

تم فکر مت کرو رفیق پچھلے دس سالوں سے خود کو سنبھالا ہے آج بھی سنبھال لوں گا۔ آہل نے مسکرانے کی سعی کی لیکن مسکرا نہ سکا۔۔

دانی الجھ کر دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

آہل باکسنگ والے روم کی جانب چل دیا۔۔

آہل کو کیا ہوا۔۔ دانی اسے جاتا دیکھ کر بولی۔۔

روزہ رکھ کر کون باکسنگ کرتا ہے۔۔ وہ بال باندھنے کی غرض سے واپس
کمرے میں چلی گئی۔۔



انعم تمہارے ڈیڈ تو کبھی نہیں مانیں گے پھر کیا بنے گا ہمارے رشتے
کا۔۔

رحیم تم فکر مت کرو آہل کہتا ہے ہمیں انتظار کرنا ہے ایک دن سب
ٹھیک ہو جائے گا۔۔

آہل حیات کی بات کر رہی ہو نہ تم۔۔

ہاں دانی کا شوہر۔۔

لیکن انعم کیسے سب ٹھیک ہو گا تمہارے ڈیڈ نہ کل مانے تھے نہ آج اور
نہ ہی آنے والے وقت میں مانیں گے تم بھی اچھے سے جانتی ہو۔۔
میں جانتی ہوں لیکن دیکھو جس طرح آہل نے احد سے میری جان

چھڑوا دی ہو سکتا ہے اس کے دماغ میں کوئی آئیڈیا ہو تبھی تو اتنے
و ثوق سے کہہ رہا تھا۔۔

پتہ نہیں انعم یہ بڑے لوگ ہیں میری تو سمجھ سے باہر ہیں۔۔ رحیم
اداسی سے بولا۔۔

ٹھیک ہے ہمارا مستقبل دکھائی نہیں دے رہا لیکن ہم ایک دوسرے کے
نکاح میں ہیں کیا یہ بہت نہیں تمہارے لیے اب کم از کم مجھ سے کوئی
شادی نہیں کرے گا تو ڈیڈ مان ہی جائیں گے ویسے بھی وہ خود بھی
غریب ہوتے جا رہے ہیں اور ایک دن شاید سڑک پر آ جائیں اس دن
تم ان سے اوپر ہو گے۔۔

انعم آہل کی باتوں سے جو اخذ کر سکی رحیم کے گوش گزار کر دیا۔۔
اووہ تو یہ بات ہے۔۔ رحیم اثبات میں سر ہلاتا ہوا بولا۔۔

ہاں اسی لیے میں بھی امید لگائے بیٹھی ہوں امید پر ہی دنیا قائم ہے
میں نے بھی اسی امید پر اپنی دنیا قائم کر لی ہے۔۔

تم ٹھیک کہہ رہی ہو، اچھا میں چلتا ہوں اب، مجھے نوشین کو اکیڈمی سے
لینے جانا ہے۔۔ رحیم کھڑا ہوتا ہوا بولا۔۔

ٹھیک ہے کوئی مسئلہ نہیں۔۔

انعم مسکراتی ہوئی کھڑی ہو گی۔۔

رحیم نے بائیک کی کیک ماری اور زن سے بھگالے گیا۔۔



رفیق دانی کی دوبارہ اپنے باپ سے کوئی ملاقات تو نہیں ہوئی۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں سر میں خود دانی میڈم پر نظر رکھے ہوئے ہوں اس دن کے بعد
سے میڈم نے کوئی ملاقات نہیں کی۔۔

ہمم صبح۔۔ باکسنگ کرتے ہوئے آہل کی نظر دانی پر پڑی جو سینے پر بازو
لیپے خفگی سے دیکھ رہی تھی۔۔

آہل اسے نظر انداز کرتا اپنی باکسنگ کرنے لگا۔۔

روزہ رکھ کر یہ کام کون کرتا ہے۔۔ دانی اس کا ہاتھ پکڑتی ہوئی بولی۔۔

آہل کا تنفس تیز ہو چکا تھا، رخ موڑے دانی کو دیکھنے لگا۔

فلحال مجھے اکیلا چھوڑ دو۔ آہل اپنا ہاتھ آزاد کرواتا ہوا بولا۔

دانی خاموشی سے اس کا ہاتھ پکڑے باہر کی جانب چلنے لگی۔

دانی میں نے کہا ہے مجھے اکیلا رہنا ہے۔ آہل حلق کے بل چلایا اور اپنا

ہاتھ دانی کے ہاتھ سے نکال لیا۔

دانی ششہ سی اسے دیکھنے لگی۔



تمہیں ایک بات سمجھ نہیں آتی کیا مجھے ابھی کسی سے بات نہیں کرنی

مطلب کسی سے نہیں۔

دانی نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی آہل کا یہ روپ وہ پہلی بار دیکھ رہی

تھی۔

ٹھیک ہے مجھ سے بات مت کرنا اب تم۔ دانی ہاتھ کی پشت سے گال

رگڑتی بھاگ گی۔

آہل سر جھٹکتا واپس اندر آ گیا۔۔

زیر دل تو کر رہا ہے تمہیں جان سے مار دوں تم۔۔ آہل نے ہاتھ بند کیا
اور مکے برسائے لگا۔۔

سوری سر آپ کو ڈسٹرب کیا۔۔ عمیر ہاسپٹل میں ہے آپ سے بات کرنا
چاہتا ہے۔۔ رفیق اندر آتا ہوا بولا۔۔

کیا ہوا اسے۔۔ آہل آبرو اچکا کر بولا۔۔

کالا یرکان۔۔ دو دن پہلے ہاسپٹل میں بھرتی ہوا ہے۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور تم مجھے آج بتا رہے ہو، وہ بھی اسکے فون آنے پر۔ رفیق تمہارا دھیان
کہاں ہے۔۔ آہل تیکھے تیور لیے اس کے سامنے آیا۔۔

سوری سر وہ زخموں کے باعث کچھ غفلت برت گیا۔۔

زخموں کا سن کر آہل نرم پڑا۔۔

ٹھیک ہے تم اپنا علاج اچھے سے کرواؤ پہلے مکمل طور پر صحت یاب نہیں
لگ رہے۔۔ آہل اس کے ہاتھ سے فون پکڑتا ہوا بولا۔۔

بابا۔۔ آہل نے جیسے ہی فون کان سے لگایا عمیر کی آواز ابھری۔۔

جی بیٹا۔۔ آہل کا لہجہ نرمی لیے ہوئے تھا۔۔

بابا یہ مجھے ٹیکا لگا رہے ہیں اتنی زور سے۔۔ چھ سالہ عمیر نرس کو گھورتا

ہوا بولا۔۔

بیٹا آپکی طبیعت ٹھیک نہیں اس لیے جب آپ فٹ ہو جائیں گے پھر کوئی

بھی آپکو انجیکشن نہیں لگائے گا۔۔



NEW ERA MAGAZINE.COM
آپ آئیں گے۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی میں صبح آؤں گا۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

بابا اب کام کر لیں۔۔؟

جی بابا۔۔ میں آپ کا انتظار کروں گا۔۔ وہ مسرت سے بولا۔۔

آہل نے مسکرا کر فون بند کر دیا۔۔

آہل نے فون رفیق کی جانب بڑھا دیا۔۔

سر دائین میڈم اس سب کے بارے میں۔۔

تم فکر مت کرو، دانی نہیں جان سکتی اس متعلق۔۔

آہل تھکے تھکے انداز میں صوفے پر ڈھے گیا۔۔

سر آپکو اسکا سامنا کرنا ہوگا آپ گزشتہ دس برس سے بھاگ رہے ہیں

اور ماضی سے جتنا بھاگا جائے وہ پہاڑ بن کر ہمارے سامنے آ کھڑا ہوتا

NEW ERA MAGAZINE ہے۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں جانتا ہوں رفیق لیکن وہ سب بہت تکلیف دہ ہے یاد کرنا تو دور

غلطی سے بھی سوچ لوں تو دل پھٹنے لگتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کوئی

کوڑے برسا رہا ہے بہت بھیانک تھا وہ سب، تم جانتے ہو، بہت اچھے سے

جانتے ہو میں کیسے نکلا تھا اس سب سے اب ایک بار پھر سے وہ سب

دیکھنا۔۔ آہل نفی میں سر ہلارہا تھا آنکھیں کرب سے بند کر رکھیں تھیں۔

آہل حیات کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو لیکن یہ برداشت نہیں کر سکتا۔۔

یہاں آ کر میری ہمت جواب دے جاتی ہے اسی لیے تو ماضی کے
صفحوں کو الٹ کر نہیں دیکھتا کہ غم پھر سے تازہ ہو جاتا ایسا معلوم ہوتا
ہے ابھی میرے سامنے وہ سب وقوع پذیر ہو رہا ہے۔ آہل منہ پر ہاتھ
رکھے ہوئے تھا۔۔

یاد ماضی عذاب ہے یا رب

چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

سر پلیز سنبھالیں خود کو۔۔ رفیق کی آنکھوں میں بھی نمی تیر رہی تھی۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
اگلی بار زبیر بلائے تو تم چلے جانا میں جانتا ہوں وہ مجھ پر وار کر رہا ہے
تاکہ میں اپنا آپا کھو دو، جو بھی بات ہو تم کرو گے میں بار بار اس افیت
سے نہیں گزر سکتا۔۔ سمجھ رہے ہو نہ رفیق۔۔

جی سر آپ فکر مت کریں میں آگے کی ساری بات کروں گا۔۔

ہاں۔۔ مجھے اور بھی بہت سے کام ہے یہ یادیں میرا دماغ مفلوج کر دیتی
ہیں لیکن بس اس زبیر کا منصوبہ کامیاب نہیں ہونے دوں گا میں۔ آہل

دائیں بائیں گردن موڑتا کھڑا ہو گیا۔۔

میں ٹھیک ہوں رفیق۔۔ رفیق کو اٹھتے دیکھ کر آہل ہاتھ کے اشارے سے
بول۔۔

جی سر۔۔

آہل تیز تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا، منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر وہ کمرے
کی جانب چلنے لگا۔۔

ہاں دانی۔۔۔ وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا سوچتا ہوا چل رہا تھا۔۔

توقع کے عین مطابق دانی بیڈ پر گری رو رہی تھی۔۔

آہل سانس خارج کرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

شاید ابھی بھی اس میں ہمت نہیں تھی۔۔



دانی ٹیبل پر بیٹھی بار بار گھڑی دیکھ رہی تھی اذان کا وقت قریب ہی تھا
لیکن آہل کی کچھ خبر نہیں۔۔

جاہل حیات کہاں دفعہ ہو گئے ہو۔۔ دانی چہرہ موڑ کر بولی۔۔

آج دانی اکیلی بیٹھی تھی ٹیبل پر۔۔

آنا ذرا تم دیکھنا اندر نہیں آنے دوں گی ساری رات الو کی طرح جاگتے

رہو گے تم۔۔ دانی دانت پیستی ہوئی بولی۔۔

آہل ٹھیک ہو پتہ نہیں کہاں چلا گیا ہے فون بھی نہیں اٹھا رہا جاہل

کہیں کا۔۔

دانی کو فکر بھی ہو رہی تھی اور غصہ بھی آ رہا تھا۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اذان کی آواز سنائی دی تو مایوسی سے پانی پینے لگی۔

آج تمہارے بغیر ہی روزہ کھول رہی ہوں۔۔ دانی کی آنکھ سے ایک

موتی ٹوٹ کر بے مول ہو گیا۔۔



♥ جاری ہے ♥

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ

کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے

ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات

کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین